بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

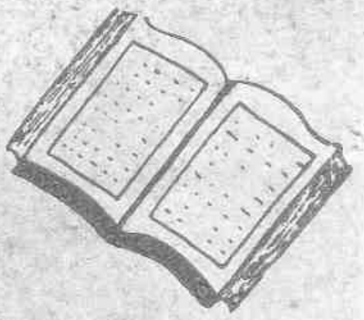

جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے

قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

الفرقان

ذوالقعدہ ۱۳۸۲ھ

اپریل ۱۹۶۳ء

ایڈیٹر

ابوالعطاء جالندھری

سالانہ بدل اشتراک	قیمت فی پرچہ	تاریخ اشاعت
پاکستان و ہندوستان : چھ روپے دیگر ممالک : تیرہ شلنگ	دس آنے	ہر ماہ کی دس تاریخ کو شائع ہوتا ہے

یورپ اور افریقہ میں تبلیغ اسلام کی ایک جھلک

درمیان میں : سویڈن کے نومسلم جناب سیف الاسلام محمود (حالات صفحہ ۴۴ پر ملاحظہ فرمائیں) - ان کے دائیں طرف : جناب سید کمال یوسف مبلغ سویڈن - بائیں طرف : ایڈیٹر الفرقان -

عزیزم مکرم افتخار احمد صاحب ایاز نے بکوبہ (ٹانگانیکا) مشرقی افریقہ سے مجھے اطلاع دی ہے کہ:-

''گذشتہ دنوں ہمارے کمپالہ کے مبلغ جناب صوفی محمد اسحاق صاحب نے جو کہ آپ کے شاگرد رشید بھی ہیں۔ عیسائیوں کے ایک فرقہ کے پادریوں کو قبولیت دعا کا چیلنج دیا تھا - یہ چیلنج اسی قسم کا تھا جس طرح مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے ڈاکٹر بلی گراہم کو دیا تھا - عیسائی بھلا کب قبول کرنے والے تھے۔ الحمدللہ پریس میں اس چیلنج کا خوب چرچا ہوا اور لوگوں پر عیسائیت کی شکست اور کمزوری واضح ہوگئی - اس عیسائی فرقے کے متعلق اور ہمارے چیلنج کے متعلق نیروبی کے ہفت روزہ اخبار **Reporter** میں ایک مختصر سا مقالہ شائع ہوا ہے جس کا **Cutting** آپ کے ملاحظہ کے لئے ارسال کر رہا ہوں ''

Reporter مورخہ ۲۳ مارچ ۶۳ء میں مبلغ جماعت احمدیہ کے چیلنج کے جواب میں عیسائیوں کے جواب کا خلاصہ یوں ہے۔ ***"We are not interested in Competing with anyone"*** کہ ہمیں کسی سے ایسے مقابلہ کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں'' - دعا ہے - کہ اللہ تعالیٰ ہر میدان میں مجاہدین اسلام کی مدد فرمائے - آمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۱۳ شمارہ ۴ | ماہنامہ الفرقان ربوہ | ذوالقعدہ ۱۳۸۲ھ اپریل ۱۹۶۳ء

فہرست مضامین

• یورپ و افریقہ میں تبلیغِ اسلام کی ایک جھلک — ٹائیٹل صفحہ ب
• ختمِ نبوت کا حقیقی مفہوم (اداریہ) — صفحہ ۲
• شذرات — صفحہ ۷
• بنک آف اسلام — صفحہ ۹
• حاصلِ مطالعہ — صفحہ ۱۵
• سرگودھا میں عیسائیوں سے گفتگو — صفحہ ۱۷
• الفرقان کے "عیسائیت نمبر" پر ایک صاحبِ علم کا تبصرہ — صفحہ ۲۱
• احمدیہ تحریک (بنگلہ سے ترجمہ) — صفحہ ۲۲
• اِک دیپ جلا اندھیاروں میں (نظم) — صفحہ ۲۳
• جنگِ بدر (قسط دوم) — صفحہ ۲۵
• ہندوستان پر اسلام کا اثر (قسط دوم) — صفحہ ۳۵
• ایڈیٹر کی ڈاک — صفحہ ۴۱
• نومسلم سعید انور اسلام محمود آف سویڈن — صفحہ ۴۴
• الفرقان کے خاص معاونین — صفحہ ۴۵
• تحریفِ بائیبل اور محقق عیسائی صاحبان — ٹائیٹل صفحہ ج
• عجیب مطالعہ اور معقول جواب — رر صفحہ ج

خریدار بھائیوں سے!

مَیں آپ کا شکرگزار ہوں مگر ساتھ ہی درخواست ہے کہ آپ الفرقان کی توسیعِ اشاعت کے لئے خاص کوشش فرمائیں۔ اس سال میں کم از کم ایک نیا خریدار ضرور مہیا فرمائیں۔ مزید شکریہ۔ (خاکسار ابوالعطاء جالندھری)

نشان

اگر اس دائرہ ◯ میں ضرب × کا سُرخ نشان ہے تو آپ کا چندہ ختم ہے آئندہ کے لئے چندہ ارسال فرما دیں یا اطلاع کر دیں۔ ورنہ آئندہ ماہ آپ کے نام وی پی آئے گا جسے وصول کرنا آپ کا فرض ہوگا۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

مشرقی پاکستان کا دورہ

نظارت اصلاح و ارشاد کے زیرِ انتظام انشاء اللہ خاکسار ۲۴/۴ کو تین ماہ کے لئے مشرقی پاکستان جا رہا ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ مجھے کچھ عرصہ سے بلڈ پریشر اور اعصابی کمزوری کی شکایت ہے اللہ تعالیٰ خدمتِ دین کی توفیق بخشے آمین!

الفرقان کی جملہ ڈاک بدستور بنام مینیجر الفرقان ربوہ آتی رہیگی اسکی تعمیل ہوتی رہیگی انشاء اللہ۔ رسالہ کے مضامین اور ذاتی خطوط اس عرصہ میں "انجمن احمدیہ۔ ۱۵ بخشی بازار ڈھاکہ۔ مشرقی پاکستان" کے پتہ پر بھی بھیجے جا سکتے ہیں۔ آئندہ شمارہ ۱۰ مئی ۱۹۶۳ء کو باقاعدہ شائع ہوگا انشاء اللہ

خادم۔ ابوالعطاء جالندھری

(استدراک۔ معاونین الفرقان میں جناب قریشی عبدالرشید صاحب ربوہ کا نام اندراج سے رہ گیا ہے ان کے لئے بھی دعا کی جائے۔

اداریہ

ختمِ نبوّت کا حقیقی مفہوم!

علماءِ دیوبند اور جماعتِ احمدیہ کے نقطۂ نگاہ میں کلّی اتفاق!!

سیاسی علماء دینی عقائد اور مذہبی اعمال کو سیاست کا آلۂ کار بنانے میں بڑے مشّاق ہیں۔ ان کی طرف سے جس طرح گزشتہ دنوں غلافِ کعبہ کو اپنے سیاسی مقاصد اور انتخابات میں کامیابی کا ذریعہ بنانے کی کوشش کی گئی تھی، اسی طرح آجکل پھر ختمِ نبوّت کے مسئلہ کو بطور سٹنٹ (Stunt) استعمال کیا جا رہا ہے۔ اگر خدا ترسی سے کام لیا جائے تو یہ سمجھنا بالکل آسان ہے کہ جماعت احمدیہ اور دیگر مسلمانوں میں ختمِ نبوّت کے مفہوم کے بارے میں کوئی حقیقی اختلاف نہیں ہے۔ سب مسلمان فرقے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نبی (حضرت عیسٰی) کے آنے کے قائل ہیں اور جماعت احمدیہ بھی یہی کہتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسیح موعود نبیّ اللہ آچکے ہیں۔ گویا اصل اختلاف صرف حیات و وفاتِ مسیح ناصری علیہ السلام میں ہے نہ کہ ختم نبوت کے مفہوم میں۔ مگر محض عوام کو مغالطہ دینے اور اپنے سیاسی مقاصد کے حصول کی خاطر عام علماء شور مچا رہے ہیں کہ جماعت احمدیہ ختم نبوت کی منکر ہے کیونکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ وفاتِ مسیح کا مسئلہ اتنا واضح ہو چکا ہے کہ اب اس پر عوام کو مشتعل نہیں کیا جا سکتا اسلئے انہوں نے ختم نبوت کے تحفظ کا سیاسی ڈھونگ رچا رکھا ہے جو سراسر غیر اسلامی طریقہ ہے۔

ہم الفرقان کی اِس اشاعت میں حاصلِ مطالعہ کے زیرِ عنوان دار العلوم دیوبند کے موجودہ مہتمم جناب قاری محمد طیب صاحب کی کتاب "تعلیماتِ اسلام اور مسیحی اقوام" کے تین اقتباسات درج کر رہے ہیں (ص۱۵-۱۶ ملاحظہ فرمائیں) ان میں جناب قاری صاحب موصوف نے اوّلاً خاتم کو "مصدرِ فیض" قرار دیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بایں معنی خاتم النبیین ٹھہرایا ہے کہ آپؐ کے ذریعہ سارے ہی طبقۂ انبیاء کو علوم و کمالات تقسیم ہوئے" اور پھر فرمایا ہے کہ "ذاتِ بابرکات خاتم مطلق کی سب سے اکمل روحانیت اور سب سے انتہا مکمل انسانیت جس طرح اگلوں کو فیضِ روحانیت پہنچا رہی تھی اسی طرح وہ پچھلوں پر تکمیلِ کمالات کا کام کر رہی ہے۔" دوسرے آپ نے ان اقتباسات میں تصریح فرمائی ہے کہ دجال اکبر کا جو خاتم الدجالین ہے اصل مقابلہ حضرت خاتم النبیین سے ہے مگر ذاتی طور پر یہ مقابلہ ممکن نہیں تھا کیونکہ نہ دجال اکبر کا خروج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں ہو سکتا تھا اور نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو صدیوں تک زندہ رکھنا مناسب اور شایانِ شان تھا اسلئے قرار

پایا کہ دجال اکبر کی دجالیت کو پاش پاش کرنے کے لئے آپ کا ایسا روحانی فرزند ظاہر ہو جو "خاتم مطلق کے کمالات کا عکس" بھی ہو۔ اس کے قلب میں "ختم نبوت کی روحانیت کا انجذاب" بھی ہو۔ وہ امتِ محمدیہ کا ایسا خاتم المجددین ہو جو خاتم النبیین کی غیر معمولی قوت کو اپنے اندر جذب کئے ہوئے ہو"۔ اسے خاتم النبیین سے "مناسبتِ تامہ" حاصل ہو۔ وہ محض ولی یا مجدد نہ ہو بلکہ نبی ہو "نبوت آشنا ہو"۔ اس کے ساتھ ختم نبوت کا پاور (Power) بھی شامل ہو۔ سوم جناب قادری صاحب موصوف نے اپنے خیال میں اس صورتِ حال کا حل یہ تجویز فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم کو امتِ محمدیہ میں اتارا جائے گویا امتِ محمدیہ کے کسی فرد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی کمالات کے انجذاب کرنے اور آپ کے "تمثالی ابن" بن کر دجال کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں ہو سکتی اسلئے وہ رَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ کو امتِ محمدیہ کا خاتم المجددین قرار دینے پر مجبور ہو رہے ہیں۔

ہمیں اس بیان کے صرف آخری نقطہ سے اختلاف ہے۔ جب قرآن مجید سے حضرت مسیح کی وفات بالوضاحت ثابت ہے تو ان کے امتِ محمدیہ میں آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ نیز اس صورت میں خاتمیتِ محمدیہ کا پہلو "پچھلوں کی تکمیل کمالات" بھی ناقص ٹھہرتا ہے اور امتِ محمدیہ کا "خیر امت" ہونا بھی غلط قرار پاتا ہے اسلئے یہی درست ہے کہ دجال کے مقابلہ کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں اور آپ کے فرزندوں میں سے آخری زمانہ میں آپ کے کمالات کا عکس لینے والا نبوت آشنا وجود ظاہر ہوا اسی سے آنحضرت کا "مصدرِ فیض" ہونا روزِ روشن کی طرح ثابت ہوگا۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے خوب فرمایا ہے:۔

"حضرت عیسیٰؑ کو آسمان سے اتارنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ اگر امتی کو بذریعہ انوارِ محمدی کمالاتِ نبوت مل سکتے ہیں تو اس صورت میں کسی کو آسمان سے اتارنا اصلی حقدار کا حق ضائع کرنا ہے اور کون مانع ہے جو کسی امتی کو فیض پہنچایا جائے تا نمونہ فیضِ محمدی کسی پر مشتبہ نہ رہے کیونکہ نبی کو نبی بنانا کیا معنے رکھتا ہے؟ مثلاً ایک شخص سونا بنانے کا دعویٰ رکھتا ہے اور سونے پر ہی ایک بوٹی ڈال کر کہتا ہے کہ لو سونا ہوگیا اس سے کیا ثابت ہو سکتا ہے کہ وہ کیمیاگر ہے؟ سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض کا کمال تو اس میں تھا کہ امتی کو وہ درجہ ورزشِ اتباع سے پیدا ہو جائے ورنہ ایک نبی کو جو پہلے ہی نبی قرار پا چکا ہے امتی قرار دینا اور پھر یہ تصور کر لینا کہ جو اس کو مرتبہ نبوت حاصل ہے وہ بوجہ امتی ہونے کے ہے نہ خود بخود۔ یہ کس قدر دروغ بے فروغ ہے۔" (ریویو مباحثہ صـ)

اندریں حالات ہر انصاف پسند شخص کو ماننا پڑے گا کہ (حیات و وفاتِ مسیح کے مسئلہ . . . . کے اختلاف کو ایک طرف رکھتے ہوئے) جہاں تک ختم نبوت کے حقیقی مفہوم کا تعلق ہے علماء دیوبند اور جماعت احمدیہ کے نقطۂ نگاہ میں پورا پورا اتفاق ہے اور جماعت احمدیہ کو ختم نبوت کا منکر ٹھہرانا سراسر دھوکا دہ غلط بیانی ہے۔ وما علینا الا البلاغ المبین ؁

شذرات

(۱) عیسائیوں کے لئے کفارہ کی دلدل

عیسائی پادری حضرت مسیح کی صلیبی موت کو مان کر اور اسے انسانوں کے گناہوں کا کفارہ ٹھہرا کر ایک **دلدل** میں پھنس گئے ہیں۔ بطور نمونہ سیالکوٹ کے عیسائی برکت۔ اے صاحب کے ٹریکٹ "دنیا کا منجی" کے **تاویلی الفاظ** ملاحظہ فرمائیے لکھتے ہیں:-

"گناہ کرنے والوں کو ضرور سزا دینی چاہیئے اور قصوروار کو سزا نہ دینا عدل اور انصاف کے خلاف ہے.... اگر خدا گنہگاروں کو سزا دینے کے بغیر معاف کریگا تو وہ کس طرح عادل اور منصف مانا جائیگا.... اگر خدا کے ہاں گنہگاروں کو ان کے گناہ کی سزا دینے کے بغیر معاف کرنا عدل اور انصاف کے خلاف ہے تو گنہگاروں کو ان کے گناہ کی سزا دینا بھی تو خدا کے رحم اور محبت کے منافی ہے۔ پس خدائے عادل نے گنہگاروں کی سزا کا حکم مسیح یسوع کے صلیبی دکھوں اور صلیبی موت کے وسیلہ سے پورا کیا۔" (صفحہ ۱۸-۱۹)

الفرقان۔ عیسائیوں کی مجوزہ صورت میں نہ عدل ثابت ہوتا ہے اور نہ رحم و محبت کا ثبوت ملتا ہے۔ عدل تو اسلئے نہ ہوا کہ اس کا تقاضا "گنہگاروں کو سزا" بتایا گیا تھا۔ پیش نظر صورت میں انہیں سزا نہیں ملی اسلئے عدل نہ ہوا۔ رحم و محبت اسلئے ثابت نہ ہوئے کہ بیچتے چلاتے "بے گناہ بیٹے" کو بے انت گنہگاروں کے بدلے سزا دیدی۔ محبت والی بات کچھ بن جاتی اگر "باپ" سزا خود برداشت کرتا۔ مجوزہ صورت میں ایک سراسر غیر معقول پہلو یہ بھی ہے کہ بقول انجیل ارحم الراحمین خدا انسانوں کو تو سزا میں ابدالآباد کیلئے جہنم میں ڈالتا ہے مگر اپنے بیٹے کو صرف **تین دن رات کیلئے** ہاویہ میں رکھ کر معاملہ ختم کر دیتا ہے۔ پھر یہ بھی **سوال ہے** کہ حضرت مسیح کی "صلیبی موت" سے پہلے جو کروڑوں اربوں انسان ہزاروں لاکھوں سال سے گناہ گار ہو کر مرتے رہے ان کے لئے "خدا کے رحم و محبت" نے کیا کیا تھا؟ سچ تو یہ ہے کہ عیسائی نظریہ عقل و علم کی کسوٹی پر قطعاً ٹھہر نہیں سکتا۔ بلکہ خود کتاب مقدس کے بھی خلاف ہے لکھا ہے:-

"وہ جان جو گناہ کرتی ہے سو ہی مرے گی۔ بیٹا باپ کی بدکاری کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور نہ باپ بیٹے کی بدکاری کا بوجھ اٹھائیگا۔ **صادق کی** صداقت اسی پر ہوگی اور شریر کی شرارت اسی پر پڑیگی لیکن اگر شریر اپنی ساری خطاؤں سے جو اس نے کی ہیں باز آئے اور میرے سارے حکموں کو حفظ کرے اور جو کچھ شرع میں درست اور روا ہے کرے **تو وہ یقیناً جئے گا وہ نہ مرے گا۔ اسکے سارے گناہ جو اس نے کئے اس کے لئے محسوب نہ ہونگے۔**"

(حزقیل ۱۸/۲۰-۲۲)

(۲) بہائیوں کی تازہ ترین مبالغہ آرائی

بات تو یوں ہوئی تھی کہ علی محمد باب کے قتل ہونے پر بابیوں

نے شاہِ ایران پہ گولی چلائی جس کے نتیجہ میں بابیوں کو گرفتار کیا گیا۔ انہوں نے حکومت کا مقابلہ کیا اور کچھ باغی بابی مقابلہ میں مارے گئے۔ بہائی مصنف نے لکھا ہے کہ :-

"حضرت باب شہید کئے گئے اور ان کے ایک خادم نے کچھ آدمیوں سے سازش کرکے بادشاہ پہ گولی چلائی اور اس کے بعد بابیوں کا تمام ایران میں قتلِ عام ہوا۔" (بہاء اللہ کی تعلیمات ص۱)

بہائی لوگ بابیوں سے مخالفت کے باوجود ان کے اس واقعہ کو مبالغہ کے رنگ میں پیش کرکے ناجائز فائدہ اٹھاتے رہتے ہیں۔ تازہ ترین مبالغہ آرائی کے لئے مندرجہ ذیل دو اقتباس ملاحظہ فرمائیں :-

(۱) "اس کا بیج بیس ہزار سے زیادہ شہیدوں کا خون ہے جنہوں نے اپنی جانیں دیں۔"

(بہائی میگزین لاہور اپریل ۱۹۶۳ء ص۱)

(۲) "آپ کے پچاس ہزار سے زائد پیروکاروں کو مختلف اذیتوں کے ساتھ تہ تیغ کیا گیا۔"

(بہائی میگزین لاہور اپریل ۱۹۶۳ء ص۱)

ناظرین غور فرمائیں کہ جو قوم ایک ہی رسالہ میں اتنا تضاد اور اتنا مبالغہ کر سکتی ہے اس کی تاریخ کا کوئی اعتبار ہو سکتا ہے ؟

(۳) بہائی مسلمان نہیں وہ مستقل امت ہونے کے دعویدار ہیں

علامہ اقبال سے لیکر ترجمان القرآن لاہور کے ایڈیٹر جناب مودودی صاحب تک غلط فہمی اور احمدیوں کی دشمنی کی بناء پر یہ لکھ چکے ہیں کہ احمدیوں کو اگر مسلمانوں کا فرقہ قرار دیا جائے تو بہائیوں کو بھی مسلمانوں کا فرقہ شمار کرنا چاہیئے۔ ایسے لوگوں کی جہالت ثابت کرنے کے لئے بہائی رسالہ کا ذیل کا اقتباس پیش ہے۔ لکھا ہے :-

"ان دنوں فاضل مدیر صدق جدید لکھنؤ نے تکفیر باہمی کے خلاف اپنے خیالات کا اظہار فرمایا تو رسالہ ترجمان القرآن لاہور میں لکھا گیا کہ "کیا بعض عقائد میں اشتراک ہی کسی فرد یا گروہ کو دائرہ اسلام میں شامل کرنے کی ضمانت ہے ؟ اگر اس اصول کو ذرا وسعت دیدی جائے تو پھر بہائیوں کو بھی اسلام کا ایک فرقہ شمار کرنا پڑے گا۔" اس پر گزارش ہے کہ بہائیوں کو فرقہ ہرگز شمار نہ کیجئے وہ تو مستقل طور پر خالص دین اللہ پر قائم ہیں . . . حضرت بہاء اللہ مستقل شریعت لائے ہیں۔ بہائی ایک مستقل اُمت ہیں کسی گزشتہ اُمت کا فرقہ نہیں۔"

(بہائی میگزین لاہور اپریل ۱۹۶۳ء ص۲۰-۲۱)

(۴) بہائی مذہب اور تکفیر!

بہائی لوگ اپنی اصل کتابوں کا اخفاء کرکے عوام میں مقبولیت حاصل کرنے کے لئے غلط طور پر لکھتے رہتے ہیں کہ :-

"اہلِ بہاء سب قوموں کو وحدت کی طرف بلاتے ہیں کسی کو بھی کافر نہیں کہتے ہیں۔"

(بہائی میگزین اپریل ۱۹۶۳ء ص۲۱)

جواباً بطور نمونہ گزارش ہے کہ جناب بہاء اللہ نے تو لکھا ہے کہ :-

"یہ مظلوم دن رات قل یا ایھا الکافرون پکار رہا ہے کہ شاید تنبیہ کا سبب ہو اور لوگوں کو

انصاف کے زیور سے آراستہ کرے " (لوح ابن ذئب صفحہ ۱)
پھر لکھا ہے :" طوبیٰ لمن سمع ورأی وویل لکل منکر کفار " (مجموعہ اقدس صفحہ ۱۱۹)
کہ جو سُنے اور دیکھے اُسے مبارک ہو اور جو منکر کفار ہیں اُن کے لئے ہلاکت اور تباہی ہے ۔"
گویا بہاء اللہ تو اپنے منکروں کو کافر کہتے اور ان کے لئے ہلاکت کی خبر دیتے ہیں مگر بہائی کہتے ہیں کہ ہم کسی کو بھی کافر نہیں کہتے۔

(۵) مجلس احرار قصۂ پارینہ بن چکی ہے۔

جناب شورش کاشمیری نے اپنی " ایماندارانہ رائے " یہ دی ہے کہ " اب احرار کا زمانہ لد چکا ہے " اور پھر لکھا ہے کہ :-
" واقعہ یہ ہے کہ مجلس احرار بلحاظ جماعت تاریخ کے حوالے ہو چکی ہے اب اس کا ذہنی وجود تو بعض روایتوں اور حکایتوں کی وجہ سے ملک کے عوامی دماغوں میں موجود ہے لیکن (۱) نہ اس کی کوئی تنظیم ہے (۲) نہ اس کا مربوط شیرازہ ہے (۳) نہ اس فضا میں اُڑنے کے لئے اس کے پاس پروبال ہیں ۔"
(چٹان لاہور ۲۵ مارچ سنہ ۶۳ء صفحہ ۲)

الفرقان :- گویا مجلس احرار اب قرآنی آیت وجعلنٰھم احادیث ومزقنٰھم کل ممزق کی مصداق بن چکی ہے ۔

(۶) حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ سے حضرت علیؓ کے تعلقات

شیعہ رسالہ المنتظر زیر عنوان " دختر رسول کی شادی " لکھتا ہے :-
" جناب امیر فرماتے ہیں کہ میرے پاس ابوبکرؓ و عمرؓ نے آ کر کہا کہ رسول ؐ کے پاس جا کر فاطمہؓ کی خواستگاری کیوں نہیں کرتے ۔ یہ سُن کر میں جناب رسول خدا صلعم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا ۔" (۲۰ مارچ سنہ ۶۳ء صفحہ ۱۰)
اس سے عیاں ہے کہ حضرت علیؓ کے حضرات شیخینؓ سے کیسے مخلصانہ تعلقات تھے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان پر کتنا گہرا اعتماد تھا ۔

(۷) شیعہ جداگانہ نصاب دینیات کے طالب ہیں

آل پاکستان شیعہ کانفرنس کی مجلس عاملہ کا مطالبہ ملاحظہ فرمائیں :-
" تیسری قرارداد میں شیعہ طلباء و طالبات کے لئے جداگانہ شیعہ دینیات کا مطالبہ کیا گیا ۔ تاریخ و سیرت کی کتب سے ایسے مواد کو خارج کرنے کا مطالبہ کیا گیا جو شیعوں کے لئے قابل اعتراض و دل آزار ہے ۔ نیز امتحانات مولوی ، مولوی عالم اور مولوی فاضل میں شیعہ فقہ ، شیعہ حدیث اور شیعہ تفسیر کا الگ انتظام کرنے کا مطالبہ کیا گیا ۔" (المنتظر ۲۰ مارچ صفحہ ۱۱)

(۸) اہل حدیث گروہ اور ممانعت جہاد

ماہنامہ رضوان لاہور کا ذیل کا اقتباس ہم بلا تبصرہ شائع کرتے ہیں :-
" جماعت اہل حدیث کے امام و پیشوا مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب لاہوری اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ میں اپنی حقیقت خود ہی اپنے قلم سے واضح کرتے ہوئے کہتے ہیں " میں اس باب میں کہ انگریز کی مخالفت اور بغاوت

حرام اور **سخت گناہ** ہے ایک مستقل رسالہ اقتصاد فی مسائل الجہاد لکھ چکا ہوں۔ اصل مضمون اس رسالہ کا یہ ہے کہ ہم لوگوں کو جو عہد گورنمنٹ کے عہد میں امن میں ہیں اور ان کی طرف سے شعائر دین کے ادا کرنے میں خود مختار و آزاد ہیں **اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا جائز نہیں ہے**۔" رسالہ اشاعۃ السنۃ ضمیمہ نمبر ۱۲ صفحہ ۴ بابت ۱۳۰۲ھ جلد ۴ مطابق ۱۸۸۵ء۔ اہل حدیث اپنے امام کے اس اعلان کو بھی ملاحظہ فرمالیں اور قارئین کرام بھی اس کو پڑھیں اور فیصلہ کریں کہ جہاد کی منسوخی کا اعلان کس طرف سے ہوا۔" (رضوان نومبر ۱۹۶۲ء صفحہ ۳)

(۹) "جماعت اسلامی" پاکستان کے لئے "ایک فتنہ" بن گئی ہے!

گھر کے بھیدی مولانا امین احسن اصلاحی لکھتے ہیں:۔

"میں عرصہ سے یہ خطرہ محسوس کر رہا تھا کہ اقامتِ دین کے یہ مدعی بہت جلد اس ملک میں اسلام اور مسلمانوں کے لئے ایک فتنہ بن جائیں گے۔ افسوس ہے کہ میرا یہ اندیشہ بالکل صحیح نکلا اور ان حضرات نے غلافِ کعبہ کی نمائش اور جلوس کے پیچھے نہ صرف اپنے تمام بیان کردہ عقائد و ایمانیات کا جنازہ نکال دیا ہے بلکہ غلاف کے اس احترام کی آڑ میں ملک کے لاکھوں عوام کے دین و ایمان کو بھی اپنی **سیاسی بازی گری** کے داؤں پر لگا دیا ہے۔"

(الاعتصام ۵ اپریل ۱۹۶۳ء صفحہ ۴)

(۱۰) "جماعت اسلامی" کے متعلق احراری ماہنامہ کی رائے

ماہنامہ تبصرہ لاہور لکھتا ہے:۔

"نام و نمود، سستی شہرت اور ریاکاری و نمائش اب جماعتِ اسلامی کی عادتِ ثانیہ بن چکے ہیں۔ اس جماعت نے حصولِ اقتدار کے لئے اب وہ وہ حربے استعمال کرنا شروع کر دئیے ہیں کہ کسی سیاسی جماعت نے شاید اس کا تصور بھی نہ کیا ہو۔ یہ غلافِ کعبہ ہی کا قصہ لیجئے اور ابتداء سے آخر تک اس کی ایک ایک صورت کو سامنے رکھئے تو ہر شخص اس کی تائید کرے گا کہ جماعتِ اسلامی نے غلافِ کعبہ کے تقدس کو اپنی سیاسی شہرت کے لئے کس اوچھے طریقے سے استعمال کیا ہے ۔ ۔ ۔ وہ ایک ایسی جماعت ہے کہ علمائے حق کے نزدیک اس کی دینی اور مذہبی حیثیت خود مشکوک اور محلِ نظر ہے۔" (تبصرہ اپریل ۱۹۶۳ء صفحہ ۴)

(۱۱) اہلحدیث لڑکی سے حنفی مرد کے نکاح کی شرط؟

کراچی کے پندرہ روزہ "صحیفہ اہلحدیث" میں شامی جلد ۲ صفحہ ۲۹۳ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ:۔

"قاضی ابوبکر جوزجانی کے عہد میں ایک حنفی نے ایک اہلحدیث سے اس کی بیٹی کا رشتہ مانگا تو اس اہلحدیث نے **انکار** کر دیا مگر اس **صورت** میں کہ وہ حنفی **اپنا مذہب چھوڑ دے** اور امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھے اور رکوع میں جاتے وقت رفع یدین بھی کیا کرے مثل اس کے (اہلحدیث کے) دوسرے کام بھی کیا کرے۔ پس اس حنفی نے اس بات کو منظور کر لیا تو اس اہلحدیث نے اپنی لڑکی اس کے نکاح میں دیدی۔"

(صحیفہ اہل حدیث۔ کراچی۔ ۱۳ مارچ ۱۹۶۳ء صفحہ ۱۲)

(۱۲) کعبۃ اللہ کی توہین اور بے حرمتی

جناب مودودی صاحب نے غلافِ کعبہ کی جو نمائش کرائی ہے اس کے پیشِ نظر اہلِ حدیث کے بڑے مفتی نے عربی و اُردو میں حسب ذیل فتویٰ دیدیا ہے:۔

"وسترا لکعبة بمثل هذه الكسوة عار وطعن على جماعة الموحدين وفيه انتهاك حرمة الكعبة ايضاً۔

اور ایسے غلاف کا کعبہ پر چڑھانا جماعتِ موحدین کے لئے عار اور ان پر بہت بڑا طعن ہے نیز اس میں کعبۃ اللہ کی توہین اور بے حرمتی ہے۔"

(تنظیم اہلحدیث لاہور ۲۹ مارچ ۱۹۶۳ء صفحہ ۵)

الفرقان۔ اب دیکھئے کہ سعودی حکومت اس فتویٰ کی روشنی میں کعبۃ اللہ کی توہین و بے حرمتی گوارا کرتی ہے یا نہیں؟

(۱۳) رسول کریمؐ کو خاتم الانبیاء منوانے کا عملی طریقہ

جناب صوفی نذیر احمد صاحب کاشمیری نے اپنے فوٹو کی اشاعت کے ساتھ ختم نبوت کانفرنس والوں کے متعلق لکھا ہے:۔

"جذبات کے دیوانوں کو کون بتائے کہ دنیا کے سامنے رسول کریمؐ کو خاتم الانبیاء منوانے کا عملی طریقہ صرف یہ ہے کہ حضورؐ کے اسوۂ حسنہ کو ہر حیثیت سے کامل اور ہدایتِ انسانی کے لئے کافی سمجھ کر اس میں فنائے کامل حاصل کی جائے۔ جب تک اس اصول کو اپنے دین و ایمان کا مرکزی ستون نہ بنا لیا جائے تب تک ایک قادیانیت کو مٹاؤ گے تو دس اور کھڑی ہونگی۔ ہماری پوری تاریخ ملّی وضاحتاً بتاتی ہے کہ ایسے سب فرقے پیر پرستی کے غلو سے پیدا ہوئے ہیں اور یہ غلو مزار شکلوں میں اُمّتِ محمدیہ میں موجود ہے۔"

(نوائے وقت ۲۶ مارچ ۱۹۶۳ء)

الفرقان۔ اے کاش اکہ "سیاست و اقتدار" کے یہ بھوکے دیوانے جناب صوفی صاحب کی اس نصیحت پر کان دھریں۔ وہ اسوۂ نبوی میں "فنائے کامل" حاصل کریں۔ ہمیں یقین ہے کہ جب مسلمان یہ کام کر لیں گے تو وہ سب کے سب یہ کہنے پر مجبور ہوں گے ؎

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمّرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

اگر صوفی صاحب پر بھی حقیقت منکشف ہو جاتی تو انہیں احمدیت میں "پیر پرستی کا غلو" نظر نہ آتا کیونکہ یہاں اس کی گنجائش ہی نہیں۔

(۱۴) جناب مودودی صاحب وضاحت فرمائیں

ہفت روزہ نورِ جہاں کراچی ۲۴ مارچ ۱۹۶۳ء نے لکھا ہے:۔

"تازہ اطلاعات مظہر ہیں کہ مادام آزوری نے چند ایسے رقص ترتیب دیئے ہیں جو ہمارے کلچر اور روایات کے عین مطابق ہیں۔ ہمارے نمائندے کو مادام آزوری نے بتایا کہ وہ عنقریب ان ناچوں کا مولانا مودودی کے سامنے مظاہرہ کرے گی جنہیں دیکھ کر انہیں یقین ہے کہ مولانا مودودی کو اپنے نظریات میں تبدیلی کرنی پڑے گی۔"

مقالہ "بنک آف ربوہ" پر ایک علمی نظر

بنک آف اسلام

(از محترم جناب سید فضل الرحمٰن صاحب فیضی آف منصوری)

جنوری ۱۹۶۳ء کے ماہنامہ "الفرقان" میں ایک تحقیقی مقالہ زیرِ عنوان "بنک آف ربوہ" شائع ہوا ہے جس میں قرآنی اعلان "یمحق اللّٰہ الربٰوا و یربی الصّدقات" کی روشنی میں سُودی لین دین کی لعنت کو مٹانے کی غرض سے چند ایک عملی تجاویز پیش کی گئی ہیں جو بعض لحاظ سے نہایت ہی قابلِ قدر و لائقِ صد تحسین ہیں۔ اِس مقالہ کے تین حصے ہیں۔

حصّہ اوّل میں سُودی چکّر و بنک کے اجراء کی مختصر تاریخ، سُودی نظام کا خاکہ، اور اس کے ظالمانہ دُور رس و تباہ کن اثرات کا نقشہ پیش کیا گیا ہے اور بتایا ہے کہ کس طرح چند یہود و ہنود صفت بنک والے قوتِ سرمایہ کو اپنے لئے سمیٹ کر نہ صرف ضرورت مند عوام کا بلکہ حکومتوں کا بھی خون چُوس لیتے ہیں اور آخر کار اُن کو اپنا اقتصادی غلام بنا لیتے ہیں۔

حصّہ دوم میں متبادل نظام یعنی سُود سے بچنے کی اسلامی سکیم زکوٰۃ، حکومت کی طرف سے زرِ تقدیر ٹیکس، قرضِ حسنہ کی ترویج، دھاتی سکّوں کے بجائے نوٹوں کا استعمال اور عوام و بنک اور حکومت کے درمیان باہمی تعاون کی ضرورت پر بحث کی گئی ہے۔

حصّہ سوم میں "بنک آف ربوہ" کے قیام کی تجویز، اس کا طریقِ کار، فراہمی سرمایہ کا حل بذریعہ حصص شمولیت کل زرِ نقد صدر انجمن احمدیہ اور وصیت وغیرہ پر اظہارِ خیالات کیا ہے۔ اِس تجویز کی غرض یہ ہے کہ مرکز میں رفاہِ عامہ کے کام بسہولت ہو سکیں، جماعتی تجارت و صنعت کو فروغ ہو اور عالمی اسلامی تبلیغ کے لئے بھی روپے کی قلت نہ رہے۔ مختصر یہ کہ عام فارغ البالی کا دَور دَورہ آجائے۔

مقالہ مذکور کے پہلے دو حصوں میں جن امور کو لائق مضمون نگار صاحب نے پیش فرمایا ہے ان کا تعلق من کلّ الوجوہ ملکی عوام اور حکومت سے ہے اور ان کی افادیت بلحاظ اپنی وسعت و متوقع انقلابی اثرات کے اظہر من الشمس ہے۔ حصہ سوم جماعت سے متعلق ہے۔

اِس سلسلہ میں یہ امر بھی قابلِ ذکر اور موجبِ مسرت ہے کہ بیرونِ جماعت بعض مقتدر حضرات جو ملک میں بتدریج اسلامی نظام قائم کرنے کے متمنی ہیں وہ بھی سود کے خلاف اپنی آوازیں بلند کر رہے ہیں۔ قومی اسمبلی کے

اسپیکر جناب مولوی تمیز الدین خاں صاحب نے کراچی کے خالق دینا ہال میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا "اگر قرآنی احکامات کے مطابق کوششیں کی جائیں تو سُود سے آزاد اقتصادی حالت کا قیام بالکل ممکن ہے . . . . عوام کے لئے ضروری ہے کہ باہمی تعاون کے فوائد کا علم حاصل کریں حقیقت یہ ہے کہ باہمی تعاون کی روح انسانی معیشت کے لئے ازبس ضروری ہے۔" (پاکستان ٹائمز ۲۵ ۲/۲) - اسی طرح کراچی میں "مؤتمر عالم اسلامی" کی انتظامیہ نے زیرِ صدارت جناب مفتی اعظم فلسطین سید محمد امین الحسینی صاحب یہ فیصلہ کیا ہے کہ بنکوں کا کاروبار اسلامی طریق پر قائم کیا جائے -
(پاکستان ٹائمز ۳/۲۲ ۱۱)

لنڈن کے ایک ماہنامہ "مسلم نیوز انٹرنیشنل" مجریہ فروری ۱۹۶۳ء میں ایک مضمون زیرِ عنوان "بلا سُود بنکنگ" شائع ہوا ہے جس میں یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ موجودہ "کمپنی ایکٹ" کے ماتحت ایک بنکنگ کمپنی قائم کر کے "بلا سُود بنک" کا کام پہلے دو لاکھ پاؤنڈز سے کراچی میں شروع کیا جائے - پھر کامیاب تجربہ کے بعد اس بنک کی شاخیں سارے پاکستان میں کھولی جائیں۔" الحمد للہ کہ مسلمان اب "بلا سُود بنکنگ" کے مسئلہ پر نہ صرف سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں بلکہ اس خیال کو عملی جامہ پہنانے کی طرف بھی متوجہ ہیں -

اب ہم الفرقان والے تحقیقی مقالہ "بنک آف ربوہ" کے پہلے دو حصوں سے متعلق شروع میں اپنی چند معروضات پیش خدمت کرتے ہیں۔

اوّلاً یہ عرض ہے کہ مجوزہ بنک کا نام بجائے "بنک آف ربوہ" کے "بنک آف اسلام" ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اپنے اسلامی ملک میں کامیاب تجربہ کے بعد دوسرے مسلم اور غیر مسلم ممالک میں بھی اس کی شاخیں کھولنے کا خیال ہے تو پھر ایسا نام ہونا چاہیئے جو ہر جگہ نہ صرف متعارف ہو بلکہ جاذبِ توجہ بھی۔ دنیا کے قریباً تمام غیر مسلم ممالک میں بھی ان کی حکومتیں اور ضرورت مند صنّاع، تجار و عوام بھی —— سوائے سُود خور بنک والوں کے —— سب کے سب سُودی قرضوں کے ہولناک عذاب کے تحت کراہ رہے ہیں اور مر رہے ہیں۔ ان کو تسلی دلانے کے لئے کہ اسلام کے اقتصادی نظام میں ہی اب بنی نوع انسان کی بہبود و نجات ہے "بنک آف اسلام" کا نام نفسیاتی و تبلیغی لحاظ سے انشاء اللہ العزیز بہت مؤثر و بابرکت ثابت ہوگا۔ اور عجب نہیں کہ اگر خدا تعالیٰ نے چاہا ہے تو اسلام کی طرف ان کے دلوں کو پھیرنے کا یہ بھی ایک ذریعہ بن جائے۔

دوسری عرض یہ ہے کہ کسی مفید سے مفید کام یا اسکیم کو جاری کرنے سے بیشتر ضروری ہوتا ہے کہ اس کی افادیت زیادہ سے زیادہ لوگوں کے سامنے پیش کی جائے تاکہ بوقت اجراء وہ ذہنی اور طبعی طور پر اس اسکیم کو بانشراحِ صدر قبول کر سکیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ بلا سُود بنک کے خیال کو بذریعہ ملکی پریس عام کیا جائے اور تحقیقی مقالہ مذکور کے پہلے دو حصوں کو نظرِ ثانی کے بعد اچھے پمفلٹ کی صورت میں شائع کر کے کثیر تعداد میں ملک میں تقسیم کیا جائے۔ اور اس پمفلٹ میں خالص سُود کے مسئلہ پر ہی سیر کُن تبصرہ ہو۔ زائد باتیں حذف کر دی جائیں مثلاً سُود

کے مسئلہ کے ساتھ کرایہ داری، کرایہ و ملکیت جائیداد کی بحث۔ ورنہ عوام میں یہ ایک ذہنی اُلجھن پیدا کرنے کا موجب ہوگی۔ کیونکہ ان کی دانست میں کرایہ کی وہ وسیع اور پیچیدہ تعریف نہیں ہے جو آجکل کی "معاشیات" میں جائز و برحق متصوّر کی گئی ہے۔ کرایہ کا مسئلہ ایک علیحدہ مسئلہ ہے، اس کو سرِدست مسئلہ سود سے علیحدہ ہی رکھنا چاہیئے۔ علاوہ ازیں اسلام سوشلزم اور دیگر اقتصادی سوشلزم کے فرق کو بھی ہم نظر انداز نہیں کر سکتے تا ایسا نہ ہو کہ بلا سود بنک والوں کا قافلہ مکّہ جاتے جاتے کہیں ماسکو نہ جا پہنچے۔

تیسری غرض یہ ہے کہ جیسا کہ ہر بڑی انقلابی تحریک کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اس کو مسلسل طور پر زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کے ذہن نشین کرایا جائے تاکہ وہ آئندہ بھی پھیلتی رہے۔ اس لئے مزید اسلامی احکامات کی روشنی میں مقالہ مذکور کو سادہ و عام فہم زبان میں ہی مناسب تاریخی و تمثیلی اضافوں کے ساتھ بصورت کورس مرتّب کر کے اسکولوں میں پڑھانے کا انتظام کیا جائے تا نوجوان طلباء کے اندر سُود کے خلاف شدید نفرت پیدا ہو اور سُود کو سے زیادہ وہ اس کو بدتر سمجھیں۔ مجوزہ کورس کی تیاری میں مختلف مکاتیب کے جیّد علماء و فقہاء نیز حکومت کے ادارہ "سنٹرل انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک ریسرچ" سے بھی مشورہ حاصل کرنا مفید ہوگا تاکہ کورس کی کتاب میں جو مواد آئے وہ "قدرِ مشترک" کے مترادف یعنی متفقہ ہو۔ پھر ملکی محکمہ تعلیم کی منظوری کے بعد وہ میٹرک کورس کی "اسلامیات" میں شامل کر لیا جائے۔

تحقیقی مقالہ کا حصہ سوم جو آخری ہے وہ خالصتہً جماعت احمدیہ و جماعت کے مرکز سے تعلق رکھتا ہے۔ اس حصہ میں خیالات و جذبات دلکش و زرّیں بھی ہیں اور کچھ حل طلب بھی۔ جماعتی لحاظ سے حل طلب باتیں لمحۂ فکریہ پیش کرتی ہیں۔

مثلاً ایک طرف مقالہ میں بتایا گیا ہے کہ "گوسالۂ سامری کے واقعہ سے اتنا ضرور پتہ چلتا ہے کہ سونے کی آواز گو بے معنی ہو اس کی قوم اس کی عبادت کرنے لگتی ہے اور خدائی وحی کو پسِ پشت ڈال دیتی ہے۔" (الفرقان جنوری ۱۹۶۳ء صـ۲۲) ۔ نیز بالعموم "دولت خرابی کو دعوت دیتی ہے اور خودسری کا پیش خیمہ ہے۔" (ایضاً صـ۲۸) یہ خیالات سراسر حقیقت پر مبنی ہیں۔ چند استثنائی مثالوں کو چھوڑ کر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ حصولِ زر و دولت واقعی ہمیشہ انسان کی روحانی و اخلاقی قوتوں کے لئے تباہ کن ثابت ہوا ہے اور دنیا میں تمام خود غرضیوں و خودسریوں کا پیش خیمہ بن کر فسادِ عظیم برپا کرتا ہے!

دوسری طرف یہ ارشادِ الٰہی ہے۔ ولتکن منکم امّۃ یدعون الی الخیر.... (آل عمران ع۱۱) یعنی چاہیئے کہ تم میں (اے مسلمانو!) ایک ایسی جماعت ہو جو ہمیشہ دعوت الی الخیر میں مصروف رہے۔" تاکہ دینِ اسلام کے ذریعہ دنیا میں اچھی باتیں رواج پکڑیں اور بُری باتوں کا قلع قمع ہو۔ دینی جماعتیں ایک نظام کے ماتحت اپنے درویش صفت مبلغین کے ذریعہ ہمیشہ یہی کام کرتی ہیں۔ اور محتاج ہوتی ہیں خدمات و قربانیوں کی،

اور اموال و زرگری کی دھن سے قطعی بے نیاز۔ یہ تو ظاہر ہے کہ دینی جماعت کا ہر فرد نہیں بلکہ ایک مخصوص طبقہ ہی دعوت الی الخیر کے لئے وقف ہوتا ہے اور جس جگہ سے اس کا نظام جاری ہو وہ جگہ اس کا مرکز کہلاتی ہے۔ مرکز ربوہ میں ہمیں ایسا نظارہ ہی دکھائی دیتا ہے۔ لہذا صدر انجمن احمدیہ تحریک جدید، وقف جدید اور دیگر تعلیمی و تربیتی اور خدمت خلق کے ادارے سب اُمّةٌ یدعون الی الخیر کے زمرہ میں سب سے پہلے آتے ہیں کیونکہ ان کے عہدیداران و کارکنان دینی خدمات میں اس درجہ منہمک رہتے ہیں گویا ان کے سامنے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے سوا اور کوئی غم نہیں ہے۔ یہ اللہ والے دن کو دینی مشاغل سے شغف رکھتے ہیں تو رات کو غلبۂ اسلام کے خواب دیکھتے ہیں اور دعائیں کرتے ہیں۔ دین کے لئے بخوشی پیٹ کاٹ کر بھی چندے دیتے ہیں۔ ان کا مقولہ ہے "خدا داری چہ غم داری"۔

بایں صورت جب یہ مسلّمہ حقیقت ہے کہ "دولت خرابی کو دعوت دیتی ہے اور خود سری کا پیش خیمہ ہے" تو مقام غور ہے کہ مرکز کے درویشوں کے سامنے کیا ہم دولت سمیٹنے کے نئے طریقے پیش کر کے کوئی بڑا دینی کام سرانجام دیں گے؟ ... کیا معاذ اللہ "خرابی و خود سری" کا بیج تو نہیں بوئیں گے؟

جماعت احمدیہ دنیا میں تبلیغ کے ذریعہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ برپا کرنے کے لئے عالم وجود میں آئی ہے اور تاریخ بتاتی ہے کہ ہر زمانہ میں تبلیغ کا کام بالعموم طوعی قربانیوں اور درویشوں کے ذریعہ ہوا ہے دولتمندوں کے ذریعہ نہیں۔ ہندوستان میں بھی اسلام انہی ذرائع سے پھیلا تھا۔ تاریخ احمدیت بھی یہی شہادت دیتی ہے لیکن اب ربوہ میں یا باہر

اگر جماعت احمدیہ کا تبلیغی نظام دولت پیدا کرنے کی غرض سے بے سود بنک کی اسکیم میں یا ایسی اور نئی اسکیموں میں اپنے سرمایہ کے ساتھ عملاً شامل ہو جائے تو پھر اس کے خالص دینی انہماک میں یقیناً اور لازماً خلل واقع ہو جائیگا۔ اور اس کا عالمگیر مضر اثر پڑے گا۔ اس کے برعکس مجوّزہ شمولیت کی صورت میں اگر جماعت نے دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے دولت پیدا کرنے والی نئی اسکیموں کی طرف پوری توجہ نہ دی تو پھر اس کی اسکیمیں فیل ہو کر رہ جائیں گی یا اس حد تک کامیاب نہیں ہوں گی جیسا کہ ہونا چاہیئے۔ جماعتی طور پر ہمیں کچھ نہ کچھ اس کا تجربہ بھی ہے۔

۱۹۵۰ء کی بات ہے کہ سندھ میں ایک مرتبہ ریل کے کمپارٹمنٹ میں میرے ہم سفر سندھ کے ایک معروف پیر صاحب اور ایک مسلمان بیرسٹر تھے۔ بیرسٹر صاحب سے جماعت احمدیہ کے عقائد اور اس کی دنیا میں تبلیغی جد و جہد کے بارے میں گفتگو ہوئی تو اُن کو متاثر دیکھ کر پیر صاحب نے مجھ سے فرمایا "آپ یورپ اور امریکہ کی باتیں کر رہے ہیں ہمیں تو یہاں کی بات بتائیں۔ کم و بیش بیس سال کا عرصہ آپ کی جماعت کو سندھ میں آئے ہو چکا ہے۔ آپ اس علاقہ میں زمینداری کر رہے ہیں۔ فیکٹری کا کام اور تجارت بھی کرتے ہیں مگر یہ بتائیں سندھ میں آپ نے تبلیغ کیا کی ہے؟ ہمیں تو آپ تبلیغ کرتے نظر نہیں آتے۔ دنیوی کام بے شک کر رہے ہیں...." جواباً مَیں نے عرض کیا "حضرت یہ بات میری سمجھ سے بالا ہے کہ ہم سندھ میں تبلیغ نہیں کرتے۔ بیس سال کے عرصہ کا کیا ذکر وہ تو مَیں نے نہیں دیکھا۔ البتہ مَیں سندھ میں ایک نووارد احمدی ہوں۔ گویا کل آیا ہوں اور آج دیکھ لیجئے آپ کے

سامنے تبلیغ کر رہا ہوں۔ جناب والا ہم تبلیغ کی طرف سے غافل نہیں ہیں"

پیر صاحب موصوف اس جواب سے خاموش تو ہو گئے مگر ان کے اعتراض میں دراصل اس حقیقت کا انکشاف تھا کہ جماعتی طور پر ہمارے تبلیغی انہماک دنیوی کاموں میں مخل ہوتے رہے ہیں، تو دنیوی انہماک تبلیغی کاموں کو ادھورا رکھتے آئے ہیں!۔ اور یہ طبعی امر ہے کہ بیک وقت دو متضاد کام پوری طرح نہیں کئے جاسکتے! اسی لئے تو باری تعالیٰ کا ارشاد "ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر" قرآن مجید میں موجود ہے۔

لہذا گزارش ہے کہ ربوہ میں صدر انجمن احمدیہ و تحریک جدید وغیرہم کے ادارے جو دینی خدمات میں ہی انہماک رہتے ہیں ان کو تو بنکنگ کے مشغلہ سے علیحدہ ہی رہنے دیا جائے ...... ایک اور لحاظ سے تو ان کو اس اسکیم میں شامل ہونے کی ضرورت بھی نہیں۔ کیونکہ ۱۹۳۲ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو "امانت فنڈ" قائم کرنے کی تحریک جاری فرمائی تھی وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایسی کامیاب ثابت ہوئی کہ ۱۹۳۶ء میں ہی خود حضور پرنور نے فرما دیا کہ "اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں" (خطبہ جمعہ "الفضل" ۲۷/۱۱/۳۶) اور یہ تحریک باقاعدہ جاری ہے پس ضرورت اس امر کی ہے کہ احباب جماعت زیادہ سے زیادہ مرکزی "امانت فنڈ" میں اپنا زائد روپیہ جمع کرانے کی عادت ڈالیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔

باقی اپنی اقتصادی اور معاشرتی حالت سدھارنے کے لئے ہمارے سامنے "ابتغوا من فضل اللّٰہ" کے کئی راستے کھلے ہیں مگر اس شرط کے ساتھ کہ "واذکروا اللّٰہ کثیراً لعلکم تفلحون" (الجمعہ ع ۲) یعنی دنیا میں اللہ تعالیٰ کا فضل حاصل کرنے کے لئے خوب جدوجہد کرو مگر بکثرت ذکر الٰہی کے ساتھ کیونکہ اس عمل سے ہی ہماری فلاح و بہبود مقدر ہے۔ اس قرآنی رخصت کے پیش نظر باہمی تعاون کے اصول پر اور "کمپنیز ایکٹ" کے ماتحت، ہم بیشک پرائیویٹ کمپنیوں کی شکل میں "بلا سود بنک" کھول لیں۔ مل کر تجارتیں کریں، فیکٹریاں قائم کریں، زمینداریوں کو نئے سائنسی تجارب کے ساتھ فروغ دیں ...... اور پھر دولت پیدا کرتے ہوئے ایسی کمپنیوں کے منافع میں سے ہر سال تیسرا حصہ تبلیغ اسلام کی جملہ ضروریات کے لئے بانشراح صدر مرکز کو ادا کرتے رہیں یہ سب مستحسن و بابرکت ہوگا۔ انفرادی حیثیت میں جو صاحب چاہیں مجوزہ بنک یا کمپنیوں میں حصہ لے سکتے ہیں۔ اس طرح ہماری عام اقتصادی حالت خدا چاہے سُدھرنے لگے گی۔ اور اس کے نتیجہ میں وہ سب کچھ ربوہ میں بھی ظاہر ہونے لگے گا جس کی مخلصانہ تمنا تحقیقی مقالہ میں کی گئی ہے۔

جماعت احمدیہ کے پیش نظر ہماری متذکرہ بالا معروضات کا لب لباب یہ ہے کہ جس طرح جنگ کے دنوں میں ملک کے بہادر سپاہی اپنے افسر اعلیٰ کے زیر کمان میدان جنگ میں دشمن کے مقابل سینہ سپر ہو کر لڑتے ہیں تو اُن کے پیچھے غیر جنگی طبقہ ان کی جملہ ضروریات رسد و کمک اُن تک پہنچانے اور ان کے اہل و عیال کا پورا خیال رکھنے میں مصروف رہتا ہے اسی طرح آج دنیا کے مختلف ممالک میں جبکہ احمدی مجاہدین اپنے مرکزی نظام کے ماتحت، درویشانہ

حالات میں، مخالفینِ اسلام کے مقابل دینی جہاد میں مصروفِ عمل ہیں تو جماعت کا دوسرا طبقہ ان کے لئے رسد و کمک مہیا کرنے کا کام حتی الوسع اپنی بے لوث قربانیوں، چندوں اور وصیتوں کے ذریعہ کر رہا ہے لیکن مرکز اور مجاہدینِ تبلیغِ اسلام کے لئے وقف ہیں وہ دوسرے کاموں میں نہیں پڑ سکتے البتہ غیر مجاہدین باہمی تعاون کے اصول پر خود دل کرتے سے نئے کاموں میں ہاتھ ڈال کر اپنی آمدنیاں بڑھا سکتے ہیں اور "بلا سود بنک" اور دوسری تجارتیں بھی جاری کر کے خدمتِ سلسلہ کا کام بہتر طور پر کر سکتے ہیں۔ یہ راستے ہمارے لئے کھلے ہیں۔ آگے بڑھنے کے لئے عملی قدم اٹھانے کی ضرورت ہے ——— ربنا اتنا من لدنك رحمةً وهيّئ لنا من امرنا رشداً۔ آمین

تحقیقی مقالہ میں کچھ باتیں ایسی بھی آگئی ہیں جو ہمارے نزدیک "بے سود بنک" کی اسکیم سے نہ کوئی تعلق رکھتی ہیں اور نہ اس کی خوبی میں کوئی اضافہ کرتی ہیں۔ مثلاً انقلاب فرانس اور روسی کمیونزم نے جو مایہ پرست امراء کے خلاف بےکس عوام و غرباء میں ایک نفرت آمیز و متشددانہ مقابلہ کی رَو چلا دی ہے اس کے پیشِ نظر مقالہ میں لکھا ہے "اب مذہبی سیاسی یا اخلاقی طاقت غرباء کو مقابلہ اور زور آزمائی سے روک نہیں سکے گی جب تک ان کی مالی حالت نہ سُدھر جائے اور اُن کی ضروریاتِ حقہ پوری نہ ہوں۔" (ایضاً صد۲۶) سیاسی لحاظ سے یہ خیال درست ہو تو ہو مگر اس کے ساتھ مذہبی، اخلاقی طاقت کا ذکر ہمارے نزدیک درست نہیں ہوا کیونکہ غرباء کی مالی حالت سُدھارنے اور ضروریاتِ حقہ پوری کرنے کے لئے بھی اسلام ایک زبردست طاقت رکھتا ہے۔ سُودی لعنت کی بیخ کنی کے لئے جب اسلام کی کامل مذہبی و اخلاقی طاقت آج بھی کارگر ہو سکتی ہے، تو کیا دوسرے معاشی مسائل کے حل میں اس کی طاقت معاذ اللہ بے زور و بے اثر رہ جائیگی؟ ہرگز نہیں۔ اسلام میں ہر دُکھ و درد کا علاج موجود ہے۔ چونکہ انقلابِ فرانس و روسی کمیونزم کے اثرات ایک علیحدہ موضوع ہے، اس لئے بخوفِ طوالت ہم فی الحال اس کو نظر انداز کرتے ہیں۔

بالآخر ہم اپنے تأثر کو دوہراتے ہوئے کہ لائق مضمون نگار نے "یمحق اللّٰہ الرّبٰو و یربی الصّدقات" کے تحت جس خلوص و محنت سے سُودی نظام کے خلاف تحقیقی مقالہ سپردِ قلم کیا ہے وہ بہت قابلِ تعریف و تحسین ہے۔ یہ مکرر عرض کرتے ہیں کہ بعد نظرِ ثانی اِس مقالہ کا پمفلٹ کی صورت میں نکلنے کے بعد، نوجوان طلباء و طالبات کے لئے کتابی شکل میں بطور کورس کے شائع ہو جانا ازبس ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ زمانۂ حال و مستقبل دونوں اِس امر کے مقتضی ہیں کہ معاشرۂ عالم کو سودی لین دین سے پاک کرنے کی اسکیم زیادہ سے زیادہ پھیلے اور پھیلتی چلی جائے، حتّٰی کہ دنیا اس کی افادیت سے بخوبی آگاہ ہو جائے۔ اور پھر دینِ اسلام کے صدقہ سے سُودی لعنت سے نجات پائے۔ آمین

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین! +

حاصلِ مطالعہ

ذیل کے تین اقتباسات جناب قاری محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند کی کتاب "تعلیماتِ اسلام اور مسیحی اقوام" مطبوعہ دلّی پرنٹنگ ورکس دہلی (ذی الحجہ ۱۳۷۵ھ ہجری) سے نقل کئے جاتے ہیں۔ جن سے خاتم النبیین کے معنے اور مسیح موعود کا اصل مقام امتی نبی عیاں ہے۔ محترم قاری صاحب کی اس غلطی کے علاوہ کہ وہ مسیح اسرائیلی کے آسمانوں سے آنے کا خیال رکھتے ہیں ہم ان اقتباسات کے حرف حرف سے متفق ہیں۔ یہی احمدیت کا نقطۂ نگاہ ہے ——— (ایڈیٹر)

---

(۱) "جس طرح ملائکہ و شیاطین میں ایک ایک فرد خاتم ہے جس پر اس نوع کے تمام مراتب ختم ہو جاتے ہیں اور وہی اپنی نوع کے لئے مصدرِ فیض ہے۔ ملائکہ کے لئے جبرئیل علیہ السلام جس سے کمالاتِ ملکیت ملائکہ کو تقسیم ہوتے ہیں اور شیاطین کیلئے ابلیس لعین جس سے تمام شیاطین کو فساداتِ شیطنت تقسیم ہوتے ہیں۔ اسی طرح انبیاء و دجاجلہ میں بھی ایک ایک فرد خاتم ہے جو اپنے دائرہ میں مصدرِ فیض ہے۔ انبیاء علیہم السلام میں وہ فردِ کامل اور خاتمِ مطلق جو تمام کمالاتِ نبوت کا منبعِ فیض ہے اور جس کے ذریعہ سارے ہی طبقۂ انبیاء کو علوم و کمالات تقسیم ہوتے ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔" (صفحہ ۲۲۳-۲۲۴)

(۲) "دجالِ اعظم کا اصل مقابلہ ذاتِ بابرکاتِ نبوی سے ہے کہ آپ تمام قرونِ دنیا کے خاتمِ کمالات ہیں اور وہ خاتمِ فسادات۔ آپ عبدیت مجسم ہیں اور وہ رعونت مجسم .... اس کے عمیق دجل و فساد کا مقابلہ محض نبوت کی طاقت نہ کر سکتی جب تک کہ اس کے ساتھ خاتمیت کی بے پناہ قوت نہ ہوتی۔" (صفحہ ۲۲۶)

(۳) "اس صورت میں (یعنی آنحضرتؐ کے صدیوں باقی رکھا جانے کی صورت میں۔ ناقل) نہ امت کے کمالات کھلتے نہ ختمِ نبوت کی بے پناہ طاقت واضح ہوتی جس سے یہ واضح ہو سکتا ہے کہ ذاتِ بابرکاتِ خاتمِ مطلق کی سب سے اکمل روحانیت اور بے انتہا مکمل انسانیت جس طرح اگلوں کو فیضِ روحانیت پہنچا رہی تھی اسی طرح وہ پچھلوں میں تکمیلِ کمالات کا کام کر رہی ہے اور وہ ان محدود روحانیتوں کی مانند نہیں ہے جو دنیا میں آئیں اور گزر گئیں اور امتوں میں ان کا کوئی نقشِ قدم باقی نہ رہا لیکن پھر سوال یہ ہے کہ جب خاتم الدجالین کا اصلی مقابلہ تو خاتم النبیین سے ہے مگر اس مقابلہ کے لئے نہ حضورؐ کا دنیا میں دوبارہ

تشریف لانا مناسب، نہ صدیوں باقی رکھا جانا شایانِ شان، نہ زمانۂ نبوی میں مفت بلا ختم کرا دیا جانا مصلحت - اور ادھر اس ختمِ دجالیت کے استیصال کے لئے چھوٹی موٹی روحانیت تو کیا بڑی سے بڑی ولایت بھی کافی نہ تھی - عام مجددین اور اربابِ ولایت اپنی پوری روحانی طاقتوں سے بھی اس سے عہدہ برآ نہ ہو سکتے تھے جب تک کہ نبوت کی روحانیت مقابل نہ آئے بلکہ محض نبوت کی قوت بھی اس وقت تک مؤثر نہ تھی جب تک کہ اس کے ساتھ ختمِ نبوت کا پاور شامل نہ ہو تو پھر شکستِ دجالیت کی صورت بجز اس کے اور کیا ہو سکتی تھی کہ اس دجالِ اعظم کو نیست و نابود کرنے کے لئے اُمت میں ایک ایسا خاتم المجددین آئے جو خاتم النبیین کی غیر معمولی قوت کو اپنے اندر جذب کئے ہوئے ہو اور ساتھ ہی خاتم النبیین سے ایسی مناسبتِ تامہ رکھتا ہو کہ اس کا مقابلہ بعینہٖ خاتم النبیین کا مقابلہ ہو - مگر یہ بھی ظاہر ہے کہ ختمِ نبوت کی روحانیت کا انجذاب اسی مجدد کا قلب کر سکتا تھا جو خود بھی نبوت آشنا ہو - محض مرتبۂ ولایت میں یہ تحمل کہاں کہ وہ درجۂ نبوت کی بھی برداشت کر سکے چہ جائیکہ ختمِ نبوت کا کوئی انعکاس اپنے اندر اُتار سکے نہیں بلکہ اس انعکاس کے لئے ایک ایسے نبوت آشنا قلب کی ضرورت تھی جو فی الجملہ خاتمیت کی شان بھی اپنے اندر رکھتا ہو - تاکہ خاتمِ مطلق کے کمالات کا عکس اس میں اُتر سکے اور ساتھ ہی اس خاتمِ مطلق کی ختمِ نبوت میں فرق بھی نہ آئے - اس کی صورت بجز اس کے اور کیا ہو سکتی تھی کہ انبیاء سابقین میں سے کسی نبی کو جو ایک حد تک خاتمیت کی شان رکھتا ہو اس اُمت میں مجدد کی حیثیت سے لایا جائے جو طاقت تو نبوت کی لئے ہوئے ہو مگر اپنی نبوت کا منصبِ تبلیغ اور مرتبۂ تشریع لئے ہوئے نہ ہو بلکہ ایک اُمتی کی حیثیت سے اس اُمت میں کام کرے اور خاتم النبیین کے کمالات کو اپنے واسطے سے استعمال میں لائے مگر جیسا کہ اس ہی کو حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مخصوص توافق و تشابہ کی نسبت حاصل ہو تاکہ کمالاتِ خاتمیت جذب کر سکے وہیں دجالِ اعظم کے ساتھ اسے تضاد اور تقابل کی بھی وہی مخصوص نسبت حاصل ہو جو حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے تھی کیونکہ اس سے کامل مقابلہ تو نسبتِ تضاد کے کمال سے ممکن ہے اور اس کامل مقابلہ میں حضورؐ کی کامل نمائندگی اس سے ہے کہ اس نسبتِ تضاد میں حضورؐ کے ساتھ مشابہت بھی کامل رہے ۔"

(کتاب تعلیماتِ اسلام اور مسیحی اقوام صفحہ ۲۲۸-۲۳۰) ◆

سرگودھا میں عیسائیوں سے گفتگو

(جناب سید احمد علی صاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ)

۲۵ مارچ ۱۹۶۳ء کو خاکسار ایک دوست کی معیت میں منڈی مویشیاں دیکھنے گیا۔ وہاں پر عیسائیوں کا تبلیغی کیمپ اور بک سٹال تھا۔ میں کتابیں دیکھنے لگا تاکہ ضرورت کی کتاب خرید سکوں۔ ایک عیسائی نے بعض کتابیں خریدنے کی مجھے تحریک کی جو اتفاق سے میرے پاس موجود تھیں اسلئے انہوں نے مجھے کچھ ٹریکٹ دیئے۔ میں نے بھی "محمد کا رسول"۔ "مسیح کی عزت کرنا سب کا فرض ہے" اور "کیا موجودہ اناجیل الہامی ہیں؟" وغیرہ رسائل ان کو دیئے۔ اور پھر ایک عیسائی وکٹر نامی نے جو بھیرہ کے ہیں مجھے اندر لے جاکر کرسی پر بٹھایا اور بات چیت ہونے لگی۔ میں نے پوچھا کہ تحریف بائیبل کے متعلق آپ کا نظریہ کیا ہے؟

وکٹر صاحب:۔ پادری برکت اللہ صاحب نے "صحت کتب مقدسہ" میں اس کا جواب دیا ہے وہ پڑھیں۔ یہ صرف ترجمہ کا فرق ہے جیسا کہ مسلمانوں میں بھی قرآنی تراجم کا فرق موجود ہے۔

احمدی:۔ مسلمانوں کے فرقوں میں قرآن کریم کے متن میں قطعاً کوئی فرق اور اختلاف نہیں۔ سب کا مطبوعہ قرآن ۳۰ پاروں پر مشتمل ہے مگر عیسائیوں کے مشہور دو فرقوں کی بائیبل کی کتب کی تعداد میں بھی چھ سات کا فرق ہے اور آیات میں جو اختلاف آپ کے ہاں ہے وہ مزید برآں ہے۔ مثلاً:۔

۱۔ استثناء باب ۳۳ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں حضرت موسیٰؑ کی پیشگوئی کو مشتبہ اور مخفی کرنے کے لئے الفاظ "۱۰ ہزار قدوسیوں" کو بدل کر اب کہیں "لاکھوں قدوسیوں" اور کہیں "کروڑوں" اور کہیں "ہزاروں ہزار" کے الفاظ کر دیئے گئے ہیں۔

۲۔ یہورام بادشاہ کی نسبت لکھا ہے کہ وہ ۳۲ سال کی عمر میں بادشاہ ہوا اور ۸ سال حکومت کر کے فوت ہو گیا جبکہ اس کی کل عمر ۴۰ سال تھی۔ اسی وقت اس کی جگہ اس کا سب سے چھوٹا بیٹا اخزیاہ نامی تخت پر بیٹھ گیا۔ اس کی عمر ۴۲ سال تھی (۲۔ تواریخ باب ۲۱، ۲۲) اب یہ سراسر خلاف عقل بات ہے کہ بیٹا اپنے باپ سے ۲ سال بڑا ہو۔ اور ابھی تو یہ چھوٹا بیٹا تھا نہ معلوم اس کے بڑے بیٹے اپنے باپ سے کس قدر پہلے پیدا شدہ ہوں گے؟

اس موقعہ پر مسٹر وکٹر نے میرے دکھانے پر بائیبل

سے اصل عبارت دیکھی اور اس پر غور کرنے کا وعدہ کیا۔

اس کے بعد میں نے اجازت لی اور اُٹھ کر باہر نکلنے لگا تو میں نے ایک عیسائی کو ایک مسلمان سے گفتگو کرتے پایا کہ صرف مسیح بغیر باپ کے پیدا ہونے کی وجہ سے معصوم اور بے گناہ ہے جو دنیا کی نجات کے لئے صلیب پر مر کر کفارہ ہوا۔ میں یہ فقرہ سُن کر رُک گیا اور اس مسلمان نے جواب دینے کے لئے مجھے اپنے پاس بٹھا لیا۔ چنانچہ میں نے عیسائی دوست سے اجازت لے کر بات چیت شروع کر دی۔ میں نے کہا:-

احمدی:- کیا بغیر باپ کے پیدا ہونا بھی کوئی خاص خوبی اور خاص وجہ فضیلت ہے؟ اس صورت میں تو تمام کیڑے مکوڑے، سانپ، بچھو، چرند، پرند اور تمام حیوانات کا جو پہلا جوڑا ابتدائے مخلوق میں بغیر ماں باپ کے پیدا ہوا تھا وہ سب کے سب اعلیٰ و افضل قرار پائیں گے۔ اور ملک صدق سالم کو بھی مسیح پر برتری حاصل ہوگی وہ کیوں کفّارہ کے لئے نہ چُنا گیا؟ جس کا ذکر آپ کی مسلّمہ انجیل میں یہ ہے کہ:-

۱۔ وہ "خدا تعالیٰ کا کاہن" تھا (عبرانی ۷ : ۱)

۲۔ وہ "ہمیشہ کاہن" تھا۔

۳۔ ملک صدق کو "راستبازی کا بادشاہ" لکھا ہے (عبرانی ۷ : ۲)

۴۔ مزید لکھا ہے ملک صدق "صلح کا بادشاہ" بھی تھا (عبرانی ۷ : ۲)

۵۔ "بے ماں" "بے باپ" ہونے کے وصف میں ملک صدق اور مسیح دیگر چرند و پرند اور حیوانات کی طرح برابر ہیں مگر ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے کہ ملک صدق "بے ماں" کے تھا۔ گویا وہ بھی آدم کی طرح مسیح سے اعلیٰ و افضل ٹھہرا۔

۶۔ متی اور لوقا کی اناجیل میں "مسیح کا نسبنامہ" درج ہے مگر ملک صدق تو "بے نسبنامہ" تھا (عبرانی ۷ : ۳)

۷۔ مسیح کی زندگی مریم کے ہاں پیدائش سے شروع ہوئی اور صلیبی موت سے اس کی زندگی کا آخر بھی ہو گیا مگر ملک صدق کے متعلق لکھا ہے کہ "نہ عمر کا شروع نہ زندگی کا آخر" (عبرانی ۷ : ۳) گویا ملک صدق ہر لحاظ سے مسیح سے اعلیٰ و افضل تھا۔ پھر اسے کیوں کفارہ کے لئے نہ چُنا گیا؟

عیسائی:- مسیح معصوم تھا اور باقی نبی گنہگار۔

احمدی:- گو ہم مسلمان تمام انبیاء کو بموجب تعلیم قرآن بے گناہ اور معصوم جانتے اور مانتے ہیں مگر آپ کی موجودہ بائیبل سے تو مسیح کی معصومیت ثابت نہیں ہوتی۔

عیسائی:- آپ کس فرقہ کے ہیں؟ اگر احمدی اور قادیانی ہیں تو آپ مسلمان نہیں کیونکہ دوسرے مسلمان آپ کو مسلمان نہیں جانتے۔ اسلئے ہم آپ سے بات نہیں کرتے۔

احمدی:- آپ کو بھی تو کیتھولک فرقہ کے عیسائی کافر او مرتد کہتے ہیں اسلئے آپ عیسائی نہ ہوئے۔ آپ بھی اپنے عیسائی ہونے پر پہلے کیتھولک فرقہ کی تصدیق و سند پیش کریں اور پھر بات کریں۔

عیسائی :۔ ہم سب انجیل کو مانتے ہیں۔

احمدی :۔ ہم سب مسلمان بھی قرآن کریم کو مانتے ہیں۔

اس موقعہ پر مسٹر ہیکٹر نے مجھے کہا آپ خیمہ کے اندر آکر باتیں کریں۔ چنانچہ نہ صرف میں اور وہ مسلمان دوست بلکہ بہت سے دیگر عیسائی اور مسلمان بھی جو وہاں کھڑے دلچسپی سے باتیں سن رہے تھے سب کے سب اندر آکر بیٹھ گئے اور پھر گفتگو سننے لگ گئے۔

احمدی :۔ آپ نے مسیح کو بے گناہ کہا ہے حالانکہ موجودہ انجیل میں "مسیح کے نسبنامہ" میں ان کی کئی دادیاں نانیاں بدکار بتائی گئی ہیں اور کتاب استثناء (۲۳/۲) کے رُو سے ایسی نسل سے پیدا ہونے والا ہرگز نیک نہیں قرار پا سکتا اور لوقا باب میں ہے کہ جب مسیح کھانا کھانے بیٹھا تھا تو ایک بدکار عورت نے مسیح کے پیچھے کھڑی ہو کر مسیح کے پاؤں اپنے سر کے بالوں سے پونچھے اور ان کے پیر چومے۔ نیز شاید آپ کو معلوم نہیں کہ مسیح نے تو اپنے نیک ہونے سے انکار کیا ہے۔ (متی ۱۹/۱۷) اور آپ ان کو نیک و بے گناہ بتا رہے ہیں۔

عیسائی :۔ اس طرح کے اعتراض تو ہر شخص پر کئے جا سکتے ہیں۔ ہم بھی کر سکتے ہیں۔

احمدی :۔ میرا اعتراض مسیح نبی اللہ پر نہیں بلکہ آپ کی کتاب پر ہے جو اُن کو گنہگار ثابت کرتی ہے۔ ہم تو انہیں دوسرے انبیاء کی طرح معصوم ہی مانتے ہیں۔

علاوہ ازیں آپ کا یہ فرمانا بھی درست نہیں کہ مسیح صلیب پر مر کر کفارہ ہو گیا۔ اس طرح تو یہودی سچے اور مسیح (معاذ اللہ) جھوٹے اور لعنتی قرار پاتے ہیں کیونکہ لکھا ہے جسے پھانسی ملتی ہے وہ لعنتی ہوتا ہے (استثناء ۲۱/۲۲) یہ عقیدہ خلاف بائیبل بھی ہے کہ گناہ کوئی کرے اور سزا کسی اور کو دی جائے۔ (حزقیل ۱۸/۲، یرمیاہ ۳۱/۲۹) بیمار کوئی ہو اور دوائی کسی اور کو دی جائے۔ پھر بے گناہ اور بے قصور کو بلا وجہ سزا دینا تو صریح ظلم ہے نہ کہ عدل و انصاف۔ ہاں یہ بھی بتائیے کہ کفارہ کی ضرورت کیا تھی؟ جبکہ لکھا ہے کہ "میں قربانی نہیں بلکہ رحم پسند کرتا ہوں" (ہوسیع ۶/۶) پھر خدا نے رحم کو چھوڑ کر قربانی اور سزا کیوں پسند کی؟ کیا کتابِ مقدس کا یہ بیان صحیح ہے یا غلط؟

عیسائی :۔ شریعت میں لکھا ہے کہ ہمیشہ قربانی ہوتی رہی اور نبی قربانی کرتے رہے۔

احمدی :۔ مجھے بھی دکھائیں یہ کہاں لکھا ہے کہ مسیح کی طرح کفارہ کے لئے کسی نبی کو بطور سزا قربانی کیا گیا تھا؟

عیسائی :۔ ہم انجیل کو مانتے ہیں۔

احمدی :۔ ہوسیع نبی کی کتاب کا یہ مضمون انجیل میں بھی ہے کہ "میں قربانی نہیں بلکہ رحم پسند کرتا ہوں" (ملاحظہ ہو متی ۹/۱۳، ۱۲/۷) یا تو کتابِ مقدس کا یہ بیان غلط ہے یا مسیح کا صلیب پر مرنا۔ قربان اور کفارہ ہونا غلط ہے۔

عیسائی :۔ مسیح یقیناً مصلوب ہو کر کفارہ ہوا۔

احمدی :۔ آپ سخت بھول میں ہیں۔ اگر مسیح کفارہ ہونے

کے لئے آئے تھے تو وہ کیوں چھپتے اور بھیس بدلکر پھرتے تھے؛ (متی ۲۶/۲۰ ، ۲۶/۱۵ ، مرقس ۱۴/۲ ، یوحنا ۹/۵)

صاف ظاہر ہے کہ مسیح صلیبی موت پر ہرگز راضی نہ تھے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ نہایت درد سے رو رو کر یہ دعا کرتے اور حواریوں سے بھی کراتے تھے کہ "اے باپ! اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے" (متی ۲۶/۳۹) میں پوچھتا ہوں کہ مسیح کی یہ دعا قبول ہوگئی یا نہیں؟ اگر مسیح کی یہ دعا سنی گئی تو مسیح صلیب پر نہیں مرا نہ کفارہ ہوا۔ اور اگر یہ دعا قبول نہ ہوئی تھی تو مسیح گنہگار ٹھہرا کیونکہ لکھا ہے کہ "خدا گنہگاروں کی نہیں سنتا" (یوحنا ۹/۳۱ ، امثال ۱۵/۲۹) اور آپ کو تسلیم ہے کہ گنہگار کفارہ نہیں بن سکتا۔

غرضیکہ ہر دو صورتوں میں کفارہ رد ہوگیا۔

عیسائی: سب مسلمان یہ مانتے ہیں کہ مسیح زندہ آسمان پر اٹھا لیا گیا۔ کیا تم احمدی بھی یہ مانتے ہو؟

احمدی: گفتگو مسئلہ کفارہ پر ہے نہ کہ جسمانی طور پر آسمان پر اٹھائے جانے کے موضوع پر۔ آپ کی انجیل کے رو سے بھی مسیح کا جسم عنصری کا آسمان پر جانا ثابت نہیں ہوتا۔ متی اور یوحنا انجیل نویس حواری تھے (متی ۱۰/۲-۴) اور وہی مسیح کے حالات سے زیادہ واقف ہو سکتے تھے مگر انہوں نے کہیں اپنی انجیل میں یہ نہیں لکھا کہ مسیح آسمان پر اٹھا لیا گیا بلکہ یہ لکھا ہے کہ مسیح نے کہا:۔

"آسمان پر کوئی نہیں چڑھا سوا
اس کے جو آسمان سے اترا یعنی
ابن آدم جو آسمان میں ہے۔"
(یوحنا ۳/۱۳)

عیسائی:۔ قرآن میں لکھا ہے کہ مسیح آسمان پر اٹھایا گیا۔

احمدی:۔ آپ قرآن کریم میں سے حضرت مسیحؑ کے ذکر میں آسمان کا لفظ دکھائیں۔ نیز بات تو مسیح کی [illegible] کفارہ مسیح، اور صلیبی موت پر ہو رہی تھی مگر اس بارہ میں آپ میری باتوں کا کچھ جواب نہیں دے رہے۔ مسیحؑ نے متی باب ۱۲ میں یونسؑ نبی کی طرح کا نشان دکھانے کا وعدہ کیا تھا جس کا یہی مطلب تھا کہ یونسؑ کی طرح مجھ پر بھی موت کے اسباب جمع ہوں گے مگر یونس کی طرح مجھے بھی مرنے سے بچایا جائے گا اور میری موت واقع نہ ہوگی۔ بعد میں یونس کی طرح زندہ ہی قبر میں رکھا جاؤں گا اور پھر زندہ ہی نکل کر اپنی قوم کی طرف جاؤں گا اور میری قوم بھی یونس کی طرح میری آواز پر لبیک کہے گی۔ اگر مسیح صلیب پر مر گئے تھے تو یونس نبی سے مسیح کی کوئی مشابہت نہیں رہتی اور یہ نشان باطل ٹھہرتا ہے۔

مسٹر وکر نے جب دیکھا کہ ہمارے دلائل کا ان سے جواب بن نہیں آتا اور مسلمانوں بلکہ عیسائیوں پر بھی اثر پڑ رہا ہے تو انہوں نے مجھ سے منت کر کے کہا کہ اب یہ گفتگو ختم کر دی جائے۔ اس پر یہ مکالمہ ختم ہو گیا اور تمام مسلمان خوش اور ہشاش بشاش تھے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین +

ایک غیر از جماعت دوست کا نوٹ

الفرقان کے "عیسائیت نمبر" پر تبصرہ

(از جناب محمد اسلم صاحب رانا جنرل سیکرٹری مرکز تحقیق مسیحیت - اچھرہ، لاہور)

فی زمانہ برصغیر پاک و ہند میں شاید ماہنامہ "الفرقان" ربوہ کو ہی مسیحیت کا پول کھولنے کا خصوصی شرف حاصل ہے۔ گویا اس لحاظ سے محترم ابو العطاء صاحب بانیٔ فرقۂ احمدیہ کے مشن کی اصل غرض و غایت پورا کر رہے ہیں۔ زیر تبصرہ شمارہ "عیسائیت نمبر" بابت اکتوبر نومبر ۱۹۶۲ء میں عیسائیت سے متعلق فاضل احمدی علماء کی نگارشات درج ہیں۔ اداریہ میں موجودہ عیسائیت اور اسلام کے بارہ عقائد کا مختصر موازنہ کر کے خوبصورتی سے واضح کیا گیا ہے کہ مسیحیت اور اسلام دو بالکل جداگانہ مذاہب ہیں۔ نیز یہ کہ صحیح مسیحیت سے قرآن مجید کو بنیادی طور پر کوئی اختلاف نہیں بلکہ اسلام اس حقیقی عیسائیت کا مصدق اور اس کی تکمیل کرنے والا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تورات و انجیل کی پیشگوئیوں کے مطابق ظاہر ہونے والے النبی الامی ہیں لیکن بات یہ ہے کہ عیسائیت حضرت مسیح کے بعد اپنی اصلیت پر قائم نہ رہی۔" پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب نے استثناء ۱۸ : ۱۸ والی پیشگوئی کے متعدد پہلوؤں کا جائزہ لے کر اچھی طرح ثابت کیا ہے کہ یہ بشارت صرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پوری ہوئی ہے۔

مسیحی عقیدہ کے مطابق مسیح ایک برہ تھا جس نے بنی نوع انسان کے گناہ اٹھا کر صلیب پر جان دی۔ ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ نے اپنے مضمون میں از روئے بائیبل قربانی کی حقیقت پر روشنی ڈال کر تفصیل سے سمجھایا ہے کہ "خدا کا برہ" مسیح، قربانی کے برے کی مطلوبہ صفات سے محروم تھا۔ صاحبِ مضمون یہ ثابت کرنے میں کامیاب رہے ہیں کہ حضرت مسیح کا خدا کی جانب سے انسانیت کی خاطر قربان ہونا بعید از عقل ہے۔

گیانی واحد حسین نے مروجہ انجیل کے اقتباسات سے وضاحت کی ہے کہ حضرت مسیح صرف بنی اسرائیل کی ہدایت و رہنمائی کے واسطے مبعوث ہوئے تھے۔ بہتر ہوتا کہ گیانی صاحب اس سلسلہ میں اپنے تحقیقی قلم کو پادری صاحبان کی تاویلات کے جواب میں جنبش دیتے۔

مولوی محمد اجمل صاحب نے جناب مرزا غلام احمد کے دعویٰ "یہ مذہب جو عیسائی مذہب کے نام سے شہرت دیا جاتا ہے دراصل پولوسی مذہب ہے نہ مسیحی" کی عمدگی سے

تشریح کی ہے کہ پولس کی رہنمائی میں دینِ عیسوی اپنے صحیح موقف سے ہٹ کر مصلحت بینی کی وادی کو مڑ گیا اور نتیجتاً اس کی مسخ شدہ صورت سامنے ہے۔ مولوی محمد اعظم نے مستند مسیحی علماء کے اقتباسات سے تصریح کی ہے کہ بائیبل کی الہامی حیثیت خود مسیحی علماء کے نزدیک بھی مشکوک ہے۔

مرزا طاہر احمد صاحب کا انیس صفحات پر پھیلا ہوا مفکرانہ مقالہ "موجودہ عیسائیت عقل کی کسوٹی پر" اس شمارہ کی جان ہے۔ موصوف نے عیسائی عقیدہ کے مطابق حضرت مسیح کی حیاتِ طیبہ بیان کر کے گناہ کے بارے میں مسیحی نظریہ کا تجزیہ کیا ہے۔ فاضل مقالہ نگار نے ایک حق پرست کی حیثیت سے علمی اور عقلی طور پر جائزہ لیا ہے کہ انسان کا موروثی طور پر گنہگار ہونا بنی نوع انسان کو اس کے گناہ سے نجات دلانے کے لئے خدا کے بیٹے مسیح کا مصلوب ہونا اور انسان کا انسان کو نجات دلوانے کے ناقابل ہونے کے عیسائی معتقدات کو عقلِ سلیم سے دُور کا بھی تعلق نہیں ہے۔ آپ نے ہلکے پھلکے اور دلنشین انداز میں ان مسائل پر مناسب تفصیلات سے بحث کی ہے۔

مسیحیوں سے تبلیغی گفتگو کے دوران استعمال ہونے والے مفید حوالجات درج ہیں۔ امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ سے پادری عبدالقیوم صاحب ڈائریکٹر اسلامک سٹڈیز تھیولاجیکل سیمنری گوجرانوالہ کی عہد شکنی کی سرگزشت زینتِ مجلہ ہے۔ شیخ عبدالقادر صاحب نے انسائیکلو پیڈیا آف ورلڈ آرٹ کا انکشاف پیش کرنے پر ہی اکتفا کیا ہے۔ کسی مسیحی عقیدہ پر شیخ صاحب ایسے ریسرچ سکالر کی طبع آزمائی قارئین کے لئے شاید زیادہ مفید ہوتی۔

پادری عبدالحق صاحب کے نام مدیر الفرقان کی کھلی چھٹی میں انہیں صلیبی موت اور آمدِ ثانی پر تحریری مناظرہ کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔

مفید مطلب نظموں اور دیگر متعدد مضامین کی موجودگی نے پرچہ کی اہمیت کو بڑھا ہے۔"

بنگلہ سے ترجمہ

بترجمہ مصلح الدین بنگالی بی۔اے

"احمدیہ تحریک"

"مشرقی پنجاب میں قادیان نامی ایک گاؤں کے باشندے مرزا غلام احمد اس تحریک کے بانی ہیں۔ اِس دَور میں ہندوستان میں مذہبی تحریکوں میں سے اس کا اثر سب سے زیادہ نمایاں ہے۔ ہندوستان کے باہر دنیا کے مختلف گوشوں میں اس تحریک کے مبلّغین اپنی زندگیوں کو اسلام کی اشاعت و تبلیغ کی خاطر وقف کئے ہوئے ہیں۔ مشرقی پاکستان میں اس تحریک کا مرکز بمقام برہمن بڑیہ ضلع ترپورہ میں ہے ـــ اس تحریک کے پیرو ترقی پسند اور اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ زیادہ ہیں اسلئے انگریزی تعلیمیافتہ طبقہ میں اس تحریک کا اثر و رسوخ دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ ان لوگوں کے چند عقیدے اگرچہ انکو اسلام کے بنیادی عقیدوں کے خلاف کہنا ٹھیک نہیں وہ ان کی سائنٹیفک تشریح کرتے اور نئے براہین کے ساتھ دنیا میں پیش کرتے ہیں جن سے انکی عظیم کوشش مغرب و مشرق کے عیسائیوں کو مسلمان بنانا ہے۔" (حوالہ از کتاب "مشرقی پاکستان میں اسلام" مصنفہ ڈاکٹر انعام الحق صاحب، ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ بنگلہ راجشاہی یونیورسٹی)

رشید قیصرانی

اِک دیپ جلا اندھیاروں میں

اِک دیپ جلا اندھیاروں میں
ظلمات کے بھرے سینوں سے
اِک چیخ اُٹھی اِک شور مچا
یہ روپ سروپ اندھیاروں کا
برسوں سے قائم دائم ہے
یہ کس کی جرأت کس کا دم؟
یہ کون ہماری نگری میں!
ظلمات کا دامن نوچتا ہے
صدیوں کی سوئی دھرتی پر
یہ کون اُجالے پھینکتا ہے؟

بے خوف و خطر
چپکے چپکے
تنہا تنہا
وہ دیپ مگر جلتا ہی رہا

یہ دیکھ کے ظلمت گاہوں سے
کچھ زہر بھرے اژدر نکلے
کچھ سانپ سپولے در آئے
کچھ تند ہوائیں چیخ اُٹھیں

کچھ تیز بگولے لہرائے

(اور)

ظلمات کی ساری سینائیں
اِک تنہا دیپ پہ ٹوٹ پڑیں

کچھ پروانوں نے اتنے میں
اُس دیپ پہ گھیرا ڈال لیا
یہ پروانے لاچار بھی تھے
کمزور نحیف و زار بھی تھے
یہ دیپ کی رکھشا کی خاطر
وہ جان ہتھیلی پر رکھ کر
طوفان کے مُنہ میں کُود پڑے
کچھ پار لگے کچھ ڈوب گئے
یلغار سے پروانوں کی مگر
طوفان کے چھکے چھوٹ گئے

اتنے میں کچھ بیراگی بھی
قندیل جلانے آ پہنچے
وہ دیپ جو تنہا جلتا تھا
اُس دیپ سے لاکھوں دیپ جلے
ظلمات کا سینہ چاک ہُوا
دم ٹوٹ گیا اندھیاروں کا

ایک ایمان افروز تجزیہ

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جنگِ بدر

(از جناب ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ منٹگمری)

(۲)

۵۔ مقامِ بدر

بدر ایک گاؤں ہے۔ جو ینبوع بندرگاہ سے دو دن کے راستہ پر واقع ہے۔ مدینہ سے چار دن اور مکہ سے دس دن کے فاصلہ پر ہے۔ عموماً ایک دن میں قافلہ ۲۰ میل سفر طے کرتا ہے، اس طرح مدینہ سے بدر ۸۰ میل اور مکہ سے ۲۰۰ میل پر آباد ہے۔ تجارتی شاہراہ شام کو جانے والی بدر کے قلب سے گزرتی ہے۔ بدر میں پانی کے چشمے اور کھجوروں کے باغات ہیں جہاں قافلے عموماً ٹھہرتے ہیں۔ پانی لینے اور خوراک کے حاصل کرنے کی اچھی جگہ ہے۔ یہ گاؤں پیچ در پیچ گھاٹیوں کے دہانہ پر بسا ہوا ہے۔ یہاں تمام مسافر آرام کرتے ہیں اور آئندہ سفر کی تیاری کرتے ہیں۔ جنگِ عظیم میں عربوں نے ترکوں کو اسی مقام پر شکست دی تھی۔ عرب حملہ آور بدر کی پہاڑیوں میں چھپ جاتے تھے اور بار بار حملہ کرتے تھے اور ناواقف ترک علیحدہ علیحدہ اُن کا تعاقب نہ کر سکتے تھے اور بدر کی اہمیت کو جانتے ہوئے عربوں نے درّہ بدر پر قبضہ کر رکھا تھا اور قافلوں کا ٹھہراؤ یہاں یقینی تھا اس لئے جب ترک سپاہ یہاں خیمہ زن ہوئی اور مقابلہ کرنا پڑا تو اُن کے قدم اُکھڑ گئے۔ مکہ سے چلنے والا ہر قافلہ خواہ وہ تجارت کیلئے نکلا ہو یا جنگ کے لئے اس کا مقامِ بدر سے گزرنا لازمی تھا۔ صحرائی زندگی میں پانی اور کھجور کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اس کے بغیر زندگی محال ہے۔

یہاں سلسلۂ کوہ کچھ اِس طرح واقع ہوا ہے کہ دو رویہ پہاڑوں کی بلند دیواریں کھڑی ہیں اور وسط میں میدان ہے۔ ریتلی زمین اور سنگلاخ سطح ہے۔ کافی وسیع ہے۔ دونوں اطراف میں وادی کھلتی ہے۔ جس سے درّہ کی شکل بن گئی ہے۔ رہنما کے بغیر ان راستوں کو عبور کرنا دشوار ہے لیکن اِس مقام پر پانی کی موجودگی بہت بڑی کشش کا باعث ہے۔ اب چونکہ ہر منزل پر پانی دستیاب ہے، موٹریں اور ہوائی جہاز چل نکلے ہیں اس لئے اب جو سڑک جدّہ اور مدینہ کو ملاتی ہے اس سے بدر ایک طرف ہٹا ہوا رہ جاتا ہے۔ قافلے

بدر کی منزل سے نہیں گزرتے۔ ینبوع تک ساحل سمندر کے ساتھ ساتھ سفر کرتے ہیں اور پھر وسطی حجاز میں پہاڑوں میں داخل ہو جاتے ہیں لیکن بدر کا راستہ اب بھی چھوٹا راستہ اور تھوڑا فاصلہ ہے مگر اب تو اونٹوں کے قافلے بھی اُدھر نہیں جاتے۔ اُس زمانہ میں بدر نہایت اہم مقام تھا۔ بدر کے معنی **چاند** کے ہیں، اس چاند کا ذکر آگے آئے گا۔

جنگِ بدر کے اسباب

کہا جاتا ہے کہ اہلِ مکّہ کا تجارتی قافلہ شام سے واپس لوٹ رہا تھا۔ ابوسفیان اس کا قائد تھا۔ چونکہ اس کا گزر مدینہ کے قرب سے ہونا تھا اس لئے اُسے خدشہ تھا کہ کہیں مسلمان مداخلت نہ کریں اور قافلہ کو نقصان پہنچے۔ اس نے بغور پیش بندی اور افواہوں کی بنا پر ایک قاصد کو تیز رفتار سواری سے جانبِ مکّہ روانہ کیا کہ وہ رؤسائے مکّہ سے امداد و حفاظت کی درخواست کرے چنانچہ اس نے مکّہ کے چوک میں ننگا سر کر کے دامن چاک کیا اور امداد کیلئے پکار کی۔ سردارانِ قریش نے دریافت کیا تو اُن کو یہ حیلہ ہاتھ آ گیا۔ انہوں نے فوراً لشکر بندی کا حکم دیدیا اور تمام قبائلِ مکّہ سے شرکت کے لئے افراد طلبی کی۔ ابوجہل اس کام میں سب سے اوّل تھا اور سرگرم بھی۔ اس نے لوگوں کو نہ تو سوچنے کا موقعہ دیا اور نہ مشورہ لیا۔ ابوجہل کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خصوصاً اور مسلمانوں سے عموماً ذاتی عناد تھا۔ مگر دوسرے سردار بھی اسلامی ترقی کی روح فرسا خبروں سے آتشِ غضب میں جل رہے تھے فوراً تیار ہو گئے۔ ابوسفیان عتبہ سردارِ مکّہ کا داماد تھا اور اس کی بیوی ہندہ مکّہ میں موجود تھی اقرباء اور رشتہ داروں کا امداد طلبی پر باہر نکلنا اہلِ عرب کا پرانا رواج تھا۔

دوسرے اِس قافلہ کے اموال میں تمام اہلِ مکّہ کی مشارکت تھی۔ آئندہ گزر اوقات کی اُمید فقط اس متاع پر تھی۔ اگر یہ قوت ہاتھ سے نکل جاتی تو قحط لازمی تھا۔ یہ بہت بڑی وجہ بیان کر کے سردارانِ مکّہ نے لوگوں کو شمولیت کی ترغیب دی تھی۔ اور تشکیلِ جیش میں سب کا حصّہ لینا ضروری تھا۔ چنانچہ ان لوگوں کو جو مسلمانوں کے ہمدرد تھے اور جنگ میں شریک نہیں ہونا چاہتے تھے مجبوراً ہمراہ چلنا پڑا۔

اصل وجہ یہ قافلہ نہ تھی، یہ تو ایک ضمناً بہانہ بن گیا تھا ورنہ اس کے علاوہ وہ تمام بارہ وجوہات تھیں جو مَیں نے "اہلِ مکّہ پر ہجرت کے اثرات" میں لکھی ہیں۔ وہ تو تیار تھے، نکلنا چاہتے تھے، لڑنا چاہتے تھے مگر قوم کو آمادہ کرنے کے لئے باعث اور مقصد کوئی نہ تھا۔ اور اس قدر دُور مقام پر جا کر اپنی ہی قوم کے افراد سے جنگ مول لینا آسان کام نہ تھا اس لئے جواز کی صورت کی تلاش تھی، جو اُنہیں آمدِ قافلہ کی خبر سے مل گئی۔

قافلہ ابوسفیان کی قیادت میں سفر کر رہا تھا جو عرب کی چپّہ چپّہ زمین سے واقف تھا اس کے لئے مدینہ سے پرے ہٹ کر نکل آنا کچھ مشکل نہ تھا۔ چنانچہ قافلہ کو ۸۰ میل تک مسلمانوں کی شکل تک نظر نہ آئی۔ قافلہ تجربہ کار جنگجو لوگوں پر مشتمل تھا اس لئے مسلمانوں سے اُن کو خوف کی کوئی وجہ نہ تھی اور اہلِ مدینہ سے ان کی رنجش نہ تھی۔ جبکہ اہلِ مدینہ میں یہود اور منافق بھی موجود تھے،

اِس امر کا امکان بہت کم تھا۔

اہلِ مکّہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کے چلن اور نیک اطوار اور ہمدردیٔ قوم سے بخوبی واقف تھے۔ اگر مکّہ والوں کا خون حضور کے لئے سفید ہو گیا تھا تو آپؐ کے اخلاقِ فاضلہ میں تو کوئی کمی واقع نہ ہوئی تھی۔ وہ جانتے تھے کہ مکّہ کی حالت سے حضورؐ اچھی طرح آگاہ ہیں۔ تجارت کے لئے حضورؐ خود شام تشریف لے جا چکے تھے اور آپؐ کو معلوم تھا کہ مکّہ کے غرباء، یتامیٰ، بیوگان، مساکین اور دوسرے مستحق لوگوں کا مال شامل ہے جس کے منافع پر اُن کی گزران منحصر ہے۔ تو وہ کس طرح گمان کر سکتے تھے یا انہوں نے گمان کر لیا کہ حضورؐ اب اِس مال پر ہاتھ ڈالیں گے یا ڈالنے کی کوشش کریں گے جس کی خاطر آپ ہمیشہ مکّہ میں وعظ کرتے رہے اور خود لوگوں میں تقسیم کرتے تھے۔ اور غلاموں کو آزاد کرتے تھے۔ بلکہ آپ کی کوشش تھی تو یہی کہ یہ قافلہ ضرور بخیریت مکّہ پہنچ جائے لشکرِ کفّار سے نہ مل سکے اور آپ لشکر کے ساتھ ساتھ پس پردہ تعاقب کر رہے تھے۔ چنانچہ ایک جگہ جب ابوسفیان نے جانوروں کو پانی پلایا تو وہاں تازہ نشان اونٹ کے پاؤں کے دیکھے تو وہاں سے اونٹ کی مینگنی اٹھا کر توڑی اس میں کھجور کی گٹھلی تھی۔ کہنے لگا یہ مدینہ والوں کے اونٹ کی خوراک ہے اور جلد واپس آگیا۔ اس کو پتہ چل گیا کہ اہلِ مدینہ کے اونٹ ابھی یہاں سے گئے ہیں۔ یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ تجارتی قافلہ سے مسلمانوں کا دستہ بہت دُور نہ تھا۔

اِس بات کو ثابت کرنے کے لئے ایک زبردست قرینہ یہ ہے کہ قافلہ کے چلنے کی خبر مدینہ پہنچی اور مدینہ کے قرب سے تیز رفتار قاصد مکّہ روانہ ہوا اور مکّہ سے ۲۰۰ میل سفر طے کر کے مقام بدر پر خیمہ زن ہوا۔ گویا کہ لشکر نے دس روز میں یہ فاصلہ طے کیا۔ تیاری کے لئے تین سے پانچ دن اگر شمار کئے جاویں تو اِس سفر کے لئے پندرہ دن بنے۔ قاصد بھی آٹھ دن سے قبل کسی بھی رفتار سے مکّہ نہیں پہنچ سکتا تھا۔ اس طرح تین ہفتہ کا وقفہ پڑتا ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اتنے دنوں یعنی سترہ دن تک یا تو منتظر رہے کہ قافلہ مدینہ کے قریب نظر آئے تو بات کریں اور یا تلاش میں پھرتے رہے۔ کیونکہ چار روز کا سفر طے کر کے آپ بدر کے مقام پر پہنچ گئے تھے۔ اِن حالات میں قافلہ کا آزادی سے مدینہ کے عقب سے گزرنا ممکن نہ تھا۔ دوسرا طریق ہی قرینِ مصلحت تھا اس لئے آپ نے تلاش ضرور کی لیکن عجیب بات ہے کہ تلاش کے باوجود قافلہ نہیں ملتا حالانکہ آپؐ کو بھی اس شاہی شاہراہ کا بخوبی علم تھا۔ جبکہ اِس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ آپؐ کو اہلِ مکّہ کے ذریعہ علم ہو چکا تھا کہ قریشِ مکّہ ایک لشکرِ جرّار لے کر مدینہ کی طرف بڑھ رہے ہیں تو خطرہ قافلہ سے نہ تھا بلکہ لشکرِ قریش سے تھا۔ دونوں کے باہم مل جانے سے فوجی لحاظ سے مسلمانوں کے خطرہ میں اضافہ ہوتا تھا اور دشمنوں کے پاس وہ پوشیدہ طاقت موجود رہتی تھی یعنی مال جس کے لئے وہ جنگ ضرور کرتے اور شدّت سے لڑتے نیز قافلہ کی نفری سے بھی اُن کو تقویت پہنچتی۔ یہ امور حضورؐ

سے واقف نہ تھے اور غرباء، یتامیٰ، بیوگان و مساکین کے مالی نقصان کا بھی اندیشہ تھا۔ اس لئے حضورؐ کے حکم کے ماتحت علاقہ کی چھان بین اور کوہ نوردی اس طور سے کی گئی کہ قافلہ اور لشکر کے درمیان اسلامی دستہ چکر کاٹتا رہا اور قافلہ اپنے راستہ نکل گیا اور لشکر اپنی راہ آ گیا۔ ابوسفیان یا تو مدینے سے دُور رُک جاتا اور لشکر کا انتظار کرتا۔ مگر نہ تو اُسے علم ہوا کہ لشکر نکل پڑا ہے اور نہ اُس نے لشکر سے ملنے کی کوشش کی۔ البتہ بدر سے دُور گزرنے کے بعد لشکر کو بدر کے مقام پر پتہ چل گیا کہ قافلہ بحفاظت نکل کر بے خوف مکہ کی سمت سفر کر رہا ہے اور یہ خفیہ راستہ ابوسفیان نے خود ہی بطور تدبیر اختیار کیا تھا۔

اب اگر قافلہ کی حفاظت کا خیال تھا تو لشکرِ قریش کے سرداران کو چاہیئے تھا کہ وہ اپنے جاسوس اور کھوجی آگے روانہ کرتے اور قافلہ کا پتہ لگاتے اور خود بھی قدم تیزی سے اُٹھاتے۔ مگر انہوں نے حسبِ معمول سفر کیا اور بدر کے مقام، معروف شاہراہ پر دس دن میں وارد ہوئے۔ ورنہ ان کو یا تو مسلمانوں کے لشکر کا پتہ مل جاتا یا پھر قافلہ والوں سے ملاقات ہوتی لیکن ایسا نہیں ہوا۔

یہ بھی ہو سکتا تھا کہ قافلہ کی بخیریت واپسی پر لشکر بھی لوٹ جاتا مگر لشکر نے واپسی کا کسی وقت بھی ارادہ ظاہر نہیں کیا۔ گویا اُنہیں تجارتی قافلہ کی بھی پرواہ نہ تھی۔ اس سے ظاہر ہے کہ وہ لشکر دراصل حفاظتِ قافلہ کے لئے نہیں نکلا تھا بلکہ اس کی اصل نیّت مدینہ پر چڑھائی کی تھی۔

اُدھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اندازہ کے مطابق مکہ کی شاہراہ پر سفر کر رہے ہیں قافلہ پر حملہ کیلئے تعاقب نہیں کر رہے۔ تعاقب اور سفر میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور بدر کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے ان گھاٹیوں میں داخل ہوتے ہیں کہ آپ لشکرِ قریش کو خیمہ زن پاتے ہیں۔ آپ اُتر پڑتے ہیں گویا کہ منزلِ مقصود آ گئی اور مرادِ مطلوب پالی۔

علاوہ ازیں حضورؐ کا اپنے لشکر کو مخاطب کر کے بتانا کہ مقابلہ لشکر سے مقدر ہے، کیا راز ہے جس سے ظاہر ہے کہ آپ کے کسی گوشۂ خیال میں قافلہ یا اس کے مال کا تصور موجود نہ تھا۔ اگر یہ شبہ پیدا ہو کہ جب لشکر سے ہی مقابلہ کا علم تھا تو کیوں نہ باقاعدہ اعلانِ جہاد کیا گیا اور پوری بھرتی لی گئی تاکہ اطمینان سے روانگی ہوتی۔ اس کا ازالہ یوں ہو سکتا ہے کہ مدینہ کے اندر منافقین کا وجود اور یہود کی آبادی قابلِ اعتماد نہ تھی لشکر کے مقابلہ کے اعلان کی صورت میں مسلمانوں کی پُشت پر نقصان کا اندیشہ اور اُن کی ریشہ دوانیوں سے اہلِ مدینہ کے اہل و عیال کو خطرہ ہو سکتا تھا۔ اور کثیر تعداد کے باہر جانے سے دشمن کو گرد و نواح سے مخالف عنصر کو جمع کر کے حملہ کرنے کی ترغیب ہوتی۔ اور یہ موقع اُن کے لئے نادر تھا۔ کیونکہ منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی بن سلول کی بنی ہوئی بادشاہت اور تاج رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے محض خواب بن کر رہ گیا تھا اور وہ آئے دن سازشیں کرتا رہتا تھا۔ اسلام کو اُس نے بظاہر قبول کیا مگر بہ باطن انتقام کے درپے تھا اور چاہتا تھا کہ مسلمان یہاں سے نکل جائیں۔

اناج اور پھل کی فصل بھر پور کھڑی تھی جس پر آئندہ کا انحصار تھا۔ اس صورت میں خرابی اور بربادی کا اندیشہ یقینی تھا۔

مسلمانوں کی تیاری کی خبر دشمنوں کو پہنچ جانا آسان تھا اور یہ خبر لشکرِ قریش کو جلد سے جلد مدینہ کے سر پر لا کھڑا کرتی اور مسلمان باہر نکل کر مقابلہ نہ کر سکتے کیونکہ یہ نیا نیا تجربہ تھا اور ابھی مدینہ آئے بھی زیادہ عرصہ گزرا تھا۔ اس صورتِ حال میں مقابلہ بیرونی دشمن سے تو درکنار اندرونی فتنہ کا استیصال بھی انتہائی تکلیف دہ ہوتا۔ قافلہ کی آمد نے پردہ پوشی کی اور مخالف عنصر کی توجہ مقابلہ کے اس پہلو سے ہٹ گئی۔

ہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو وحی الٰہی کے پابند تھے جس میں صاف بیان تھا کہ اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا۔ مسلمانوں کے ساتھ قافلہ کا ظالمانہ سلوک نہ پیشتر ہوا تھا اور نہ اس کا ذکر ہے بلکہ ان لوگوں سے مقاتلہ کی اجازت ہے جو ظالم تھے اور وہ لشکر کیل کانٹے سے لیس ہو کر مکہ سے روانہ ہو چکا تھا۔ اور اسی کی شکست اور مسلمانوں کی ان کے خلاف نصرت کا وعدہ تھا اس لئے یہ اعتراض درست نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قافلہ کی خاطر مدینہ سے باہر نکلے۔ ہاں بعض دوسرے لوگوں کا ایسا خیال ہونا تو درست ہو سکتا ہے کہ قافلہ کو روکا جائے۔ لیکن اس بات کا حضورؐ کی طرف منسوب کرنا صحیح نہیں۔ بعض نے اس کے جواز میں بھی لکھا ہے کہ چونکہ قافلہ کی آمد سے اہلِ مکہ کو طاقت ملتی تھی اس لئے بطور ناکہ بندی قافلہ کو روک لینا یا لوٹ لینا کچھ غیر موزوں بات نہیں۔ اس کے متعلق عرض ہے کہ قافلہ اور لشکر کی آمد کی خبر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مل چکی ہے اب قافلہ پر طاقت صرف کرنا گویا اپنے تئیں کمزور کرنا ہے اور لشکرِ قریش کو دعوت دینا ہے کہ وہ ضرور مدینہ پر حملہ آور ہو۔ اور پھر مقابلہ کے وقت کون کہہ سکتا ہے کہ قافلہ سے مٹھ بھیڑ طول پکڑ جائے اور لشکر عقب سے حملہ کرے یا بالمقابل قافلہ سے مل کر لڑے دونوں صورتوں میں کمزوری کا پہلو زیادہ ہے۔

لشکر اپنی گود میں ۲۴ سردارانِ مکہ کو لئے آ رہا تھا اور قافلہ میں فقط ابوسفیان ایک قابلِ ذکر فرد تھا۔ اس لئے قرآن پاک کے وعدہ کے مطابق سَیُهْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ یہی لشکر "جمع" کے لفظ کے مطابق تھا۔ ورنہ تجارتی قافلہ تو مال لا رہا تھا۔ جس کی شکست کا کوئی قرینہ نہیں اور یہی لشکر مکہ سے مدینہ پر چڑھا آ رہا تھا اور اس کا پیٹھ پھیرنا گویا کہ مدینہ سے ورے رُکنا اور واپس مکہ جانا "یُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ" کا صحیح نقشہ تھا۔ اور تجارتی قافلہ تو شام سے مکہ کے لئے لوٹ رہا تھا۔

سامنے راستہ رُکا ہوا دیکھ کر اور قافلہ کے بخیریت نکل جانے کی اطلاع پا کر لشکرِ قریش بلا کسی ندامت کے واپس لوٹ سکتا تھا اور اہلِ مکہ ملامت بھی نہ کر سکتے تھے۔ کیونکہ عربوں کا طریقِ جنگ یہی تھا کہ مقصد کے حصول کے بعد وہ بھاگ آتے تھے اور یہ وجہ یہاں بدرجہ اولیٰ موجود تھی۔ بلکہ کہا جا سکتا تھا کہ مسلمانوں کو

ناکامی ہوئی گردہ قافلہ لوٹ کر مال و متاع حاصل کرنا چاہتے تھے جس کو وہ حفاظت سے نکال لائے ہیں اور مسلمانوں کی تمام محنت و مشقت ضائع گئی لیکن دوسرے روز ان کی صف بندی اور اسلحہ پوشی بتاتی ہے کہ وہ قافلہ کی حفاظت کے لئے نہیں بلکہ حضرت اقدسؐ اور صحابہؓ سے جنگ کی خاطر اسپ سوار ہوئے تھے۔

حضورؐ کے عزیز و اقارب، حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کے قریبی رشتہ دار اور دیگر صحابہ کے خاندان کے افراد مکہ میں ہی موجود تھے۔ اگر اس تجارتی قافلہ کے مال پر چھاپہ مارا جاتا تو سب کو مشترکہ نقصان ہوتا۔ حالانکہ یہ لوگ فطرتاً بُرے نہ تھے اور کفارِ مکہ کے افعال میں شریک نہ تھے اور مجبوراً و رسماً قومی لشکر میں شامل تھے۔ یہ لوگ یقیناً رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمدرد تھے اور انہیں کے ذریعہ حضورؐ کو مکہ اور کفار کے حالات سے آگاہی ہوتی تھی۔ تو احسان کا بدلہ احسان حضورؐ کی ذات سے متوقع تھا نہ کہ اس کے برعکس۔

غرض جتنا بھی غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ مسلمانوں کی طرف سے تجارتی قافلہ کو کوئی خطرہ نہ تھا اور نہ ہی کوئی ایسی تجویز تھی کہ قافلہ کو روکا جائے بلکہ درحقیقت **حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لشکرِ قریش کا مقابلہ مطلوب تھا۔** کیونکہ اس کے نتائج دُور رس اور مستقبل بعید پر اثر انداز ہوتے تھے۔

پس ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ تو تجارتی قافلہ کی مزاحمت کا ارادہ تھا اور نہ ہی حضورؐ نے اس غرض کیلئے کوئی قدم اٹھایا۔ البتہ آپ کو لشکرِ قریش کی ضرور فکر تھی جس کے مقابلہ کیلئے آپ نہایت دانشمندی اور حکمتِ عملی سے ایسی حالت میں نکلے کہ قافلہ کی آمد کا پردہ آپ کے منصوبہ پر پڑا رہا اور اس حالت میں کامیابی کا حاصل ہونا عدیم المثال معرکہ و معجزہ بن گیا۔

میدانِ بدر کا نقشہ

4	مسلم کیمپ
	مسلم گارڈ
	مسلم فوج
	دشمن کی فوج
	پانی اور کھجور کے درخت نخلستان
	ریت
	کفارِ مکہ کا کیمپ

میدانِ بدر میں داخل ہونے سے قبل آپؐ نے ہمراہیوں سے مشورہ کیا کہ مقابلہ چونکہ لشکرِ قریش سے ہوگا اس لئے جو واپس جانا چاہیں بلا تکلف جا سکتے ہیں۔ اُن سے نہ تو کوئی تعرض کیا جائے گا اور نہ اُنہیں ملامت کی جائیگی۔ ان کی واپسی نہ اُن کی وفاداری پر داغ ہوگی اور نہ کسی رنج کا باعث۔ لیکن کسی نے بھی واپس جانا نہ چاہا۔ پھر مشورہ شروع ہوا۔ اہلِ مکہ نے بڑی گرمجوشی سے حضورؐ کے ہمراہ جاتے، جنگ کرنے اور ثابت قدمی دکھانے کا وعدہ کیا اور اہلِ مدینہ نے بھی حضورؐ کو یقین دلایا کہ وہ حضورؐ کے آگے اور پیچھے، دائیں اور بائیں لڑیں گے اور دشمن آپؐ تک نہ پہنچ سکے گا جب تک وہ اُن کی لاشوں کو روندتا ہوا نہ گزرے۔ غرضیکہ سبھی نے اپنی قربانی اور فدائیت کا قولی اقرار کیا اور جوش و اخلاص سے آگے بڑھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان، حالات کے بیان، پیش آمدہ جنگ کے خطرات اور پھر اللہ تعالیٰ کے وعدے کا ذکر کیا۔ جس سے صحابہؓ کے دلوں میں سرفروشی اور جانفشانی کا جوش جنوں کی حد تک موجیں مارنے لگا۔ صحابہؓ نے بلا شرط حضورؐ کی کامل اطاعت، صبر اور استقامت پر مستعدی کا وعدہ کیا۔ قوم کا وہ سردار جو اپنے متبعین میں شوقِ شہادت کو عام کر سکے اس کے لئے جنگ کو آسانی سے لڑنا اور فتح پانا عین ممکن ہوتا ہے۔ یہ جرنیل کا کمال ہوتا ہے۔ وہ اپنے سپاہیوں میں اپنے باطنی جوش و جذبہ اور خلوص و صدق کی آگ کی حرارت سے ایسی گرمی پیدا کر دے کہ اُن کے دلوں میں وہی شعلہ بھڑک اُٹھے جو اس کے اندرون کو منور کر رہا ہے اور اُن کے جذباتِ قلبی کو اتنا اُبھار سکے کہ دشمن کے دیکھنے پر اُن کے اندر انتہائی تیزی اور طاقت پیدا ہو اور وہ اس غیر معمولی طاقت کو استعمال کر سکیں۔ یہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کے دلوں کو اپنے مقصد کی بلندی اور سچائی کی طاقت سے گرما کر اپنے ہاتھ میں کر لیا تھا اور آپؐ نے اُنہیں اللہ تعالیٰ کی نصرت کا یقین دلایا تھا جس سے وہ نتیجہ سے مطمئن ہو کر اپنے تئیں قربان کرنا چاہتے تھے۔ اور آپؐ نے اس اصول سے خوب فائدہ اٹھایا تھا کہ اگر سپاہی کا دل کمانڈر کے ساتھ ہو تو وہ سپاہی اپنے افسر کے ساتھ جہاں جا ہو ہر حالت میں جائے گا۔ نہ بے وفائی کرے گا اور نہ پیٹھ پھیرے گا، ہر شکل میں ساتھ دیگا، کامل فرمانبرداری کا نمونہ پیش کرے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب صحابہؓ کی رائے کا علم ہو گیا اور انہوں نے صاف دلی سے جنگ پر آمادگی ظاہر کی اور حضورؐ کی اطاعت کا جُوا اپنی گردنوں پر اٹھا لیا تب حضورؐ بے خوف و بے پرواہ ہو کر اللہ تعالیٰ کی نصرت پر یقین کرتے ہوئے میدانِ بدر میں اُترے۔ دشمن پہلے سے پانی پر قابض اور خیمہ زن تھا، آپؐ کی اچانک اور غیر متوقع آمد سے سوچ میں پڑ گیا۔ کفارِ مکہ کو یہ اُمید نہ تھی کہ حضورؐ مدینہ سے باہر نکل کر مقابلہ کی تاب لا سکیں گے اس لئے وہ اطمینان سے سفر منزل بمنزل کرتے ہوئے حسبِ معمول بڑھ رہے تھے۔ مگر حضورؐ کی تیز گامی نے دشمن کی تدبیر کو منہدم کر دیا تھا اور اب اس کو نئی تجویز پر غور کرنے کے لئے مجبور کر دیا تھا۔ یہ آپؐ کی پہلی فتح تھی۔ کامیابی کے حصول کے لئے دشمن کی تدبیر

کو ناکام کرنا اور فوری طور پر حالات کو بدل دینا نہایت ضروری ہوتا ہے۔ کفارِ مکہ کے نزدیک مسلمانوں کا ۸۰ میل کا سفر اس لئے طے کرنا کہ قریش کی پیش قدمی کو روکیں بہت بڑی ہمت اور بہادری کا کام تھا۔ کیونکہ سامنے سلح لشکرِ جرار آ رہا تھا، راستے میں کوئی ہمدرد حلیف بچانے کے لئے نہ تھا اور آپ اصل مقامِ پناہ سے اس قدر دُور نکل آئے تھے کہ کمک یا امداد کے پہنچنے کا کوئی امکان نہ تھا اور دشمن کے اتنے قریب ہو کر اب واپسی کا راستہ بھی صرف مخدوش ہو گیا تھا بلکہ بند تھا۔ کیونکہ مُنہ موڑنا اور پیٹھ دکھانا اصولِ اسلام کے خلاف تھا۔

آپؐ کے ہمراہ ۷۰ مہاجر اور ۲۴۳ انصار تھے۔ کُل تعداد ۳۱۳ تھی۔ ۳ گھوڑے اور ۷۰ اونٹ تھے۔ جن کے لئے حضورؐ کو پانی کی فکر تھی۔ رات کو بارش ہو گئی۔ جس سے مسلمانوں نے پانی جمع کر لیا جو جانوروں اور انسانوں کے لئے کافی تھا۔ یہ خوفِ پیاس جو صحرائے عرب میں مایوسی پیدا کرتا ہے جاتا رہا۔ یہ رمضان کا مہینہ تھا، گرمی شدت کی تھی اور جنگ کی صورت میں پانی ایک اہم فوجی ضرورت تھی جو بروقت پوری ہو گئی ——

مسلمانوں نے رات نمازوں اور نوافل میں گزاری کیونکہ انہیں اپنی ذمہ داری کا بہت احساس تھا کہ خدا کا رسولؐ ان کے ساتھ ہے اور دشمن کے حملہ کا مرکز حضورؐ کی ہی ذاتِ پاک ہے اور آپؐ کے محافظ بہت تھوڑے ہیں اور دشمن تعداد و طاقت میں کہیں زیادہ ہے۔

صبح ہونے پر آپؐ نے اذان کا حکم دیا اور نماز ادا کی گئی اور نماز کے بعد سورج نکلنے پر آپؐ نے دشمن کی نقل و حرکت کا اندازہ لگا کر صف بندی کا حکم دیا۔ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوں کو درست کیا۔ میمنہ، میسرہ اور قلب متعین کیا۔ سواروں اور پیادوں، تیر اندازوں اور شمشیر زنوں کے مقامات مقرر کئے اور افسران کا اعلان کیا۔ حضرت حمزہؓ کو میسرہ (بائیں پہلو پر)، حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ کو میمنہ (دائیں پہلو پر) اور حضرت علیؓ اور حضرت ابو عبیدہؓ کو اپنی معیت میں قلب میں رکھا۔ نقشۂ جنگ حضورؐ نے خود مرتب کیا اور اس کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں رکھی، گو انفرادی عمل کی کامل آزادی ہر فرد کے اپنے حالات پہ چھوڑی۔ صبر و استقامت کی ہدایت فرمائی۔ پیچھے ہٹنے اور بھاگنے سے ممانعت فرمائی اور حکم دیا کہ جب تک حضورؐ کا حکم نہ ہو حملہ نہ کیا جائے بلکہ دشمن کا مقابلہ اپنی صفوف میں ہی محدود رکھا جائے۔ اس ماسٹر پلان کا آپؐ نے اعلان فرمایا۔ اس تدبیرِ عمل کے اُتار چڑھاؤ کے مشاہدہ کے لئے پیچھے قیام فرمایا جہاں سے احکام جاری ہو سکیں اور موقع کے مطابق نقشہ کو تبدیل کیا جا سکے، غور و فکر بھی کیا جا سکے اور اس امر کی احتیاط کی جائے کہ ماسٹر پلان کے کونے کا پتھر ہلنے یا ٹوٹنے نہ پائے۔

صحابہؓ کی عجیب کیفیت تھی۔ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی اور دو اونٹنیاں اس غرض کے لئے پیش کیں کہ اگر ہمارا پلّہ آپ کو کمزور ہوتا نظر آئے تو حضور واپس مدینہ تشریف لے جائیں۔ وہاں ہمارے بھائی رشتہ دار ہیں وہ آپ کی حفاظت

کریں گے۔ وہ اس لئے شامل نہیں ہو سکے کہ اُن کو حضور کے ارادے اور اس جنگ کا علم نہ تھا ورنہ وہ بھی اخلاص و فدائیت میں ہم سے کم نہیں۔ لیکن حضورؐ کب وہاں سے ہٹ سکتے تھے حضورؐ کی موجودگی صحابہؓ کی جان اور روح تھی۔ حضورؐ کے کلام میں طاقت ربانی تھی۔ حضورؐ کی معیت صحابہؓ کی طاقت کو شل نہیں بلکہ دہ چند کرنیکا موجب تھی۔ حضورؐ نے اس لئے بار بار صفوں میں چکر لگایا۔ بے خوف ہو کر لڑنے کی تلقین کی۔ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو یاد دلایا اور صحابہ بھی اس بے جگری سے لڑے کہ دشمن کی آنکھوں نے پہلی مرتبہ وہ منظر دیکھا جس کا اُنہیں خواب و خیال نہ تھا۔ صحابہؓ کی صف بندی اس طرز پر کی گئی تھی جو گزشتہ زمانہ کے دستور سے بالکل مختلف تھی۔ گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وہ ایک مضبوط قلعہ اور آہنی دیوار بن گئی تھی۔

صحابہؓ کی یہ جماعت صبر و استقلال کی مسلسل تیرہ سالہ ٹریننگ کے بعد ایک مستحکم چٹان کی مانند کھڑی تھی جس کو توڑنا یا اس میں شگاف پیدا کرنا کالے دارد تھا۔ وہ اپنے نیزوں کو سنبھالے، تلواروں کو لٹکائے اور تیر و تفنگ لئے تیار کھڑے تھے کہ حضورؐ نے دشمن کی جانب جو نظر اٹھائی تو ایک لشکر کثیر، ۱۰۰۰ افراد کا اجتماع، سردارانِ قریش کا گروہ، تجربہ کار جنگجو سپاہی، سر سے پاؤں تک فولاد میں ڈوبے ہوئے، ۳۰۰ گھوڑے اور ۷۰۰ اونٹ، ان کی شہرت اور جنگی صلاحیت مسلّمہ۔ رؤسائے مکّہ سے بڑے بڑے جرنیل عُتبہ، شیبہ، ولید، ابوجہل، اُمیّہ، نضر بن حارث، اپنے اپنے محافظ دستوں کی ننگی تلواروں تلے کھڑے جنگ کے لئے تیار دکھائی دیئے۔ آپؐ نے اپنے ہاتھ الٰہ العالمین کے حضور بلند کئے اور نصرت موعودہ کے لئے پکارا۔ اشارہ ملنے پر آپ نے ایک مٹھی کنکری کفارِ مکّہ کی جانب پھینکی جس کو دشمن نے ابتداء جنگ کا اعلان سمجھا اور مبارز طلبی کے لئے آگے بڑھے۔ دونوں لشکر آمنے سامنے کھڑے ہیں۔ دشمن کی صف میں

ابوالعاص۔ دامادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔
عباسؓ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا۔
عقیل۔ حضرت علیؓ کے بھائی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بھتیجے۔
عبدالرحمٰن۔ حضرت ابوبکرؓ کے بیٹے۔

اور حضرت عمرؓ کے ماموں نظر آ رہے ہیں۔

مسلمانوں میں عُتبہ سپہ سالارِ قریش کا بیٹا ابوحذیفہ کھڑا ہے۔ مکّہ کے ۷۰ مہاجرین موجود ہیں۔

قریش مکّہ نے عُمیر بن وہب کو بھیج کر پتہ چلا لیا تھا کہ مسلمانوں کی تعداد ۳۰۰ کے لگ بھگ ہے کیونکہ اُس نے تین اونٹوں کے ذبح ہونے سے اندازہ لگایا کہ ایک اونٹ یکصد انسانوں کی خوراک بنتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس نے یہ بھی بتایا کہ مسلمانوں کے چہروں سے موت کے آثار نمایاں ہیں یعنی وہ موت کو ہمراہ لائے ہیں۔ یا وہ خود اس کی گود میں سو جائیں گے ورنہ تم کو سُلا دیں گے۔

عُتبہ سپہ سالار کی رائے ہے کہ اپنی قوم سے جنگ ٹال دی جائے کیونکہ قافلہ نکل چکا ہے اور

اب لڑنا بے سُود ہے لیکن ابوجہل نے مسلمانوں کی کمزوری کو دیکھ کر غلط اندازہ لگایا کہ وہ اپنی قوت سے ان کو تباہ کر سکے گا عُتبہ کی تجویز سے اتفاق نہیں کرتا۔ اور عامر حضرمی کو بُلا کر اشتعال دلاتا ہے کہ وہ مسلمان جنہوں نے تیرے بھائی عمرو حضرمی کو قتل کیا تھا سامنے کھڑے ہیں اور یہ لوگ جنگ کرنے سے پہلو بچا رہے ہیں۔ اُس نے واویلا کرنا شروع کر دیا، گریبان پھاڑ ڈالا، بال نوچنے لگا اور پکارا کہ میرے بھائی کا انتقام لینے والا قریش میں کوئی نہیں؟ اس وحشیانہ حرکت اور چیخ و پکار سے قریش کی رگِ حمیت پھڑکی اور تمام لشکر تیغ و سنان لئے حرکت میں آگیا۔ عُتبہ نے کوشش کی کہ وہ خود اپنی گرہ سے خون بہا ادا کر دے گا۔ لیکن ابوجہل اور سردارانِ قریش آمادہ نہ ہوئے اور جنگ ناگزیر ہو گئی۔

جنگ کا نقشہ خود بخود پلٹ رہا ہے۔ کفارِ مکہ کے سرداروں میں باہمی اتفاق نہیں اور کامل اطاعت مفقود ہے۔ اصل غرض جنگ ہے ہی نہیں جس سے لوگوں کو اُبھارا جا سکے اور اُن کی شجاعت کو بروئے کار لایا جا سکے۔ تجارتی قافلہ کی حفاظت بظاہر ان کا مقصد تھا، وہ نکل چکا تھا اس لئے ایک شخص کے بھائی کا انتقام قومی انتقام کی جگہ نہ لے سکتا تھا۔ گویا کہ پہلا نصب العین ہی جو کمزور ہوتا جا رہا تھا اور اب دوسرا منصوبہ تو بہت ہی ناقص اور بے جان تھا۔ پس رُوح کی گرمی اور خون میں جوش پیدا کرنے والی شے گم تھی۔ اس طرح جنگ کا نصف پہلو مفلوج ہو گیا تھا۔

دوسری طرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نصب العین شروع سے دنیا میں نئے نظام کا قیام تھا جس میں تبدیلی ناممکن تھی۔ ایک کمانڈر تھا اور ایک حکم تھا جس کی بلا چون و چرا بلکہ شوق سے اطاعت کی جاتی تھی، زمین و آسمان کا فرق تھا +

(باقی باقی)

درخواستہائے دُعا

---

(۱) محترمہ امۃ افتخار احمد ایاز صاحبہ نے اپنی پوتی عزیزہ امۃ الرافع سلمہا اللہ تعالیٰ کی طرف سے چھ روپے اعانت الفرقان میں عطا فرمائے ہیں۔ ایک خریدار کے نام رسالہ جاری کر دیا گیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو صحت و عافیت سے لمبی زندگی عطا فرمائے اور خادمہ دین بنائے۔ آمین

(۲) مکرم نذیر احمد صاحب سونگی ربوہ کی صاحبزادی نے پانچ روپے اشاعت الفرقان کے لئے بھجوائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے والد کو بخیریت کویت پہنچائے اور صحت و عافیت سے رکھے۔ آمین

(۳) چودھری فیض احمد اسلم صاحب چاکانوالی ضلع گجرات اپنی والدہ صاحبہ کی صحت کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کی والدہ کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ آمین +

ایک تحقیقی و تبلیغی مقالہ

ہندوستان پر اسلام کا اثر

(جناب مولانا شریف احمد صاحب امینی کے قلم سے)

(۲)

مسلمان حکمرانوں کے طرزِ حکومت اور طرزِ عمل میں فرق

پنڈت جواہر لعل نہرو ایک قابل مؤرخ بھی ہیں آپ نے نہ صرف ہندوستان بلکہ تاریخ عالم کا گہرا مطالعہ کیا ہے۔ اور اس مطالعہ کا نتیجہ آپ کی دو بیش بہا تصانیف ہیں ـــــ

(۱) Discovery of India (تلاش ہند)

(۲) Glimpses of world History (تاریخِ عالم کی جھلکیاں)

آپ نے اِن دونوں کتابوں میں مختلف مقامات پر مسلمان حکمرانوں کے کردار پر روشنی ڈالی ہے اور مندرجہ ذیل تاثرات کا اظہار کیا ہے :-

۱۔ سندھ میں آنے والے مسلمان خود عرب سے آئے تھے۔ وہ اسلام کی تعلیمات کے حامل اور عامل تھے اسلئے ان لوگوں نے سندھ والوں پر کوئی ظلم نہیں کیا اور نہ ہی ان میں مذہبی تعصب تھا۔

۲۔ مگر ہندوستان کے شمال سے آنے والے مسلمان فاتحین کے پاس اسلام بالواسطہ پہنچا تھا۔ اُن کے اندر عربوں جیسی رواداری نہ تھی اسلئے اُن کا طرزِ عمل عربوں سے علیحدہ تھا۔

۳۔ غزنوی، غوری اور پٹھانوں نے ہندوستان میں اپنے خاندان والوں پر ہی اعتماد کیا اور واپس اپنے وطن کو جاتے رہے مگر مغلیہ خاندان والوں نے ہندوستان کو ہی اپنا گھر سمجھا اور ہندوؤں پر بھی اعتماد کیا، انکو معاملاتِ حکومت میں شریک کیا اور اعلیٰ ترین عہدے دیئے۔ ہندوؤں سے مذہبی رواداری کا معاملہ کیا جس کے نتیجہ میں مغلیہ سلطنت کو استحکام ملا۔ چنانچہ وہ اپنی کتاب "Glimpses of world History" میں سندھ میں آنے والے عربوں کے بارہ میں فرماتے ہیں :-

(ا) "عرب لوگ اپنی ابتدائی بیداری کے زمانہ میں مذہبی جذبے سے سرشار تھے مگر تاہم وہ روادار تھے۔ اور اُن کی مذہبی رواداری کی متعدد مثالیں موجود ہیں ..... ہندوستان میں عربوں نے سوائے سندھ کے کسی اور جگہ حکومت نہیں کی مگر اس زمانہ میں بھی وہ آزادی سے سب سے ملتے اور اُن کے دوسرے لوگوں سے تعلقات محبت والے اور خوشگوار تھے۔"

(Glimpses P. 149)

(ب) غزنوی اور غوری فاتحین کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں :-

"یہ مسلمان ابتدائی طور پر بڑے سخت اور قدرے ظالم تھے کیونکہ وہ ایک سخت ملک سے آئے تھے جہاں نرمی کو قابل تعریف نہیں سمجھا جاتا تھا۔ مزید برآں چونکہ وہ ایک نئے مفتوحہ ملک میں تھے اور چاروں طرف سے

دشمنوں کے نرغہ میں تھے جو کسی لمحہ بھی بغاوت کر سکتے تھے ..... اُس وقت ایک مسلمان کے کسی ہندو کو مذہبی بناء پر مارنے کا سوال نہیں تھا بلکہ ایک نئے فاتح کا اپنے مفتوحوں کی آزادی کی رُوح کو کچلنے کی کوشش کرنے کا معاملہ تھا۔ بعض اوقات اِن ظالمانہ افعال کو بیان کرنے کے لئے مذہب کو درمیان میں لایا جاتا ہے اور یہ بات صحیح نہیں ہے۔" (ایضاً ص۲۱۹)

اسلام کے اثرات

اب مَیں اختصار کے ساتھ اُن اثرات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو ہندوستان میں کسی بھی صورت میں اسلام کی آمد کے نتیجہ میں ظاہر ہوئے۔

(۱) مسلمانوں نے ہندوستان کو اپنا گھر بنایا

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ مسلمانوں نے ہندوستان کو اپنا دوسرا وطن یا گھر بنا لیا۔ اور وہ یہیں آباد ہو گئے اور اِسی ملک کی ترقی و خوشحالی کے لئے کوشاں رہے۔ چنانچہ

(ا) ڈاکٹر تارا چند اپنی کتاب Influence of Islam کے ص۱۳۷ پر فرماتے ہیں:-

"The Muslims who came into In[illegible] made it their home. Mutual intercourse led to mutual understanding."

کہ مسلمان جو ہندوستان کو آئے انہوں نے اسے اپنا گھر ہی بنا لیا اور باہمی میل ملاپ باہمی سمجھ بوجھ اور موافقت کا باعث بن گیا۔"

(ب) گاندھی جی فرماتے ہیں:-

"مسلمانوں کا تو ہندوؤں کی مانند یہی وطن ہے۔ ان کا ہندوستان سے نکالا جانا بالکل ناممکن سمجھتا ہوں اسلئے ان کے ساتھ امن و امان سے رہنا ہی ایک طریقہ ہو سکتا ہے۔"

(اخبار سیتل امرتسر ۲۲ جون ۱۹۲۴ء)

(ج) راجہ امرپال سنگھ تعلقدار دلیپ سنگھ فرماتے ہیں:-

"مسلمانوں کو اِس ملک میں رہتے صدیاں گذر گئیں۔ اُن کی نسلیں ہندوستانیوں کی نسلوں سے رَل مِل گئیں۔ اب وہ پیدائشی ہندوستانی ہیں جس زمانہ میں وہ تازہ وارد ہوئے تھے ہم اُن کو اِس سرزمین سے بے دخل کرنے پر قادر نہ ہوئے تو آج جب اُن کی تعداد کروڑوں تک پہنچ گئی ہے شہر کے شہر اور محلّے کے محلّے اُن سے آباد ہیں۔ ہماری یہ کوشش کرنا کیا معنے رکھتی ہے۔ کہ یا تو وہ مذہباً ہندو ہو جائیں یا پھر ہم اُن کے لئے آغوشِ عالم کو تنگ کر دیں۔" (اخبار وکیل امرتسر ۱۰ ستمبر ۱۹۲۳ء)

(د) ابتداء میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات بہت ہی خوشگوار تھے اور وہ ایک دوسرے کی خوشی و غمی میں شریک ہوتے تھے۔ چنانچہ شری جواہر لعل نہرو اپنی کتاب "تلاش ہند" ص۵۳۳ پر فرماتے ہیں:-

(۱) "ہندو مسلم دونوں صلح و امن کے ساتھ مل جل کر ایک ساتھ رہتے تھے۔ دونوں ایک دوسرے کے

تہواروں اور خوشیوں میں شریک ہوتے تھے۔ ایک زبان بولتے تھے۔ کم و بیش ایک طریقے پر رہتے تھے۔ اور سب کے اقتصادی مسائل ایک سے تھے۔ پولو اُن کا پسندیدہ کھیل تھا اور ہاتھیوں کی لڑائی کا اُن سب کو شوق تھا۔"

(۲) راما کرشنا مشن کے زیرِ اہتمام شائع ہونے والی کتاب "Cultural Heritage" جلد ۴ صفحہ ۵۹۲ پر مرقوم ہے:۔

"The process of growth, both among the Hindus and the Muslims for almost nine centuries was one of contact, assimitation and synthesis"

کہ قریباً نو صدیوں تک ہندوؤں اور مسلمانوں کی باہمی ترقی کا طریق کار یہ تھا کہ وہ باہمی میل ملاپ رکھتے اور آپس میں موافقت و اتحاد پیدا کرنے کی کوشش کرتے تھے۔"

اِن حوالجات سے صاف ظاہر ہے کہ ہندوستان میں اسلام کے ابتدائی دَور سے نو صدیوں تک ہندوؤں اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات بہت اچھے اور خوشگوار تھے۔

(۲) مسلمانوں کا اثر ہندوستانی تہذیب و تمدن پر

اِس بارہ میں بھی خود ہندوستانی مدبرین و مؤرخین کی آراء حسب ذیل ہیں:۔

(الف) پنڈت جواہر لعل نہرو وزیرِ اعظم ہندوستان فرماتے ہیں:۔

"شمال مغرب سے آنے والے حملہ آوروں اور اسلام کی آمد ہندوستان کی تاریخ میں کافی اہمیت رکھتی ہے۔ اُس نے اُن خرابیوں کو جو ہندو سماج میں پیدا ہو گئی تھیں یعنی ذاتوں کی تفریق، چھوت چھات اور انتہا درجہ کی خلوت پسندی کو بالکل آشکار کر دیا۔ اسلام کی اخوت کے نظریئے اور مسلمانوں کی عملی مساوات نے ہندوؤں کے ذہن پر گہرا اثر ڈالا ہے۔"

(تلاشِ ہند)

(ب) بلبلِ ہند شریمتی سروجنی نائیڈو سابق گورنر یو۔ پی نے ۱۹۲۹ء میں برٹش انڈین یونین لنڈن کے زیرِ اہتمام ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ہندوستان کی تہذیب و تمدن کو مسلمانوں نے مالا مال کر دیا اور وہ چیزیں دیں جو اُسے (ہندوستان کو) زندہ بنانے کے لئے ضروری تھیں۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند و برتر ذاتِ مقدس کی یہ تعلیم تھی کہ ہر انسان خواہ وہ غریب ہو یا امیر ایک ہی خدا کا بندہ ہے۔ اسلام نے عورتوں کو حقِ وراثت سے محروم نہیں کیا اور اُسے حق دیا کہ وہ اپنے شوہر سے طلاق حاصل کر سکتی ہے۔ سب سے زیادہ پیاری چیز جو اسلام ہندوستان میں لایا تھا وہ یہ تھی کہ ماں کے قدموں تلے جنت ہے"

(برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول حصہ چہارم صفحہ ۴۵-۴۶)

(ج) ڈاکٹر مرلی بسی رائے نے ۲۳ فروری ۱۹۶۳ء کو مسلم یونیورسٹی علیگڑھ کے کانووکیشن کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا :-

"یہ صحیح نہیں کہ مسلمان ہندوستان میں آکر صرف بس گئے اور کچھ نہیں کیا۔ بلکہ انہوں نے یہاں کے فن تعمیر، موسیقی، ادب اور سیاسیات میں بیش بہا اضافہ کیا ہے۔ ہندوستان کی تربیت و تہذیب میں اسلام کی ذہانت و ذکاوت نے بہت کچھ حصہ لیا ہے۔ وہ لباس زرّیں جو مسلمانوں نے ہندوستان کی دیوی کو پہنایا اگر اتار لیا جائے تو وہ کیسی بدنما نظر آنے لگے گی؟ اس کا اندازہ آپ خود کر سکتے ہیں۔" (علیگڈھ گزٹ ۱۲ فروری ۱۹۶۳ء)

(د) پروفیسر ٹی۔ ایل وسوانی صاحب ایم۔ اے اپنے ایک فاضلانہ مضمون میں رقمطراز ہیں :-

"یہ کہنا ہرگز مبالغہ میں داخل نہیں کہ ہندوستان کے خیال و نیز طرز معاشرت میں اسلام نے نمایاں اضافہ کیا ہے۔ اسی مذہب نے ہندوستان میں قومیت کی بنا ڈالی۔ اور اس خطۂ زمین کے فلسفہ، شاعری، فن تعمیر و دیگر علوم کو اپنی غیر معمولی ذکاوت و ذہانت سے چار چاند لگا دیئے۔" (مسلم راجپوت ۱۴ جولائی ۱۹۲۶ء ص)

(ھ) ڈاکٹر تارا چند مشہور ہندوستانی مؤرخ اپنی شہرہ آفاق کتاب "Influence of Islam" میں فرماتے ہیں :-

(a) "Not only did Hindu religion, Hindu art, Hindu literature and Hindu science absorb Muslim elements, but the very spirit of Hindu culture and the very stuff of Hindu mind were also altered"

(b) "The total amount of change in all departments of social life was so great as to constitute the bigining of a new epoch"

کہ (۱) نہ صرف ہندو مذہب، ہندو آرٹ، ہندو لٹریچر اور ہندو سائنس نے اسلامی تعلیم کے عناصر کو اپنا لیا بلکہ ہندو کلچر کی مخصوص رُوح اور ہندو دماغ کا مخصوص پردہ بھی تبدیل ہو گیا۔"

(۲) (اسلام کی تعلیم کے نتیجہ میں) سوشل زندگی کے تمام شعبوں میں تبدیلی اس قدر زیادہ تھی کہ اس پر نئے دَور کی تعمیر کا آغاز کیا جا سکتا تھا۔"

(c) "It is difficult to resist the influence that Lingatism was a result

of tha influence which these muslims exerted in these parts of India"

(Influence P. 119)

(۳) اِس تاثیر کا انکار از حد مشکل ہے کہ (جنوبی ہند میں لنگایت قوم بُت پرستی کے خلاف توحید کی قائل اور چھوت چھات سے بالا ہے) لنگایت ازم نتیجہ تھا اُس اثر کا جو مسلمان ہندوستان کے ان علاقوں میں رکھتے تھے۔"

اِن مدبّرین کی آراء بالکل واضح ہیں کہ تعلیماتِ اسلامیہ نے ہندوستان کی تہذیب و تمدّن، نظریات و عقائد اور آرٹ و کلچر میں ایک نمایاں اثر و تغیّر پیدا کیا جو اب تک جاری و ساری ہے۔

۳۔ اسلام کا اثر ہندوستان کے مذاہب پر

ہندوستان میں ساتویں صدی قبل مسیح تک ویدک دھرم عروج پر تھا مگر دوسری صدی قبل مسیح میں بدھ دھرم کا دَور دَورہ شروع ہُوا اور اِس نئے دھرم نے ویدک دھرم کے بنیادی اصولوں پر کاری ضرب لگائی۔ ورنوں اور ذات پات کے امتیاز کو ختم کرنے کی کوشش کی تیسری صدی عیسوی کے وسط میں ویدک دھرم کو پھر عروج حاصل ہونا شروع ہُوا اور یہ عروج آٹھویں صدی عیسوی کے بعد اپنے پورے جوبن پر تھا جبکہ راجہ ہرش کی سلطنت ختم ہو گئی تھی اور بدھ دھرم اور جین مت کا قریباً خاتمہ ہو گیا تھا اور اُس زمانہ میں مسلمانوں کا عروج شروع ہُوا تھا۔ ۷۱۲ء میں محمد بن قاسم کی سرکردگی میں مسلمان سندھ میں داخل ہوئے۔ چونکہ اسلام کی تعلیمات کا نقطۂ مرکزی "توحید الٰہی" اور "مساواتِ انسانی" تھا اسلئے اِن سادہ مگر دلکش تعلیمات نے ہندوستان کے لوگوں کے دلوں پر گہرا اثر کیا اور وہ اسلام میں داخل ہونے شروع ہوئے اور آہستہ آہستہ ہندوستان کے مذاہب میں اسلام نے بھی ایک نفوذ اور مقام پیدا کر لیا۔ چنانچہ

۱۔ راماکرشنا مشن کے زیرِ اہتمام شائع ہونے والی کتاب The cultural Heritage of India جلد دوم صفحہ ۴۹۲ پر مرقوم ہے کہ:۔

"بدھ دھرم داخلی اور خارجی طور پر برہمنی عقائد کا تار و پود بکھیر چکا تھا جبکہ ہندوستان پر مسلمانوں کا حملہ ہُوا۔ محمد بن قاسم اپنے ہمراہ کچھ مذہبی اور صاحبِ اخلاق و روحانیت افراد بھی لایا تاکہ وہ اُس مقصد کو مستحکم کر سکیں جس کے متعلق اسکو اپنے جرنیلوں سے امید تھی کہ اس کی بنا ڈال دیں گے۔"

مذہب اسلام کے عقیدہ توحید الٰہی اور مساواتِ انسانی نے جو کہ صحیح جمہوریت کی بنیاد ہیں ان لوگوں کے اذہان کو اپنی طرف کھینچا جن کو بدھ دھرم کے بھکشوؤں نے تیار کیا تھا کیونکہ بدھ لوگوں کا خدا تعالیٰ کے بارہ میں ناقص اور غیر معیّن نظریہ اُن کے اندر اُس تازگی اور زندگی کی قوت کو پیدا کرنے سے قاصر تھا جو خدا تعالیٰ پر یقین رکھنے والوں میں ہوتی ہے۔ چونکہ مسلمانوں میں خدا پر یقین و ایمان تھا اسلئے اسلام ان لوگوں میں پھیل گیا۔

۲۔ پنڈت جواہر لعل نہرو وزیرِ اعظم ہند اپنی کتاب "تلاشِ ہند" میں فرماتے ہیں:۔

"اسلام کے عقیدۂ توحید سے ہندو دھرم
متاثر ہوا اور ہندوؤں کے وحدت الوجود
سے اسلامی فلسفہ۔" (تلاش ہند)

۳۔ ہندوستان پر اسلام کے مذہبی اثرات کے بارہ میں ڈاکٹر
تاراچند صاحب یوں فرماتے ہیں:-

(ا) "اسلام سادہ مذہبی عقائد، مرتب قواعد و اصول،
مساوات اور سوشل نظام کے جمہوری نظریات
کو لے کر منظر عام پر آیا۔"
(Influence of Islam P.34)

(ب) "حضرت محمد صلعم نے جس مذہب کی تبلیغ کی وہ
بہت ہی سادہ اور آسان تھا۔ اسکے عقائد و
عبادات کی بنیاد قرآن مجید کے اس اصل پر ہے کہ
"خدا لوگوں کے بوجھ کو ہلکا اور کم کرنا چاہتا ہے"
اسلام کا مرکزی نظریہ توحید الٰہی ہے اور سب سے
بڑی عبادت نماز ہے۔ روزہ، زکوٰۃ، حج اور
رسالت محمدیہ پر ایمان لانا مذہب کے ارکان ہیں اور
سوشل اعتبار سے اسلامی تعلیمات کا دلکش اور
مؤثر پہلو مساوات، اخوت انسانی ہے۔ نیز اس
مذہب میں "پجاریوں" کی کوئی مخصوص جماعت
نہیں۔" (ایضاً ص۵)

الغرض اسلام کی یہ سادہ اور دلکش تعلیمات ہی تھیں جن سے ہر مذہب کے لوگ متاثر ہوتے اور اسلام اُن ملکوں اور قوموں میں پروان چڑھتا چلا گیا اور ہندوستان میں بھی اسلام کی ترقی اور پھلنے پھولنے کا یہی راز تھا۔ اب آزادیٔ ہند کے بعد بھی اسلامی تعلیمات کو مختلف رنگوں میں اپنایا گیا۔

چنانچہ ہندوستان کے "دستور اساسی" میں "مساوات" کے اصول کو جگہ دی گئی اور ایک خاص سرکاری بل کے ذریعہ "چھوت چھات" کو قانوناً روک دیا گیا ہے اور "ہندو کوڈ بل" کے ذریعہ ہندو عورتوں کو بھی خلع، طلاق اور ورثہ کے حقوق عطا کئے گئے ہیں۔ چنانچہ شری کے۔ ایم منشی سابق گورنر اترپردیش نے لکھنؤ میں ایک جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:-

"نسل، رنگ، قومیت اور مذہب کے ہاتھوں
مختلف ٹکڑوں میں بٹی ہوئی دنیا کو آج بھی رسول کریم
کی اس تعلیم کی ضرورت ہے کہ تمام انسانوں کو برابر کے
حقوق اور مواقع حاصل ہونے چاہئیں۔
رسول کریم کے اس پیغام کو ہمارے ملک کے
دستور اساسی میں جگہ دی گئی ہے۔"
(پیغمبر اسلام مصنفہ ظل عباسی)

اسی طرح ذات پات کے امتیاز کی بُرائی کے بارہ میں شری جواہر لعل نہرو نے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس منعقدہ "شکلا نگر" میں ۳۰ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو تقریر کرتے ہوئے فرمایا:-

"لوگ اس امر کو بھول جاتے ہیں کہ ذات پات
کا امتیاز سوشلزم کے لئے ایک مہلک دشمن کی
حیثیت رکھتا ہے۔ سوشلزم میں سب کے لئے
مساوات ہے مگر ہم ذات پات کے نظام کے جال
میں اُلجھ کر رہ گئے ہیں اور یہ نظام ہماری سیاست
میں بھی تباہی لا رہا ہے۔"
(اخبار "ہندو" مدراس مؤرخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۱ء)

(باقی باقی)

ایڈیٹر کی ڈاک

(۱) عیسائی صاحبان کے لئے قابلِ توجہ

جناب مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ احمدیہ ملتان لکھتے ہیں :-

"استاذی المحترم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے آپ نے الفرقان (مارچ ۱۹۶۳ء) کے افتتاحیہ میں "موسیٰؑ کی مانند نبی" کے عنوان سے استثناء باب ۱۸ کی پیشگوئی کو نہایت مؤثر، بلیغ اور جامع انداز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ثابت فرمایا ہے عیسائی حضرات اس واضح پیشگوئی کو اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو یہ اندھے کے لٹھ گھمانے والی بات ہے۔

آپ نے نہایت ٹھیک فرمایا ہے کہ اگر عیسائی حضرات استثناء باب ۱۸ کی آٹھوں علامتوں پر غور کریں تو انہیں ماننا پڑے گا کہ یہ پیشگوئی صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی چسپاں ہوتی ہے۔ حضرت مسیح کو تو عیسائی خدا یا خدا کا بیٹا کہتے ہیں اور پیشگوئی نبی کے لئے ہے۔ خدا اور نبی ایک نہیں ہو سکتے۔ اسلئے عیسائی عقائد کے لحاظ سے بھی مسیح کے لئے اس پیشگوئی کا ہونا خارج از بحث ہے۔

خواہ لطیفہ کے طور پر ہی سہی یہ عرض کرتا ہوں کہ اگر مسیحی حضرات غور کریں تو نہ صرف **عیسائی عقائد** کے لحاظ سے بلکہ مسیح کی پیدائش کے خاص **واقعاتی پہلو** سے بھی ان کا یہ دعویٰ ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔

پیشگوئی میں تو بتایا گیا تھا کہ وہ نبی موسیٰؑ کے **بھائیوں** میں سے ہوگا حالانکہ حضرت مسیح کی پیدائش سب کے نزدیک خالصتہً **بہنوں** میں سے[1] اور عیسائیوں کے نزدیک بھی اس میں موسیٰؑ کے کسی **بھائی یعنی مرد کا** دخل نہیں۔ اور اسی خصوصیت کے لئے مسیحی حضرات کچھ اور پیشگوئیاں بھی حضرت مسیح کے حق میں بیان کرتے ہیں۔

اگر استثناء کی پیشگوئی کے مصداق حضرت مسیح ہی ہیں تو پھر تو پیشگوئی کے الفاظ یہ ہونے چاہئیں تھے کہ میں اُن کی بہنوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کرونگا۔

گویا یہ عظیم الشان پیشگوئی جہاں ایک **نبی** کے لئے ہے اور خدا یا **خدا کا بیٹا** کہلانے والا اس کا مصداق نہیں ہو سکتا اسی طرح یہ **بھائیوں میں سے** پیدا ہونے والے نبی کے متعلق ہے صرف بہنوں میں سے پیدا ہونے والے کے بارے میں قطعاً نہیں۔

عاقل را اشارہ کافی است۔ عیسائی حضرات اگر اس معمولی سے لطیفہ پر بھی غور کریں تو ان کے لئے حق وصداقت کی راہ کھل سکتی ہے۔"

[1] الفرقان: قرآن مجید میں حضرت مسیح کے نام کو باربار ابن مریم کے لفظ سے ذکر کرنے میں بھی لطیف حکمت ہے۔

(۲) جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل ہیڈ ماسٹر بشیر آباد لکھتے ہیں :۔ "آپ کا رسالہ الفرقان بہت ہی مفید ہے بار بار پڑھنے کو دل چاہتا ہے۔ رسالہ کا ایک حصہ جس طرح ترجمہ قرآن پاک کے لئے وقف ہے اسی طرح ایک حصہ مسیحیت کے اسلام پر ناجائز اور ناروا اعتراضات کے جوابات کے لئے ہمیشہ کے لئے وقف ہونا بے حد مفید ہے۔ مسیحیوں کے کئی ایک تازہ اخبارات، رسالے، کتب، ٹریکٹ آئے دن لاکھوں کی تعداد میں یورپ، امریکہ، اٹلی، سسلی، روم سے شائع ہوئے ہیں جن کا جواب سوائے ہماری جماعت کے احباب کرام خصوصاً آپ کی طرف سے شائع کئے جانے بہت ہی ضروری ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق بخشے اور آپ زیادہ سے زیادہ شائع کر سکیں۔"

(۳) جناب مولوی محمد عرفان صاحب اپیل نویس مانسہرہ سے لکھتے ہیں :۔ "رسالہ ماہ مارچ ۱۹۶۳ء کے صفحہ ۴۴ پر درج شدہ **ایک مشورہ طلب امر** کے سلسلہ میں عرض ہے کہ مجھے خود افسوس ہے کہ معاونین خاص کی فہرست میں مجھے شامل ہونے کی توفیق نہ مل سکی۔ اور پھر افسوس مزید یہ بھی ہوا کہ سابق صوبہ سرحد کے حضرات نے بھی اس کی طرف توجہ نہ کی اور اُن کے نام بہت ہی کم نظر آئے۔ یہ حقیقت ہے کہ بعض بعض مواقع پر ایڈیٹر صاحب، مولانا ابوالعطاء صاحب کے لئے پھڑک کر دعا نکلتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت مند زندگی لمبی عطا فرمائے۔ آمین

محمد شریف خان صاحب کے مشورہ سے مجھے اتفاق اس حد تک ہے کہ ہر ماہ میں اِن ناموں کی بجائے کوئی مضمون ہی شائع ہو جاوے تو بہتر رہے گا۔ لیکن معاونین کے نام دو موقعوں پر درج ہونے ضروری ہیں (۱) رمضان شریف کے آخری عشرہ کی دعاؤں میں (۲) جلسہ سالانہ کے موقع پر اُن کو اجتماعی دعاؤں میں یاد رکھنے کے لئے اُن کے نام ضرور درج ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اپنے اجر سے نوازے۔ اور اس طرح سلسلہ کے دیگر لوگوں کو ان دعاؤں میں شامل ہونے کیلئے معاونین خاص کے زمرہ میں شامل ہونے کی توفیق مل سکے۔"

(۴) جناب حافظ سخاوت علی صاحب قادیان سے تحریر فرماتے ہیں :۔ "یہ جو معاونین الفرقان کے نام چھپتے ہیں زمانہ حال اور آئندہ ہمیشہ کے لئے **محرک دعا** ہوں گے۔ نیز روک دینے سے ایسی تحریکیں بے اعتبار ہو جائیں گی۔ آپ ہرگز ایسا نہ کریں۔ میں نے جس معاون سے ذکر کیا وہ اِس تحریک سے ناخوش ہوا۔ زیادہ خود غور فرمائیں۔"

(۵) جناب ایم۔ اے غنی صاحب بی۔ اے راولپنڈی لکھتے ہیں :۔ "رسالہ الفرقان ماہ مارچ ۱۹۶۳ء کا ملا۔ تمام مضامین کو بار بار پڑھا۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ کریم اپنے فضل سے آپ کی مسعی کو کامیاب و کامران فرمائے! اور جس جذبہ کو لیکر آپ اُٹھے ہیں اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالے۔ آمین ثم آمین۔

آپ نے "ایک مشورہ طلب امر" کی بابت اظہار رائے طلب فرمائی ہے۔ اس کی بابت گزارش ہے کہ

اگر یہ صفحات کسی مستقل عنوان کے ماتحت وقف کر دیئے جائیں تو انشاء اللہ بہت سے لوگوں کے لئے باعث ازدیادِ ایمان ثابت ہوں گے مگر دوسری طرف توجہ کرتا ہوں تو خیال آتا ہے کہ جن احباب کے نام شائع ہوتے ہیں ان کو پڑھ کر ہو سکتا ہے کہ بعض احباب کے دلوں میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہو کہ کاش ہم بھی مستقل خریدار ہوتے اور ہمارے اسماء بھی صفت میں بطور دعا اسی طرح مسلسل دس سال تک شائع ہوتے رہتے کیونکہ لوگوں کے دلوں میں جذبات ابھارنے کا یہ ایک نہایت ہی کارآمد اور مفید ذریعہ ہے۔

ان باتوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے آخری فیصلہ آپ پر چھوڑا جاتا ہے کہ جیسا چاہیں کریں۔ کیونکہ دونوں نظریات کے ماتحت نتائج یقیناً آپ کے پاس ہیں۔لہ"

(۶) جناب مولوی نور الحق صاحب انور انچارج مبلغ مشرقی افریقہ لکھتے ہیں:- "رسالہ الفرقان ماشاء اللہ بہت ہی بلند پایہ مجلہ ہے۔ میں تو ہر ماہ اس کے لئے چشم براہ رہتا ہوں۔ اور جب ملتا ہے تو اکثر اس کو ختم کر کے ہی سوتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاص و قلم میں برکت عطا فرمائے اور اس رسالہ کو ہر طرح مفید للناس بنائے۔ آمین"

(۷) کراچی سے ایک مخلص دوست لکھتے ہیں:- "افسوس کہ میں اپنی مالی پریشانیوں کے باعث الفرقان جیسے میگزین کو جو کہ دینی خدمات سرانجام دینے میں Light Tower کا کام دے رہا ہے جاری نہیں رکھ سکتا اور اس کی معاونت سے محروم ہو رہا ہوں۔ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ میرے حالات کو درست فرما دے تاکہ پھر اس رسالہ کو جاری کرانے کی توفیق حاصل کر سکوں۔"

(۸) جناب پیر فضل الرحمن صاحب صدر جماعت احمدیہ مانگھٹ تحریر کرتے ہیں:- "گزارش ہے کہ اگر الفرقان میں ہر ماہ ایک مضمون بہائی مذہب کے متعلق بھی شائع کر دیا کریں تو بہت بہتر ہو۔"

(۹) "مباحثہ مصر" پر تاثرات

مکرم جناب مولوی دین محمد صاحب شاہد ایم۔ اے مربی راولپنڈی تحریر فرماتے ہیں کہ:- "ایک غیر احمدی دوست کو سلسلہ کا کچھ لٹریچر بھجوایا گیا۔ اس کو پڑھنے کے بعد اس دوست نے جو تاثر لیا وہ تحریر کر رہا ہوں:-

"تمام کتب کی بہترین طریقہ پر سٹڈی کی تھی ہر ایک کا بہترین مضمون تھا لیکن مباحثہ مصر والے صاحب نے بہترین تفسیر جناب عیسیٰ علیہ السلام کی کی تھی۔ ایسی تکلیف مباحثہ کے طور پر کسی نے نہیں کی۔"

نوٹ:- تردید عیسائیت میں تین تازہ کتابیں، مباحثہ مصر ۱۰ر۔ الفرقان کا عیسائیت نمبر عہ/، پادری عبدالحق صاحب سے تحریری مناظرہ عمہ/ مکتبہ الفرقان ربوہ سے مل سکتی ہیں۔

(مینیجر مکتبہ الفرقان ربوہ)

لہ الفرقان:- ہمارا فیصلہ ہے کہ تحریک دعا کیلئے نام شائع ہوتے رہیں گے۔ اگر ممکن ہوا اور خریدار بڑھ گئے تو صفحات کا اضافہ کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

نومسلم سیف الاسلام محمود آف سویڈن [۱]

اسلام کا ایک اور آنریری مبلّغ

(جناب سیّد کمال یوسف صاحب فاضل مبلغ سکنڈے نیویا)

ہمارے نو احمدی بھائی سیف الاسلام محمود صاحب اکسن سویڈن سے ربوہ صرف رمضان المبارک کے روزے رکھنے، حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور بزرگانِ سلسلہ سے ملاقات کرنے اور قادیان کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے تھے۔ روزے تو وہ پہلے بھی رکھتے تھے مگر خالصۃً اسلامی ماحول میں روزہ رکھنا بھی ایک خاص نعمت ہے جس کے حصول کیلئے وہ ربوہ آئے۔ اس قیام کے دوران وہ چند دن کے لئے قادیان گئے مگر قادیان کے پاکیزہ ماحول سے متأثر ہو کر پروگرام سے مزید قیام کیا۔ قادیان کے متعلق اپنے تاثرات پوچھے گئے تو کہنے لگے کہ "الفاظ اس کو بیان کرنے سے قاصر ہیں۔"

۱۹۵۶ء میں سکنڈے نیویا مشن کھلنے پر سب سے پہلے بیعت آپ نے کی اور بڑی استقامت کے ساتھ نظام کی اطاعت اور خدمتِ اسلام میں مصروف ہے۔ جب آپ سے پوچھا گیا کہ کب عیسائیت سے تبدیلیٔ عقیدہ کر کے آپ مسلمان ہوئے تو کہنے لگے کہ حدیثِ نبوی کلّ مولود یولد علی فطرۃ الاسلام کے مطابق ہر شخص اسلامی فطرت لیکر پیدا ہوتا ہے بعد میں اسے ماں باپ عیسائی یا یہودی بنا دیتے ہیں۔ اس حدیث کی رُو سے میں تو پیدائشی مسلمان ہوں اور کبھی حقیقی عیسائی نہیں رہا۔" آپ نے رسالہ "ایکیوٹ اسلام" کی بنیاد رکھی اور سویڈن میں حصہ آمد کے ۱/۱۰ کے سب سے پہلے موصی ہیں اور اس سال سے تحریک جدید انجمن احمدیہ کے اعزازی مبلغ سویڈن میں مقرر ہوئے ہیں۔ خالصۃً عیسائی ماحول میں آپ کا اسلام کا عملی تبلیغی اور مالی جہاد کا نمونہ ہمارے لئے قابلِ رشک ہے اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے باغ کا ایک پھل، دینِ محمدی کی سویڈن میں ایک زندہ تصویر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ لاکھوں انسانوں کو حلقہ بگوشِ اسلام کرے۔ آمین!

"تحریری مناظرہ" اور عیسائی صاحبان سے استفسار

پادری عبدالحق صاحب سے الوہیت مسیح پر جو تحریری مناظرہ ہوا تھا اور جسے بصورت کتاب شائع کر دیا گیا ہے اس میں احمدی مناظر اور عیسائی مناظر ہر دو کے دو دو پرچے ہیں۔ یہ کتاب عیسائی زعماء کو برائے تبصرہ اور پادری صاحب کو برائے مطالعہ بصیغہ رجسٹری بھیجی جا چکی ہے۔ سب خاموش ہیں ــــ ہم عیسائی صاحبان سے پوچھتے ہیں کہ وہ اپنے "فاتح قادیان" پادری صاحب کے پرچوں کا مطالعہ کرنے کے لئے "تحریری مناظرہ" کیوں نہیں خریدتے؟

ــــ مینجر مکتبہ الفرقان ربوہ ــــ

---

[۱] فوٹو ٹائیٹل پر ملاحظہ فرمائیں۔

الفرقان کے خاص معاونین

مندرجہ ذیل احباب نے دس سالہ خریداری منظور فرما کر رسالہ کی خاص اعانت فرمائی ہے قارئین سے بھی ان کے لئے درخواست دعا ہے۔ جزاھم اللہ خیراً۔ (ایڈیٹر)

ربوہ دارالہجرت

- سیّدی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی
- حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب
- حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی
- حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
- جناب چوہدری محمد شریف صاحب خالد ایم۔ اے
- جناب رفیق احمد صاحب ثاقب ایم۔ ایس سی
- جناب چوہدری محمد لطیف صاحب ایم۔ اے غانا
- حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری
- حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب بھٹی
- جناب چوہدری یحییٰ حسن صاحب باجوہ
- جناب ڈاکٹر محمد جی صاحب اسپیشل آفیسر دار الرحمت

قادیان دار الامان

- حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعت
- جناب صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب
- جناب مولوی برکات احمد صاحب راجیکی
- جناب چوہدری سعید احمد صاحب بی۔ اے
- جناب چوہدری محمد عبد اللہ صاحب
- جناب ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر
- جناب سید شہامت علی صاحب ماسٹر زنانہ

- جناب حافظ سخاوت علی صاحب شاہجہانپوری
- جناب مسعود احمد صاحب انیس "
- جناب ڈاکٹر بشیر احمد صاحب آئی سپیشلسٹ
- جناب ڈاکٹر عطر دین صاحب
- جناب حکیم چوہدری بدر الدین صاحب عامل
- جناب چوہدری منور علی صاحب فوٹوگرافر
- جناب عبد اللہ صاحب فانی
- جناب چوہدری عبد القدیر صاحب

ضلع جھنگ

- جناب میاں بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ
- جناب ملک محمد حیات صاحب لسوآنہ
- جناب چوہدری عبد الحلیم خان صاحب مولوی فاضل
- جناب حافظ مبارک علی خان صاحب
ولد احمد علی خان صاحب چنیوٹ

ضلع سرگودہا

- جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت
- جناب حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب
- جناب چوہدری جلال الدین صاحب چک ۳۴ جنوبی
- جناب شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ
یونائیٹڈ بس لمیٹڈ سرگودہا۔

- جناب شیخ عبد الرحمٰن صاحب آڑھتی
- جناب میجر شمیم احمد صاحب جوہر آباد

ضلع لاہور

- جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ
- جناب شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائیکورٹ
- جناب چوہدری محمد شفیع صاحب
کمیشن ایجنٹ پتوکی۔
- جناب خواجہ محمد شریف صاحب برانڈرتھ روڈ
- جناب امیر الدین صاحب رتن باغ
- جناب ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب رتن باغ
- جناب چوہدری فتح محمد صاحب
لاہور ہر یکیے ٹرانسپورٹ
- جناب محمد ابراہیم صاحب ناصر ہیڈ ماسٹر
- جناب چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ
- جناب چوہدری نور احمد خان صاحب گوالمنڈی
- جناب سراج الدین صاحب نسبت روڈ
- جناب چوہدری عبد الحکیم خان صاحب میکلوڈ روڈ
- جناب مرزا بشیر احمد صاحب ایس۔ ڈی۔ او
- جناب قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ
- جناب چوہدری عبد الحمید صاحب ماڈل ٹاؤن

- جناب ڈاکٹر محمد عبد الحق صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس
- جناب ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی
- جناب حافظ عبد الکریم صاحب نفسل
- جناب محمد عثمان صاحب لکشمی مینشن
- جناب ایس۔ یو شفیع صاحب کوثر
مینیجنگ ڈائرکٹر کوثر کمپنی لمیٹڈ۔
- جناب حکیم سراج الدین صاحب بھاٹی گیٹ
- جناب ڈاکٹر احسان علی صاحب میکلوڈ روڈ۔
- جناب مسٹر اے۔ اے بھٹی صاحب مال روڈ۔
- جناب چوہدری فضل الرحمٰن صاحب "
- جناب شیخ فضل احمد بشیر احمد صاحبان سمن آباد
- جناب رشید احمد صاحب ملک
- جناب صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب۔
- جناب خانصاحب میاں محمد یوسف صاحب
- جناب مرزا عبد الرحمٰن صاحب ناصر مرحوم
- جناب شیخ محمد شریف صاحب سمن آباد
- جناب ماسٹر حسن دین صاحب اوکی پارک
- جناب شیخ بشیر احمد صاحب ٹھیکیدار۔
- جناب میجر چوہدری عزیز احمد صاحب
لاہور چھاؤنی۔

جناب عبدالرشید صاحب افریقی جسونت بلڈنگ

جناب چوہدری منور لطف اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ سمن آباد۔

جناب حضرت اللہ پاشا صاحب ایم۔ اے

جناب خواجہ امیر بخش صاحب آف آسٹریلیا

راولپنڈی

جناب سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب چھاؤنی

جناب شیخ غلام حیدر صاحب کالج روڈ

جناب صوفی محمد شفیع صاحب صدر

جناب چوہدری میجر عزیز احمد صاحب

محترمہ بیگم صاحبہ جناب میاں حیات محمد صاحب

جناب کیپٹن محمد اسحٰق صاحب مری روڈ

جناب محمد یونس صاحب فاروق سیٹلائٹ ٹاؤن۔

جناب محی الدین صاحب بابا روڈ اردو

جناب سید مقبول احمد صاحب ڈھوک روڈ۔

جناب کیپٹن اے۔ یو۔ زیڈ احمد صاحب

جناب سید منظور علی صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن

جناب ملک مظفر احمد صاحب کالج روڈ۔

جناب ایم۔ اے غنی صاحب بی۔ اے۔

جناب ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب خاکی بی۔ اے

جناب قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی

جناب قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی آف نیروبی

جناب چوہدری بشیر احمد صاحب موٹر موڈرن لمیٹڈ

• جناب صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب

ضلع ملتان

• جناب ملک عمر علی صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان۔

• جناب پیر نصیر احمد صاحب ریڈر نور دین

• جناب چوہدری عبدالحفیظ صاحب ایڈووکیٹ

• جناب ڈاکٹر رفیق احمد صاحب ایم۔ بی بی۔ ایس۔ بورے والا۔

• جناب محمد نعیم، محمد وسیم، محمد سلیم صاحبان دنیاپور۔

• جناب ماسٹر لعاب الدین صاحب ایم۔ اے

• جناب شیخ محمد اسلم، محمد سلیم صاحبان کمیشن ایجنٹ دنیاپور۔

• جناب چوہدری منور احمد خان صاحب حرم گیٹ ملتان۔

• جناب چوہدری محمد اکرام اللہ صاحب اومیگا ریڈیو کمپنی۔

• جناب شیخ محمد منیر صاحب احمدی دنیاپور

• جناب حکیم انور حسین محمود احمد صاحبان دواخانہ دارالشفاء خانیوال۔

• جناب سیٹھ اللہ جوایا صاحب حسین آگاہی

• جناب چوہدری عبداللطیف صاحب

• جناب بشارت احمد صاحب باجوہ اوولسیر پیراں غائب۔

• جناب شیخ عبدالغفور صاحب پٹواری نہر ماحتی سیال

ضلع شیخوپورہ

• جناب چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ

• جناب شیخ محمد بشیر صاحب آزاد انبالوی منڈی مریدکے۔

• جناب ڈاکٹر عمرالدین صاحب زونل ملیریا آفیسر

ضلع گوجرانوالہ

• جناب عبدالرحمٰن صاحب صابر مینیجر سنگر مشین کمپنی۔

• جناب میاں برکت علی، غلام احمد صاحبان وزیرآباد۔

• جناب چوہدری محمد شریف صاحب نیر زمیندار

• جناب میاں محمد شریف صاحب باقبانپورہ

• جناب چوہدری عبدالحمید صاحب تھانہ بازار

• جناب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب ہاگورا وزیرآباد۔

• جناب چوہدری مقبول احمد صاحب انسپکٹر ریلوے۔

• جناب سید سجاد حیدر صاحب قانونگو ضلع گوجرانوالہ (ربوہ)

• جناب لوئی محمد ابراہیم صاحب اینڈ برادرز وزیرآباد

• جناب میاں محمد خان اکبر علی صاحبان "

• جناب میاں عنایت اللہ صاحب فاروق نظام آباد۔

• جناب ملک منظور احمد صاحب لاہوری گیٹ وزیرآباد۔

• جناب میاں قمرالدین صاحب کھوکھر مرحوم گوجرانوالہ۔

• جناب چوہدری پیر محمد صاحب ہیڈ کلرک

• جناب چوہدری عزیز اللہ خان صاحب

ضلع جہلم

• جناب سیٹھی عبدالحق صاحب مین بازار۔

ضلع گجرات

• جناب چوہدری عبدالمالک صاحب شاہد کھاریاں

• جناب چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ گجرات۔

• محترمہ بیگم صاحبہ جناب سید عبدالعزیز صاحب منڈی بہاؤالدین۔

• جناب مرزا صفدر جنگ ہمایوں صاحب ملکوال

• جناب حوالدار مبارک احمد صاحب کھاریاں۔

ضلع سیالکوٹ

• جناب چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ نائب امیر جماعت احمدیہ۔

• جناب حکیم سید پیر احمد شاہ صاحب

• جناب چوہدری عبدالستار صاحب درگانوالی۔

• جناب محمد علی صاحب ڈسپنسر کوٹ نیناں

• جناب میاں سلطان احمد خان صاحب منڈیکے گورائیہ۔

• جناب چوہدری غلام حسین صاحب گوہدپور

• جناب چوہدری خالد سیف اللہ خان صاحب

• جناب میجر چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ

• جناب رانا عبدالمجید خان صاحب کنجرو ڈ

کوئٹہ

• جناب شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ
• جناب شیخ کریم بخش صاحب مرحوم
• جناب شیخ محمد اقبال صاحب جناح روڈ
• جناب شیخ عبدالاحد صاحب تاجر۔
• مجلس خدام الاحمدیہ شارع فاطمہ جناح
• جناب خلیفہ عبدالرحمن صاحب
• جناب ماسٹر عبدالکریم صاحب
• جناب سید قربان حسین شاہ صاحب
• جناب محمد عبدالحق صاحب جنجوعہ میڈیکل ہال
• احمدیہ پبلک لائبریری شارع فاطمہ جناح
• جناب خان عبدالوحید خان صاحب
• جناب ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب پی ایچ ڈی
• جناب ڈاکٹر میجر معراج الحق خان صاحب
• جناب چوہدری محمود احمد صاحب
• جناب عطاء الرحمن خان صاحب منشی روڈ

اضلاع سابق صوبہ سندھ

• جناب چوہدری سلطان علی صاحب محراب پور
• جناب نصیر احمد خان صاحب ناصر خانپور
• جناب حاجی عبدالرحمن صاحب رئیس باندھی
• جناب محمد عبداللہ صاحب 〃 〃
• جناب علاؤالدین صاحب گوٹھ علاؤالدین
• جناب چوہدری عطاء محمد صاحب گوٹھ امام بخش
• جناب چوہدری محمد عبداللہ صاحب

• جناب چوہدری غلام نبی صاحب
• جناب چوہدری برکت علی صاحب
گوٹھ سردار محمد پنجابی۔
• جناب حاجی کریم بخش صاحب گوٹھ قمر آباد
• جناب ڈاکٹر فقیر محمد صاحب
• جناب رئیس عبدالحمید صاحب باندھی
• جناب چوہدری صادق احمد صاحب
دریا خان مری۔
• جناب ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب نواب شاہ
• جناب سیٹھ محمد دین صاحب مرحوم 〃
• جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب
پریذیڈنٹ نواب شاہ۔
• جناب چوہدری ننھے خان صاحب
گوٹھ ننھے خان۔
• جناب چوہدری غلام رسول صاحب
گوٹھ غلام رسول۔
• جناب ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب صدیقی
امیر جماعت احمدیہ میرپور خاص۔
• جناب بابو عبدالغفار صاحب
رسالہ روڈ حیدر آباد۔
• مجلس خدام الاحمدیہ گوٹھ جمالپور۔
• جناب چوہدری شاہ دین صاحب
گوٹھ شاہ دین۔
• جناب فضل الرحمن خان صاحب
زیل پاک سیمنٹ فیکٹری حیدر آباد۔

• جناب چوہدری فضل احمد صاحب
پریذیڈنٹ جماعت رحیم یار خان۔
• جناب ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب رحیم آباد
• جناب حاجی قمرالدین صاحب گوٹھ قمر آباد
• جناب چوہدری شریف احمد صاحب کونڈی
• جناب چوہدری رحمت اللہ صاحب
ڈیرہ نواب صاحب۔

بہاولپور شہر

• جناب عزیز محمد خان صاحب بہاولپور
• جناب مولوی غلام نبی صاحب ایاز
• جناب چوہدری غلام احمد صاحب اشرف

کراچی

• جناب شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ
• جناب سردار محمد بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ
• جناب ملک مبارک احمد صاحب
• جناب ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب کاٹھی والے
• جناب چوہدری غلام احمد صاحب۔ فردوس کالونی
• جناب چوہدری بشیر احمد صاحب منیر
• جناب میاں عطاء الرحمن صاحب طاہر
• والدہ صاحبہ شیخ محمد رفیق صاحب
ایشور انس کمپنی کراچی۔
• جناب حافظ عبدالغفور صاحب ناصر
• جناب چوہدری محمد خالد صاحب
• جناب چوہدری مسعود احمد صاحب خورشید
• جناب شیخ عبدالحفیظ صاحب بر ہماکیٹ روڈ

• جناب محمد شریف صاحب چغتائی
• محترمہ انور سلطانہ صاحبہ
بیگم ایم۔ اے ارشاد صاحب۔
• جناب عبدالرزاق صاحب مہتہ
پیر الٰہی بخش کالونی۔
• جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے
• جناب مولوی صدرالدین احمد صاحب
• محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی صدرالدین
• جناب میجر محمد عبداللہ صاحب جہار
• جناب ملک رشید احمد صاحب بندر روڈ
• جناب چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب
• جناب چوہدری شاہنواز خان صاحب
شاہنواز لمیٹڈ۔
• جناب چوہدری احمد جان صاحب اکبر منزل
مینجر المختار لمیٹڈ۔
• جناب چوہدری احمد جان صاحب اکبر منزل
• جناب میجر عبداللطیف صاحب مالیر کینٹ
• جناب چوہدری شریف احمد صاحب وڑائچ
• جناب عبدالرحیم صاحب عمیوش مارٹن روڈ
• جناب بشیر احمد صاحب ڈرائیور۔
• جناب مولوی عبدالمجید صاحب دہلوی۔

بہاولنگر

• جناب چوہدری غلام مصطفےٰ احمدالدین صاحب
چک $\frac{18\frac{1}{2}}{7\cdot R}$ ۔
• جناب چوہدری غلام محمد صاحب گرداور سوڈالستی

بہاولپور علاقہ

• جناب چوہدری غلام قادر صاحب کمیشن ایجنٹ
• جناب چوہدری علم الدین صاحب
کمیشن ایجنٹ ہارون آباد۔
• جناب مولوی محمد شفیع صاحب دکاندار
چک $\frac{166}{7.R}$۔
• جناب چوہدری بشیر احمد صاحب
چک $\frac{103}{6.R}$۔
• جناب چوہدری عبد العزیز صاحب باجوہ
ہارون آباد۔

پشاور

• جناب محمد سعید احمد صاحب نشتر آباد
• جناب الحاج نوابزادہ محمد امین خان صاحب
ہوتی شہر۔

لائل پور

• صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب
• جناب مبارک علی صاحب راجباہ روڈ
• جناب مولوی برکت علی صاحب لائق
لدھیانوی جوڑانوالہ۔
• جناب شیخ الحاج عبد اللطیف صاحب
• جناب رانا محمد نعیم صاحب ولد رانا چراغ دین صاحب
چک $\frac{292}{}$ گ۔ب۔

دیگر اضلاع

• جناب چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت منٹگمری
• جناب ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ ،،

• جناب شیخ محمد صاحب کول ریناله اسٹیٹ
• جناب سردار امیر محمد خان صاحب قیصرانی
ڈیرہ غازیخان۔
• جناب قاضی محمد برکت اللہ صاحب ایم۔اے
پروفیسر گورنمنٹ کالج میرپور آزاد کشمیر۔
• جناب سید بشیر احمد شاہ صاحب مانسہرہ۔
• جناب ڈاکٹر مرزا عبد الرؤف صاحب کیمبل پور۔
• جناب میجر حمید احمد صاحب کلیم میرپور آزاد کشمیر۔

مشرقی پاکستان

• جناب ایس۔ایم حسن صاحب ڈھاکہ
• جناب قاضی خلیل الرحمٰن صاحب خادم
بخشی بازار روڈ۔ ڈھاکہ۔
• جناب محمد سلیمان صاحب ڈھاکہ۔
• جناب مولوی ابو الخیر محب اللہ صاحب محمد نگر
• جناب صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب ڈھاکہ
• جناب ڈاکٹر عبد الصمد صاحب
ڈی۔پی۔ایچ۔ نارائن گنج۔
• جناب شیخ عبد الحمید صاحب ڈھاکہ۔
• جناب چوہدری حبیب اللہ خان صاحب سیفی
• جناب ملا محمد فضل کریم صاحب ڈھاکہ
• جناب چوہدری انعام احمد صاحب کابلول
نارائن گنج۔
• جناب ملک محمد طفیل صاحب ڈھاکہ
• جناب محمد حبیب اللہ صاحب نارائن گنج۔
• جناب مسٹر ظفر احمد صاحب میاں اینڈ کمپنی ڈھاکہ

• جناب سید میجر ضیاء الحسن صاحب چٹاگانگ
• جناب چوہدری احسان اللہ صاحب ،،
• جناب میاں محمد انور ڈاکٹر محمد شفیق صاحبان
چٹاگانگ۔
• جناب احمد علاؤالدین صاحب چٹاگانگ
• محترمہ محمودہ بیگم سعدی صاحبہ ،،

بھارت

• جناب مولانا محمد سلیم صاحب کلکتہ
• جناب مولانا بشیر احمد صاحب امیر جماعت کلکتہ
• جناب میاں محمد حسین صاحب ،،
• جناب فضل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ پٹنہ
• جناب کمال الدین صاحب مدراس
• جناب محمد عبد اللہ صاحب بی۔ایس سی
ایل ایل۔بی حیدرآباد دکن۔
• جناب مولوی سراج الحق صاحب حیدرآباد دکن
• جناب صدیق امیر علی صاحب مالابار۔
• جناب میاں محمد عمر صاحب پنجاب ہاؤس کلکتہ
• جناب مولوی محمد شمس الدین صاحب کلکتہ
• جناب میاں محمد بشیر صاحب بسمگل کلکتہ
• جناب سیٹھ محمد الیاس صاحب حیدرآباد دکن
• جناب سیٹھ معین الدین صاحب
چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر۔
• جناب سید بشیر الدین صاحب کلکتہ
• جناب سیٹھ محمد صدیق صاحب
کلکتہ۔

لنڈن

• جناب چوہدری عبد الرحمٰن خان صاحب
مولوی فاضل۔
• جناب نعمان بشیر احمد صاحب رفیق
نائب امام مسجد لنڈن۔

دیگر ممالک

• جناب صالح الشیبی الہندی صاحب
سورابایا انڈونیشیا۔
• محترمہ امۃ النصیر صاحبہ
اہلیہ مکرم صالح الشیبی صاحب۔
• جناب چوہدری نذیر احمد صاحب
ایم۔ایس سی۔ کماسی۔غانا
• جناب مسٹر محمد ناظم خان صاحب غوری مشرقی افریقہ
• جناب افتخار احمد صاحب ایاز ،،
• جناب ایم۔اے ظفر صاحب ایم۔بی بی۔ایس
ٹابورہ ٹانگا نیکا۔
• جناب مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر موذل۔مارشیس
• جناب چوہدری عبد الستار صاحب کوئٹہ۔
• جناب ایم۔اے ہاشمی صاحب ،،
• جناب سید عبد الرحمٰن صاحب امریکہ۔
• احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا۔ بذریعہ
جناب مولوی رشید الدین صاحب۔
• جناب حکیم طاہر محمد صاحب سنگاپور ملایا۔
• جناب عبد العزیز جمن بخش صاحب امریکہ۔
• جناب ایم وائی نعیم صاحب نیروبی ایسٹ افریقہ

(طابع و ناشر:- ابو العطاء جالندھری۔ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت:- دفتر الفرقان ربوہ ضلع جھنگ)

وصایا

ضروری نوٹ : مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگرچہ چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وصیت کی نیت کر چکا ہے

وصیت کنندگان ، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کریں ۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز)

نمبر ۱۶۹۱۹ - میں علی محمد جلال الدین ولد معین الدین محمود صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۲۲ جنوری ۵۰ء ساکن ۲۴۵ لیاقت لین پیر الٰہی بخش کالونی کراچی نقاشی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ اکتوبر ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے میرا ایک ۲۰۰ مربع گز کا خالی پلاٹ ناظم آباد کراچی میں ہے جس کی قیمت ۱۵۰۰ روپیہ ہے اس میں سے ۱۲۵۰ روپے بصورت اقساط ادا کر چکا ہوں باقی ۲۵۰ روپے قابل ادائی ہیں اس رقم کے ادا کرنے کے بعد اس کا قبضہ مجھے مل جائیگا اور یہ میری واحد ملکیت ہوگی اور میری جائداد کوئی نہیں ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں (۲) میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مع الاؤنس مبلغ ۱۲۷ روپے ملتی ہے میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۲۶ اکتوبر ۶۲ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد علی محمد جلال الدین گواہ شد مولوی عبدالواحد خان صاحب - احمدیہ ہال کراچی گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی ۔

نمبر ۱۶۹۲۱ - میں خلیل احمد ناصر ولد فقیر محمد صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن معرفت رہائش تاب ۲۲۲ محمود آباد کالونی ۲ کراچی ۵ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ اکتوبر ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ ۹۰ روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو

ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۲۶ اکتوبر ۱۹۶۲ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد خلیل احمد ناصر بقلم خود گواہ شد نذیر احمد سلیم سکنہ آج دار ارشاد حلقہ محمود آباد کالونی کراچی ہو گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

نمبر ۱۶۹۲۶ - میں رشید احمد طیب ولد مولوی عبدالرحمٰن صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر قریباً ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میں ملازم ہوں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۴۰ ماہوار ہے میں اپنی ماہوار آمد کے جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمد کے متعلق دفتر کے دریافت کرنے پر اطلاع دیتا رہونگا اور یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی نیز بعد وفات میری یہ وصیت میرے ترکہ پر بھی ۱/۱۰ کے حساب سے ہوگی العبد رشید احمد طیب بقلم خود ملازم پاکستان ایئر فورس گواہ شد محمد انور قریشی دفتر بیت المال ربوہ گواہ شد قاضی عبدالرحمٰن دار الصدر شرقی ربوہ ۔

نمبر ۱۶۹۳۱ - میں محمد سلیم ولد چوہدری محمد یعقوب خاں قوم راجپوت پیشہ معلم وقف جدید عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حال چک ۳۵/۲ ڈاکخانہ جبکی تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ۔ ۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت بذریعہ معلم وقف جدید مبلغ ۔/۶۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط الراقم حافظ محمد عبداللہ سیکرٹری مال انجمن احمدیہ جبکی ڈاکخانہ تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ العبد محمد سلیم ولد چوہدری محمد یعقوب خاں قوم راجپوت معلم وقف جدید چک ۲/۳۵ جبکی گواہ شد قاسم علی ولد غلام محمد احمدی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ جبکی چک ۲۵ ڈاکخانہ خاص جبکی ننکانہ ضلع شیخوپورہ گواہ شد رشید طلعت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا کانگریس دفتر وصیت ربوہ حال جبکی

نمبر ۱۶۹۲۵ ۔ میں عبدالرحمن ولد محمد رمضان قوم جٹ پیشہ معلم عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۵ء ساکن چک ۵۳/۳ ڈاک خانہ بھکی ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ اکتوبر ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت بذریعہ وقف جدید مبلغ ۶۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی فقط راقم الحروف محمد نذیر ولد ہدایت اللہ ساکن چک ۵۳/۳ العبد خاکسار عبدالرحمن معلم ولد محمد رمضان ساکن چک ۵۳/۳ ڈاک خانہ بھکی ضلع شیخوپورہ گواہ شد حافظ محمد عبداللہ سیکرٹری مال انجمن احمدیہ چک ۵۳/۳ بھکی تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ حال چک ۵۳/۳ ضلع شیخوپورہ۔

نمبر ۱۶۷۶۰ ۔ میں محمد عبداللہ ولد خواجہ قوم میراثی پیشہ مزدوری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۵ء ساکن چک منگلہ ڈاک خانہ سوبھاگا ریلوے سٹیشن ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۶/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد کوئی نہیں میرا گزارہ محنت مزدوری پر ہے ماہوار مجھے ۲۰/- روپیہ تقریباً آمدن ہو جاتی ہے یعنی سالانہ ۲۴۰/- روپیہ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کر لوں یا آمدنی ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد حصہ وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی العبد عبداللہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ ہمایوں ولد خواجہ موصی ع ۱۶۷۶۰
گواہ شد بقلم خود عزیز الرحمن منگلا مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

نمبر ۱۶۹۲۲ ۔ میں مرزا بشیر احمد بیگ ولد مرزا محمد صدیق بیگ قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵/۳۷ کے ڈی اے سٹاف کوارٹرز ڈرگ روڈ کراچی ۲۵ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ اکتوبر ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعے مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ ۲۸۰/- روپے ملتی ہے میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۱۳ اکتوبر ۱۹۶۲ء۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد مرزا بشیر احمد بیگ ۱۳ گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی
گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۹۹۱ ۔ میں محمد رشید شاد ولد محمد ابراہیم صاحب قوم کمہار پیشہ دکانداری عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چوہڑکانہ منڈی ڈاک خانہ خاص ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ ستمبر ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں میری آمد سالانہ تقریباً ۵۰۰/- روپیہ ہو گی میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی فقط راقم الحروف محمد رشید شاد ولد محمد ابراہیم صاحب چوہڑکانہ منڈی العبد محمد رشید شاد۔
گواہ شد ابراہیم سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چوہڑکانہ ضلع شیخوپورہ۔
گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت حال چوہڑکانہ منڈی۔

نمبر ۱۵۷۵۶ ۔ میں نظام الدین ولد ڈھونڈا قوم کڑیان پیشہ عمر تقریباً ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۷ء ساکن محلہ دارالیمن ربوہ ڈاک خانہ خاص ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ فروری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کر دوں یا جائداد کا کوئی حصہ صدر انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کر لوں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی تفصیل جائداد۔ ایک مکان واقعہ محلہ دارالیمن ربوہ نزد کوارٹرز درویشان رقبہ ایک کنال زمین پر ہے زمین میرے بڑے لڑکے مسمی غلام حسین صاحب درویش قادیان کی ہے اوپر کے حصہ میں میرا پانچواں حصہ ہے باقی چار حصے میرے لڑکوں غلام حسین صاحب محمد حسین صاحب غلام نبی صاحب محمد شفیع صاحب کے ہیں اس مکان کے حصہ کی قیمت اس وقت چار ہزار روپے ہے اس میں سے آٹھ صد روپیہ میرے حصہ کا ہے اس کے ۱/۱۰ یعنی ۸۰/- روپیہ کی وصیت کرتا ہوں ۲۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو میرے لڑکے مجھے بصورت تیس روپے ماہوار دیتے ہیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ ربنا تقبل منا

انک انت السمیع العلیم۔ العبد نظام دین ولد ڈھونڈا ساکن دارالیمن ربوہ ۲۴؍ ۱۲؍ گواہ شد محمد حسین بقلم خود پسر نظام الدین موصی گواہ شد ملک سعید اللہ سیکرٹری تعلیم دارالیمن ربوہ

نمبر ۱۶۳۶۳ ۔ میں محمدی زوجہ چوہدری محمد عیسیٰ قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن منٹگمری ڈاک خانہ خاص ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲؍ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ ملازمت نیچرل گیس کمپنی لمیٹڈ مبلغ -/۱۲۳ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ راقم الحروف خاکسار چوہدری محمد علی ولد چوہدری محمد علی مکان ۲۲۳؍۲ رسنگ کالونی۔ کوہ دنیکٹری۔ پیران غائب ملتان۔ گواہ شد۔ سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر دھاریا۔ گواہ شد سلطان احمد انسپکٹر بیت المال موصی ۲۷۷۶ ولد چوہدری نور علی صاحب مرحوم۔

نمبر ۱۶۳۶۶ ۔ میں احمد حسین ولد محمد عبدالرحمٰن صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۵ء ساکن احمد نگر ڈاک خانہ ڈھاکہ ضلع دیناج پور صوبہ مشرقی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷؍ اکتوبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۶۰ ٹکے ہے اور -/۳۰ ٹکے مہنگائی الاؤنس ہے کل مبلغ -/۹۰ ٹکے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد احمد حسین بقلم خود۔ گواہ شد شبیر احمد دکیل المال لعل تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ۔ گواہ شد غلام رسول انسپکٹر بیت المال

نمبر ۱۶۳۶۹ ۔ میں سراج الحق ولد میاں محمد دین صاحب مرحوم قوم آرائیں پیشہ کاشت عمر ۵۰ سال تاریخ ۱۹۱۱ء ساکن نیرک ڈاک خانہ جبدا کہ ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷؍ مارچ ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری جائداد منقولہ دو ایکڑ زرعی اراضی واقع موضع نیرک ضلع منٹگمری ہے جس کی کل قیمت ۲½ ہزار روپیہ ہے نیز ایک کچا رہائشی مکان واقع موضع نیرک میں ہے جس کی کل قیمت مبلغ ۳ صد روپیہ ہے میں اس کل جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت جمع کرکے رسید حاصل کرلوں تو وہ قیمت میری وصیت کی رقم سے منہا کردی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط العبد سراج الحق بقلم خود گواہ شد غلام رسول بقلم خود پسر موصی سیکرٹری مال موضع نیرک ضلع منٹگمری ۱۷؍ مارچ ۱۹۶۰ء گواہ شد محمد اسمٰعیل دیالگڑھی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ حال نیرک ضلع منٹگمری۔

نمبر ۱۶۳۷۳ ۔ میں اللہ داد ولد میاں مولا بخش قوم کھوکھر پیشہ دکاندار عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن جھنگ صدر ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵؍ دسمبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت تین ہزار روپیہ نقد ہے میرا گذارہ اس وقت میری ماہوار آمد پر ہے جو مبلغ -/۲۰۰ روپیہ ماہوار ہے میں اپنی مذکورہ بالا جائداد و آمد کا جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد بقلم خود اللہ داد ۲۵؍ دسمبر ۶۱ء گواہ شد علاؤالدین برادر خورد اللہ داد مذکور ۲۵؍ ۱۲؍ گواہ شد گل محمد سیکرٹری مال انجمن احمدیہ جھنگ صدر ۲۵؍ دسمبر ۶۱ء

نمبر ۱۶۳۷۴ ۔ میں صلاح الدین بٹ ولد حضرت مولوی خیرالدین صاحب بٹ قوم بٹ کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن بدو ملہی ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان حال مصطفیٰ سٹریٹ نمبر ۱۸ مکان ۲ نیا سلطان پورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰؍ نومبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد -/۲۵۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط المرقوم صلاح الدین بٹ مستقل پتہ بجانب حضرت مولوی خیرالدین مرحوم بمقام بدو ملہی ضلع سیالکوٹ حال مصطفیٰ سٹریٹ ۱۸ مکان ۲ نیا سلطان پورہ لاہور۔ گواہ شد سلطان علی سیکرٹری مال حلقہ سلطان پورہ لاہور گواہ شد عبدالرحمٰن راشد جنرل سیکرٹری حلقہ سلطان پورہ لاہور

نمبر ۱۶۳۷۵ ۔ میں منصور احمد رشید ولد سید محمد اقبال حسین قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰؍ نومبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میں بطور لیبارٹری اسسٹنٹ کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں

ملغ ۔/۳۰۰ روپے ماہوار پر کام کر رہا ہوں میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ باقاعدگی کے ساتھ بطور ۱/۱۰ حصہ وصیت کے ادا کرتا رہوں گا اللہ تعالیٰ مجھے اس کی توفیق دے آمین اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں ہے اور نہ ہی کوئی جائداد ہے آئندہ جب میری کوئی جائداد ہوئی تو اس کا بھی حسب قواعد ۱/۱۰ حصہ وصیت ادا کروں گا انشاء اللہ ۔ اللہ تعالیٰ میری اس وصیت کو قبول فرمائے آمین نیز میری وفات کے وقت جو میرا ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ والسلام خاکسار منور احمد بشیر لیبارٹری اسسٹنٹ کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ ۔ گواہ شد نصیر الدین مولوی فاضل ربوہ ضلع جھنگ گواہ شد جلال الدین ابن عبد الستار کشمیری محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ ۲۲/۱۱/۶۲ ۲

نمبر ۱۶۳۸۰ ۔ میں محب الرحمٰن ولد حضرت میاں حبیب الرحمٰن صاحب قوم شیخ قانون گو پیشہ بیکار عمر ۶۲ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۸ء ساکن ۵/۱۶ پی ای سی ایچ سوسائٹی کراچی ۲۹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس آج بتاریخ یکم دسمبر ۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے میری زرعی اراضی ۱۲ ایکڑ موضع خوجہ پور تحصیل و ضلع لاہور میں ہے اور میری زرعی اراضی ۱/۲ ۳ ایکڑ ۵ مرلے ۔۔۔ تحصیل شاہدرہ ضلع شیخوپورہ میں ہے جن کی کل قیمت ۔/۱۰۰۰۰ روپے ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے اور نہ ہی میری کوئی ملازمت ہے میں اپنی مندرجہ بالا اراضی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میری مندرجہ بالا زرعی اراضی سے سالانہ آمد مبلغ ۔/۲۰۰ روپے کے قریب ہوتی ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ اگر میں اپنی زندگی میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط یکم دسمبر ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔ العبد محب الرحمٰن بقلم خود گواہ شد حبیب الرحمٰن ۔۔۔ ۲۶۲۹ کراچی ۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی ۔

نمبر ۱۶۳۸۱ ۔ میں چوہدری نذیر احمد ولد چوہدری شاہ محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ۲۰۰ ۔۔۔ کیمپ نمبر ۲ پی اے ایف ماڑی پور کراچی ۱۳ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ دسمبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مع الاؤنس ۔/۱۲۰ روپے ملتی ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں

اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۹ دسمبر ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد چوہدری نذیر احمد بقلم خود ۔ گواہ شد غلام احمد فرخ مربی جماعت احمدیہ کراچی ۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی ۔

نمبر ۱۶۳۸۲ ۔ میں مشتاق احمد ولد چوہدری عبد الستار صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۳۵ ۔ ۵ کیمپ نمبر ۲ پی اے ایف ماڑی پور کراچی ۱۳ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ دسمبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مع الاؤنس مبلغ ۔/۵۰ روپے ملتی ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۹ دسمبر ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔ العبد مشتاق احمد بقلم خود ۔ گواہ شد غلام احمد فرخ مربی جماعت احمدیہ کراچی گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی ۔

نمبر ۱۶۳۸۳ ۔ میں میاں عبد الباسط ولد میاں عبد العزیز قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳۰/۳۱۳ ریلوے کوارٹرز کراچی کینٹ ڈاکخانہ کراچی نمبر ۳ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ دسمبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مع الاؤنس ۔/۲۲۲ روپے ملتی ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۱۰ دسمبر ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد عبد الباسط بقلم خود گواہ شد بشیر احمد سیال جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ ڈرگ روڈ کراچی ۸ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی ۔

نمبر ۱۶۳۸۴ ۔ میں عبد الرشید خان ولد گل محمد خان قوم ۔۔۔ پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن جھنڈا ۔۔۔ ڈاکخانہ علی پور گھلواں ضلع مظفر گڑھ صوبہ مغربی پاکستان

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ نومبر ۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں مگر گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت بذریعہ ملازمت ۔/۳۰ روپے کل ۔/۱۰۰ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط الراقم الحروف عبدالواحد خان ولد گل محمد خان ساکن علی پور رکھلواں۔ العبد عبدالواحد بقلم خود گواہ شد احمد دین ولد شیخ سراج دین قوم شیخ ساکن علی پور۔ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ۔

نمبر ۱۶۸۹ ۔ میں چوہدری محمد حسین ولد چوہدری شاہ محمد قوم جٹ سراویہ پیشہ کاشتکاری عمر ۵۰ سال تقریباً تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن فورٹ عباس ڈاکخانہ مہجہ ضلع رحیم یار خان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ نومبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں مگر گزارہ سالانہ آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ کاشتکاری ایک ہزار روپیہ ہے میں تا زیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط الراقم ۔ العبد محمد حسین ولد شاہ محمد نشان انگوٹھا گواہ شد بقلم خود فتح محمد ولد میرا قوم جٹ۔ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ۲۱-۱۱-۶۲ء

نمبر ۱۶۳۹۱ ۔ میں رحمت بی بی زوجہ رحیم بخش قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن چک نمبر ۹۲ ایم ایل ڈاکخانہ کرور ضلع مظفر گڑھ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ دسمبر ۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے مہر ۔/۱۵۰ روپے جو کہ بذمہ خاوند ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط الراقم الحروف ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ العبد رحمت بی بی زوجہ رحیم بخش چک ۹۲ ایم ایل ضلع مظفر گڑھ گواہ شد رحیم بخش خاوند موصیہ چک ۹۲ ایم ایل ڈاکخانہ کرور ضلع مظفر گڑھ گواہ شد ابراہیم ولد مولا بخش پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ایم ایل ۹۲ ضلع مظفر گڑھ۔

نمبر ۱۶۴۰۰ ۔ میں عبدالشکور حامد ولد چوہدری محمد عبداللہ صاحب قوم کھوکھر جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالیمن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ جنوری ۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں مگر گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بصورت ملازمت مبلغ ۔/۹۰ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی اور جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی العبد عبدالشکور حامد ابن چوہدری محمد عبداللہ صاحب ربوہ ضلع جھنگ گواہ شد عبدالستار بھٹی کارکن دفتر وصیت ربوہ گواہ شد حبیب اللہ قریشی کارکن دفتر بیت المال ربوہ

نمبر ۱۶۴۱۲ ۔ میں محمد شریف ولد چوہدری خیر الدین صاحب قوم ڈوگر پیشہ کاشتکاری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۹ء ساکن کمنشے والی ڈاکخانہ ترانڈہ ضلع رحیم یار خان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ دسمبر ۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں مگر گزارہ سالانہ آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ کاشتکاری چار صد روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط العبد محمد شریف ولد خیر دین کمنشے والی ضلع رحیم یار خان گواہ شد حکیم غلام رسول ولد محمد بخش معلم وقف جدید موضع مصول ضلع رحیم یار خان گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ۔

نمبر ۱۶۴۲۸ ۔ میں بشیر احمد ولد محمد اسمٰعیل قوم کھوکھر پیشہ دکانداری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت جون ۵۹ء چک نمبر ۱۹۲ مراد ڈاکخانہ حاصل پور ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ جون ۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں مگر گزارہ میری آمدنی پر ہے جو کریانہ کی دکان سے مجھے ۔/۵۵۰ روپے سالانہ حاصل ہوتے ہیں میں اپنی سالانہ آمد کے جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اگر علاوہ ازیں کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی العبد بشیر احمد بقلم خود۔ گواہ شد غلام قادر بقلم خود ای ٹیچر چک ۱۹۲ مراد گواہ شد نشان انگوٹھا چوہدری اللہ بخش پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۹۲ مراد

نمبر ۱۶۴۳۸ ۔ میں حافظ برکت علی ولد میاں محمد قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر تخمیناً ۶۴ سال تاریخ بیعت اکتوبر ۵۷ء ساکن سدھے کلچ ڈاکخانہ مراتی وال ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ دسمبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت مبلغ ۔/۴۳۰ روپیہ صرف ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن پاکستان ربوہ کرتا ہوں مجھے ملازمت میں ۔/۸۰ روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے اس کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر میں دیتا رہوں گا اس ماہوار آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی

بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں علاوہ ازیں میری منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں اگر میں کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد حافظ برکت علی ولد حیات محمد گوجر حال جو مسجد احمدیہ سیالکوٹ ۱۲/۶۱/۶ گواہ شد مولوی نعیم احمد صاحب مربی ضلع سیالکوٹ ۹/۱۲/۶۱ گواہ شد۔ راقم الحروف فیروز الدین نیشنر السپکٹر تحریک جدید سیالکوٹ ۶/۱۲/۶۱ ۔

نمبر ۱۶۴۰ ۔ میں عبدالرزاق ولد میاں عبدالعزیز صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۴۶ ریلوے کوارٹرز۔ ز۔ ز نمبر ۵ پیر کراچی کینٹ کراچی ۴ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱ ردسمبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مع الاؤنس مبلغ ۔/۱۳۱ روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے خزانہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۳۱ ردسمبر ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد عبدالرزاق مغل ۔ گواہ شد سید سخاوت شاہ سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ کراچی گواہ شد شیخ رحمت الدین احمد مرکزی محاسب و مال جماعت احمدیہ کراچی ۔

نمبر ۱۶۴۲ ۔ میں شیخ محمد یوسف چینی ولد شیخ محمد داؤد صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت یکم جنوری ۱۹۴۴ء ساکن محلہ دارالنصر غربی الف ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ رجنوری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت غیر منقولہ کسی قسم کی کوئی جائیداد نہیں ہے نہ زمین نہ مکان ہے میری ماہانہ تنخواہ اس وقت مبلغ ۔/۵۰ روپے ہے اور الاؤنس ۔/۴۰ روپے ہے کل ۹۰ روپے ہے جس کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اس کے علاوہ جتنی بھی آمد ہوگی انشاء اللہ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ کے حساب سے باقاعدہ ادا کرتا رہوں گا نیز بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ العبد شیخ محمد یوسف چینی ۱۷/۱/۶۲ گواہ شد شیخ نذیر احمد بشیر حیدرآبادی شاہد محلہ دارالصدر ربوہ ضلع جھنگ ۔ گواہ شد ملک غلام احمد منشی معرفت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے ۔ محلہ دارالصدر غربی الف ربوہ ۱/۶۲/ ۱۷

نمبر ۱۶۴۸ ۔ میں عزیز احمد راجیکی ولد حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی قوم جٹ وڑائچ پیشہ ٭ عمر ۲۰ ر فروری ۱۹۲۴ء تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ رجنوری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں مجھے بیس روپے ماہوار بطور جیب خرچ اپنے والد بزرگوار حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی سے ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ العبد وصی عزیز احمد راجیکی گواہ شد غلام رسول راجیکی گواہ شد خاکسار محمد سعید صدر دارالرحمت غربی فلاحی کمیٹی ربوہ ۔

نمبر ۱۶۵۰ ۔ میں عطاء المجیب راشد ولد مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری قوم شیخ پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس آج بتاریخ ۱۷ مارچ ۱۹۶۲ء مطابق ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۸۱ھ بروز جمعۃ الوداع حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میں اس وقت طالب علم ہوں اس لئے تنخواہ کی صورت میں کوئی آمدنی نہیں ہے البتہ مجھے بورڈ آف سکنڈری ایجوکیشن کی طرف سے ۔/۲۰ روپے ماہوار وظیفہ ملتا ہے میں اس وظیفہ کا ۱/۱۰ حصہ جب تک یہ وظیفہ جاری ہے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی العبد عطاء المجیب ۔ بیت الشفاء محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ ۱۷/۳/۶۲ گواہ شد ۔ ابوالعطاء جالندھری ایڈیٹر الفرقان ربوہ گواہ شد صلاح الدین احمد ناظم جائیداد

نمبر ۱۶۵۲ ۔ میں مرزا انس احمد ولد مرزا ناصر احمد صاحب قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حال ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ رنومبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد جیب خرچ کی صورت میں مبلغ ۔/۱۵ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط مرزا انس احمد ۵/۱۱/۶۲ ۔ گواہ شد مرزا ناصر احمد ایم اے آکسن ۵/۱۱/۶۲ ۔ گواہ شد عبدالرحمٰن جنید نقلم خود تعلیم الاسلام کالج ربوہ وصیت نمبر ۱۰۹۲۲ ۹/۱۱/۶۲

نمبر ۱۶۴۵۵ — میں سید احمد شاہ ولد سید تصور حسین صاحب قوم سید پیشہ مبلغ عمر ۵۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۱۰ جنوری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مبلغ ہوں اور اس وقت مجھے تحریک جدید انجمن احمدیہ کی طرف سے مبلغ ۱۵۰/- روپے الاؤنس مل رہا ہے میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ خاکسار سید احمد شاہ گواہ شد سید عبد الحی شاہ واقف زندگی ابن حضرت حکیم نور محمد صاحب مرحوم کارکن وکالت مال تحریک جدید ربوہ گواہ شد عزیز احمد کارکن دفتر وصیت صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۶۲-۱-۱۰۔

نمبر ۱۶۴۶۰ — میں جان محمد ولد میرا قوم راجپوت بھٹی پیشہ تجارت عمر ۷۰ سال تقریباً تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۲۴ جنوری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے میرا گزارہ اس وقت صرف ماہوار آمد پر ہے جو بذریعہ تجارت مبلغ پچاس روپے ماہوار کے قریب ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اس کے بعد اگر کوئی جائیداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی المرقوم ۲۴ جنوری ۱۹۶۲ء العبد جان محمد ولد میرا ساکن ربوہ محلہ دار الصدر معرفت دواخانہ طب جدید ربوہ گواہ شد عبد الحکیم ولد چراغ الدین مرحوم محلہ دار الصدر غربی مکان ملک امام الدین ربوہ۔ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر و معاون کارکن دفتر وصیت ۲۴ جنوری ۱۹۶۲ء۔

نمبر ۱۶۴۶۱ — میں عبد الباری قیوم واقف زندگی ولد کیپٹن نواب دین صاحب قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ جنوری ۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے میری ماہوار آمد ۲۰/- روپے ہے جو مجھے جامعہ احمدیہ کا طالب علم ہونے کی وجہ سے تحریک جدید کی طرف سے ملتا ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ ربنا
لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم ۔
العبد عبد الباری قیوم واقف زندگی متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ ۱۶ جنوری ۶۲ء گواہ شد نواب دین دار الفضل ربوہ گواہ شد عبد اللہ رشید ارشد ایس ڈی او ربوہ ۶۲/۱/۳۰

نمبر ۱۶۴۶۶ — میں صاحب بی بی زوجہ سلطان خان محمد حسن قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۴ء ساکن محلہ دار الرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲-۱۲-۲۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ حق مہر مبلغ ۲۵۰/- روپے تھا جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں ۲۔ زیورات طلائی وزنی ۲ تولے جس کی اندازاً قیمت دو صد روپے ہے میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی العبد نشان انگوٹھا صاحب بی بی گواہ شد ملک عبد الحفیظ خان بھٹی متعلم سال دوم تعلیم الاسلام کالج ربوہ گواہ شد سلطان اللہ یار خان بھٹی

نمبر ۱۶۶۶۵ — میں خادم حسین ولد اللہ بخش صاحب مرحوم قوم قریشی پیشہ دکانداری عمر ۵۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن رحیم یار خان ڈاکخانہ خاص ضلع رحیم یار خان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲-۱-۱۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ دکانداری مبلغ ۱۲۵/- روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ خط الراقم الحروف سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر و معاون کارکن دفتر وصیت ربوہ۔ العبد خادم حسین ولد اللہ بخش قوم قریشی ڈاکخانہ بازار مرچ رحیم یار خان گواہ شد حکیم غلام رسول ولد محمد بخش رحیم یار خان ۶۲-۱-۷ گواہ شد محمد قاسم ولد خادم حسین پراپرائٹر۔ قائد مجلس الاحمدیہ رحیم یار خان۔

نمبر ۱۶۶۶۶ — میں بشیر الدین ولد حسین بخش صاحب قوم سکھان پیشہ پنشنر عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن دار الرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲/۱/۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے میرے پاس مبلغ ۲۰۰۰/- روپیہ نقد ہے جسے کوئی کاروبار کرنے کے لئے رکھا گیا ہے اس کے علاوہ مجھے اس وقت مبلغ ۵۶/- روپے ماہوار پنشن سرکار سے ملتی ہے میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اور مذکورہ بالا رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی العبد بشیر الدین۔ گواہ شد حمید اللہ خان ہیڈ کلرک پنشنر دار الرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصیت ربوہ۔

نمبر ۱۶۷۱۹ — میں حفیظ اللہ خان اشرف ولد چوہدری اللہ رکھا صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن میرپور ڈاکخانہ میرپور ضلع میرپور صوبہ آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲-۱-۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۲۵۰/- روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس

کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد حسین شاہ ولد ..... اور دسیر مکان نمبر ۱۴ محلہ سیدان میرپور آزاد کشمیر۔ گواہ شد مرزا محمد یوسف تاجر سکنہ مکان ۲۳ محلہ ایم ڈی محلہ جدید آباد میرپور آزاد کشمیر۔ گواہ شد کیپٹن ڈاکٹر محمد دین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ میرپور آزاد کشمیر۔

نمبر ۱۶۷۲۶ میں شیخ خلیل احمد ولد شیخ ..... قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن پشاور۔ ڈاکخانہ پشاور ضلع پشاور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۲/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں سوائے ۱۰۵ ایکڑ زمین کے جو مجھے گورنمنٹ کی طرف سے ..... میں الاٹ ہوئی ہے جس کے مالکانہ حقوق مجھے حاصل نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۴۰۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد شیخ خلیل احمد مکان نمبر ۲۲۲ محلہ رام پورہ نیا دروازہ پشاور۔ گواہ شد چراغ الدین مربی سلسلہ احمدیہ پشاور شہر۔ گواہ شد بختیار احمد سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ پشاور۔

نمبر ۱۶۷۲۷ میں محمد حسین ولد چوہدری اللہ دتہ صاحب قوم ..... پیشہ زمینداری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن چک ۱۶۸ ڈاکخانہ ڈیرہ نواب ضلع بہاولنگر صوبہ ویسٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ اکتوبر ۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ سالانہ آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۸۰۰ روپیہ ہے میں ان شاء اللہ تعالیٰ تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد محمد حسین مہار ولد چوہدری اللہ دتہ صاحب چک ۱۰۸ ڈاکخانہ ڈیرہ نواب ضلع بہاولنگر۔ گواہ شد نذیر احمد ..... ولد چوہدری احمد خاں چک ۱۰۶ ڈاکخانہ ..... گواہ شد۔ احقر غلام رسول شاکر انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ۔

نمبر ۱۶۷۵۹ میں شمس کبیر محمد ولد اللہ بخش قوم ارائیں پیشہ زمینداری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھینی ڈاکخانہ شرقپور کلاں ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ جولائی ۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت منقولہ نقدی ۱۲۰/- روپیہ بصورت اراضی بقدر ملکیتی ایک ایکڑ چار کنال ..... چار ہے جو کہ واقعہ موضع بھینی تحصیل فیروزوالا ضلع شیخوپورہ ہے جائداد غیر منقولہ ایک قطعہ مکان تا..... واقعہ بھینی مذکور بالیتی بقدر ۳۰۰/- روپے ہے درعدد بھینسیں مالیتی ۶۰۰/- روپے سب کی قیمت مذکورہ کی میزان ۲۱۰۰/- روپیہ ہے جو کہ میری ملکیت و مقبوضہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بعد حصہ جائداد

داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط راقم الحروف ..... محمد شفیع ولد حکیم ..... صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھینی شرقپور ضلع شیخوپورہ العبد نشان انگوٹھا شیر محمد ولد اللہ بخش قوم ارائیں کمہور ساکن بھینی ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد محمد عاشق ولد حکیم محمد شریف مرحوم بھینی۔ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا دفتر وصیت ربوہ۔

نمبر ۱۶۷۶۷ میں محمد صادق ..... ولد حسن خان قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت مارچ ۵۵ء ساکن مکان نمبر ۱۵۲۔ این راولپنڈی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲/۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۴۰/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی العبد محمد صادق خان مکان ۱۵۲۔ این محلہ چوہدری وارث خان راولپنڈی گواہ شد چوہدری عبدالکریم ولد چوہدری عبدالعزیز ۵۰۳ جی کالج روڈ راولپنڈی۔ گواہ شد محمد ابراہیم ولد چوہدری کرم الٰہی دفتر انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ۔

نمبر ۱۶۷۶۲ میں محمد یوسف ولد چوہدری نقیر محمد صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن حال راولپنڈی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جون ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مع الاؤنس ۲۴۰/- روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر میں اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ محمد یوسف کارپورل پوسٹ بکس ۲۲ پی اے ایف چکلالہ راولپنڈی۔ گواہ شد عبدالرشید قریشی موصی ..... گواہ شد محمد افضل ولد گیانی محمد صدیق موصی ۵۵۰۹ سیکرٹری مال حلقہ اصغر مال راولپنڈی۔

نمبر ۱۶۷۷۰ میں عبدالحمید ولد میاں اختر حسین صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ تجارت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن سانگلہ ہل ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۶/۶۲ حسب ذیل وصیت

کرتا ہوں میرے والد صاحب خدا تعالیٰ کے فضل سے زندہ ہیں اور تمام جائداد والد صاحب کے نام ہے میں والد صاحب کے ساتھ تجارت کرتا ہوں مجھے والد صاحب کی طرف سے -/۳۰ روپیہ جیب خرچ ملتا ہے میں ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی العبد عبدالحمید ولد میاں دستگیر جیولری سلک سٹور سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد صوفی سمیع اللہ ولد میاں گلاب دین سیکرٹری مال سانگلہ ہل گواہ شد چوہدری نذیر اللہ ولد چوہدری احمد دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سانگلہ ہل

نمبر ۱۶۷۷۱ - میں خواجہ محمد اکرم ولد خواجہ غلام احمد ارائیں کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن محمد نگر لاہور ڈاک خانہ محمد نگر اقبال روڈ ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۶.۰۶.۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے پانچ مرلہ زمین سفید واقع سمن آباد نگر جی ٹی روڈ پلاٹ نمبر ۹۷ سٹیڈیم سکیم نمبر ۲ قیمت دو ہزار سات سو روپے (۲۷۰۰) روپیہ ہے دس مرلہ زمین واقع ربوہ محلہ دارالرحمت وسطی جنوب شمالی گلی مغرب پلاٹ مکان خواجہ محمد امین صاحب جنوب مکان عبدالغفور رشدی اور مشرقی پلاٹ سفید زمین حمید اللہ خان قیمت ۱۵۰۰ روپیہ ہے کل میزان -/۲۲۷۰ جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بعد حصہ جائداد داخل کر دوں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ ملازمت -/۲۰۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ العبد راقم الحروف خواجہ محمد اکرم ۶۲-۶-۲۶ العبد خواجہ محمد اکرم مکان نمبر ۳ گلی نمبر ۱۲ محمد نگر اقبال روڈ لاہور گواہ شد خواجہ محمد امین ولد خواجہ غلام احمد مرحوم برادر حقیقی موصی محمد نگر مکان ۳ گلی ۱۹ لاہور۔ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ ۶۲-۶-۲۶۔

نمبر ۱۶۷۷۲ - میں علی محمد ولد میاں قائم الدین قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۹ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۲۹ء ساکن قصور ڈاک خانہ خاص قصور ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ مارچ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۸۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی العبد جمعدار علی محمد ایس ڈی ورکشاپ ای ایم ای کوئٹہ۔ گواہ شد محمد احمد مولوی فاضل موصی ۸۲۶۵ آرڈیننس ڈپو کوئٹہ گواہ شد محمد نصیب عارف وصیت نمبر ۵۲۹۲

نمبر ۱۶۷۷۸ - میں بشیر احمد ولد کرم الٰہی قوم گوجر پیشہ تجارت عمر ۲۵ سال اندازاً تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ریئیکے ڈاک خانہ بدو کے چیمہ ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲-۳-۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ میرے والد بزرگوار خدا تعالیٰ کے فضل سے زندہ ہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ دوکان پرچون دیہات میں ہے مبلغ -/۴۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی، نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط راقم الحروف بشیر احمد ولد کرم الٰہی ساکن ریئیکے ڈاک خانہ بدو کے چیمہ ضلع سیالکوٹ ۶۲-۳-۲۸ - العبد بشیر احمد ریئیکے ڈاک خانہ بدو کے ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد شریف الٰہی سیکرٹری مال۔ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ۔

نمبر ۱۶۷۷۹ - میں بشیر احمد ولد نبی بخش قوم ارائیں پیشہ ٹھیکیداری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن حافظ آباد ڈاک خانہ خاص ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ مارچ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائداد نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت بذریعہ ٹھیکیداری مبلغ -/۲۰۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور

کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط راقم الحروف بشیر احمد ولد نبی بخش۔ العبد بشیر احمد ٹھیکہ دار [illegible] دولت رام حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ گواہ شد: غلام احمد ولد چوہدری نور علی مرحوم امام الصلوٰۃ جماعت احمدیہ حافظ آباد۔ گواہ شد۔ ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ انسپکٹر وصایا

نمبر ۱۶۷۹۴ ۔ میں رشید احمد بھٹی ولد چوہدری رشید محمد قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۱۳ سال تاریخ بیعت ۲۸ نومبر ۵۰ء ساکن بھکھی آنا ڈاکخانہ جھمراں ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵ ستمبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ اس وقت صرف ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت صرف ۱۰/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ رشید احمد بھٹی ۲۰/۹/۶۱ گواہ شد محمد شفیع معلم وقف جدید [illegible] بھکھو آنا۔ گواہ شد عبد الحمید ولد بشیر محمد [illegible] بھکھی آنا

نمبر ۱۶۷۹۸ ۔ میں ماسٹر محمد صدیق ولد تاج الدین قوم [illegible] پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۰ء ساکن چک ۹۸ شمالی ڈاکخانہ چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲ اپریل ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے میری آمد بذریعہ ملازمت اس وقت مبلغ ۹۰/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا نیز اس کے علاوہ کوئی اور آمد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جو جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی العبد ماسٹر محمد صدیق گواہ شد بقلم خود عزیز الرحمٰن منگلا ولد غلام محمد مربی سلسلہ سرگودھا۔ گواہ شد خلیل احمد خالد معلم وقف جدید چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا۔

نمبر ۱۶۸۰۰ ۔ میں میاں فقیر محمد ولد میاں علی گوہر قوم سنجوڑے پیشہ چوکیدارہ عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۸ء ساکن کھریا ڈاکخانہ [illegible] ریاست [illegible] ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴/۹/۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میرا گذارہ ماہوار تنخواہ چوکیدارہ مبلغ ۱۲/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ موصی میاں فقیر محمد ولد میاں علی گوہر قوم سنجوڑے موضع کھریا [illegible] ضلع سیالکوٹ نشان انگوٹھا موصی ۲۴/۹/۶۱ء گواہ شد چوہدری نیک محمد ولد عبد اللہ موضع کھریا۔ گواہ شد چوہدری محمد حسین ولد لال خان۔

نمبر ۱۶۸۰۲ ۔ میں ملک منور الدین احمد ولد ملک معراج الدین صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن حافظ آباد ڈاکخانہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶/۲/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ ملازمت مبلغ ۱۲۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط راقم الحروف منور الدین احمد ولد ملک معراج الدین حافظ آباد [illegible] العبد ملک منور الدین احمد گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا گواہ شد۔ غلام احمد ولد چوہدری نور علی صاحب مرحوم امام الصلوٰۃ حافظ آباد ۲۶/۲/۶۲۔

نمبر ۱۶۸۰۷ ۔ میں حمید احمد خان ولد خان بشیر احمد خان قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن [illegible] لاہور کینٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹ جولائی ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت منقولہ یا غیر منقولہ کوئی نہیں ہے میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ ملازمت [illegible] مبلغ ۱۷۵/- روپے کے قریب ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اس کے بعد جو جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط راقم الحروف حمید احمد خان ولد بشیر احمد خان متصل [illegible] لاہور کینٹ العبد حمید احمد خان ۲۱/۶/۶۲ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا دفتر وصیت ربوہ۔ گواہ شد رشید حسین ولد محمد حسین [illegible] غلام احمد پارک [illegible] بازار لاہور کینٹ

نمبر ۱۶۸۱۰ ۔ میں غلام فاطمہ زوجہ محمد اسحٰق قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن [illegible] ۹۳ ڈاکخانہ [illegible] ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی

ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۱-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ ۔/۱۰۰۶ روپیہ جو کہ واجب الادا ہے زیور طلائی ایک جوڑی کانٹے وزن ۹ ماشے قیمت ۔/۱۰۰ روپیہ کل میزان مبلغ ۔/۱۱۰۶ روپیہ ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی الامۃ نشان انگوٹھا غلام فاطمہ زوجہ ملک محمد اسحٰق ۔ گواہ شد ملک محمد اسحٰق خاوند موصیہ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۶۸۱۵ ـ میں ملک مبارک احمد ولد شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھرم پورہ لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۶-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ ملازمت مبلغ ۔/۲۸۱ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی فقط راقم المعروف ملک مبارک احمد ولد شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی ساکن گلستان کالونی مکان ۳۵۲ دھرم پورہ لاہور ۔ العبد ملک مبارک احمد ۲۹-۶-۶۲ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ گواہ شد شیخ عبد الشکور ولد شیخ عبد الواحد صاحب زعیم مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ دھرم پورہ لاہور ۔

نمبر ۱۶۸۱۶ ـ میں محمد یوسف ولد چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان حال ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اگست ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد ایک مکان واقعہ محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ میں ۶ مرلہ رقبہ پر ہے جس کی موجودہ قیمت تین ہزار روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں ۔ میرا گذارہ میری ماہوار تنخواہ پر ہے جو اس وقت ۔/۱۳۵ روپے ہے میں تازندگی اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں ۔ نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔ العبد محمد یوسف دار الرحمت وسطی ربوہ گواہ شد جلال الدین ابن عبد الستار کشمیری مرحوم محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ ۲-۸-۶۲ ۔ گواہ شد رشید احمد رشید منزل دار الرحمت شرقی ربوہ۔

نمبر ۱۶۸۱۷ ـ میں عبد المجید ولد چوہدری عبد العزیز قوم ارائیں پیشہ نشتر عمر تقریباً ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن جھنگ صدر ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ دسمبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے ایک مکان رہائشی جس کی اندازاً قیمت ۔/۲۰۰۰ ہزار روپیہ ہے ایک دکان جس کی اندازاً قیمت ۔/۱۵۰۰ ہزار روپیہ ہے زرعی زمین اندر حدود کمیٹی ۱۲ کنال ہے جس کی اس وقت زیادہ سے زیادہ قیمت ۔/۴۰۰ روپیہ فی کنال ہے کل قیمت مبلغ ۴۸۰۰ ہزار روپیہ نقد رقم جو میری ڈاکخانہ میں جمع ہے ۔/۵۰ تھے آمد ماہوار عمدت بنشن مبلغ ۔/۱۲ تعدا الاؤنس ماہوار مبلغ ۔/۱۲ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں مندرجہ بالا جائداد و آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں ۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری منقولہ یا غیر منقولہ ماسوائے مندرجہ بالا جائداد کے ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اگر میری آمد میں کوئی کمی یا بیشی ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اگر میں احمدی مرکز میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی لہذا یہ چند حروف بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ بخوشی خود تحریر کر دیا ہوں کہ سند رہے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔ العبد عبد المجید ولد چوہدری عبد العزیز ۔ گواہ شد ماسٹر گل محمد ولد میاں کریم بخش صاحب سیکرٹری مال جھنگ صدر ۔ گواہ شد عبد الحلیم ولد عبد الحکیم جھنگ صدر ۔

نمبر ۱۶۸۲۳ ـ میں اللہ دین ولد میاں نبو صاحب قوم ارائیں پیشہ پیری عمر ۵۶ سال تاریخ بیعت ساکن سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲-۸-۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت کچھ نہیں ہے گو میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو بذریعہ کاروبار پیری کا مبلغ ۔/۴۰ روپے ہے میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوا کرے گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی العبد اللہ دین نشان انگوٹھا ۔ گواہ شد محمد عالم معرفت داؤد ونیز کل بلاک نمبر ۲ ۔ سرگودھا گواہ شد محمد احمد سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ سرگودھا ۔

نمبر ۱۶۹۲۴ ـ میں رانا عبد الغفور ولد رانا فقا حاکم قوم بھٹی پیشہ دکانداری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۱ء ساکن خوشاب ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۶۲-۸-۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری منقولہ جائداد اس وقت کوئی نہیں منقولہ جائداد میرا ایک جدی مکان مالیتی ۔/۲۰۰۰ ہزار روپے واقع محلہ پیر نو الاخر شاب تحصیل سرگودھا میں ہے میرا گذارہ میری تجارت پر ہے جو بذریعہ دکانداری ۔/۱۵۰ روپے ماہوار ہے میں اپنی غیر منقولہ جائداد مذکورہ بالا کے

۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز اقرار کرتا ہوں کہ اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ بھی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میرے مرنے کے بعد اس جائداد کے علاوہ بھی اگر کوئی جائداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد بقلم خود محمد الحکیم گواہ شد سید اعجاز احمد شاہ انسپکٹر بیت المال ۲/۱۲ گواہ شد چوہدری عبدالکریم شاہد کاٹھ گڑھی مربی سلسلہ احمدیہ خوشاب ضلع سرگودھا۔

نمبر ۱۶۸۳۷ میں شیخ مبارک احمد ولد مستری رحمت علی قوم شیخ پیشہ وکالت عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گنج ڈاکخانہ مغلپورہ لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ جنوری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرا ایک مکان واقع محلہ دارالرحمت ربوہ میں ہے جس کی موجودہ قیمت اندازاً -/۱۹۰۰ صد روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز اس کے علاوہ جو جائداد میری موت پر ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی علاوہ ازیں میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو بذریعہ وکالت مجھے اندازاً -/۲۵۰ روپیہ ماہوار ہوتی ہے۔ اس میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اپنی ہر قسم کی پیدا کردہ جائداد یا مزید کوئی آمد کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد شیخ مبارک احمد ولد مستری رحمت علی محلہ گنج مغلپورہ لاہور ۱۲/۱/۶۲ گواہ شد ملک منور احمد جاوید جنرل ۱۰۵۸۶ نمبر ۱۵۵۷۰ سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ گواہ شد حیات محمد منیب زعیم انصار اللہ جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ لاہور وصیت نمبر ۲۳)

نمبر ۱۶۸۵۵ میں نصر اللہ خان ولد چوہدری فضل احمد صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۰۳ گورنمنٹ چوبرجی کوارٹرز لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

۱۔ جائداد غیر منقولہ بصورت زمین زرعی گیارہ ایکڑ چک جھنڈل چک ۱۲۶ ۔ ج ب تحصیل ضلع لائل پور میں واقع ہے مشترکہ ہے اس کی موجودہ قیمت اندازاً تین ہزار روپے ہے کیونکہ اکثر حصہ ناقابل کاشت ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں اگر کوئی جائداد بعد میں پیدا کروں تو مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو اطلاع کر دوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ۲۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ تین صد روپیہ ماہوار ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی العبد نصیر اللہ ۰۳ گورنمنٹ چوبرجی کوارٹرز لاہور گواہ شد چوہدری غلام احمد ایم اے سیکرٹری مال حلقہ اسلامیہ پارک لاہور گواہ شد چوہدری محمد اقبال صاحب حلقہ اسلامیہ پارک لاہور ۶۲/۱/۲۶ ۔

نمبر ۱۶۸۶۰ میں حمیدہ الحمید زوجہ چوہدری عطاء اللہ صاحب قوم راجپوت جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چہور چک ۱۱۷ ر ب ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) حق مہر -/۵۰۰ روپیہ جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے (۲) زیور طلائی دو بالیاں وزن ایک تولہ ایک انگوٹھی وزن ایک تولہ ماشہ دو چوڑی ایک عدد وزن ایک تولہ مالیت کل میزان -/۹۶۰ روپے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی نشان انگوٹھا حمیدہ الحمید زوجہ عطاء اللہ چک چہور ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد عطاء اللہ بقلم خود ولد چوہدری رحیم بخش صاحب چک چہور ۱۱۷ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ انسپکٹر وصایا حال چک چہور

نمبر ۱۶۸۶۱ میں سکینہ زوجہ عطاء اللہ قوم جٹ کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چہور ۱۱۷ ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ستمبر ۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ (۱) حق مہر -/۵۰ روپیہ ذمہ خاوند (۲) زیور طلائی کانٹے ایک جوڑی وزنی ایک تولہ مالیتی -/۱۳۰ کل میزان مبلغ -/۱۶۳ روپے ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی نشان انگوٹھا سکینہ بیگم اہلیہ چوہدری عطاء اللہ ساکن چہور ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد عطاء اللہ خاوند موصیہ چک چہور ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا حال چک چہور ۱۱۷۔

نمبر ۱۶۸۶۲ میں رحیم اللہ ولد حاجی نور احمد قوم راجپوت پیشہ دکانداری عمر ۶۱ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۰ء ساکن حال کوئٹہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں چونکہ جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار

آمد ہے جو کہ اس وقت تقریباً بیس روپیہ ایم ڈی پنشن ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ نوٹ۔ کوئٹہ میں ایک مختصر مکان اور ایک معمولی حیثیت کی دکان محمد شیسٹ کی طرف سے میرے نام عارضی طور پر منتقل ہوئے ہیں اب تک مستقل طور پر نہیں ہوئے آخری فیصلہ ہونے پر یہ وصیت اس جائداد پر بھی حاوی ہوگی۔ العبد رحیم اللہ ۲/۲۳ ۱۲ نائب ناظر روڈ کوئٹہ گواہ شد محمد عیسیٰ خان سیکرٹری اصلاح و ارشاد کوئٹہ کوئٹہ۔ خان صاحب ڈاکٹر محمد عبد السبحان مکان ۲۸-۲/۷۸ ہرکشن روڈ کوئٹہ۔

نمبر ۱۶۸۶۳ — میں عطاء الرحمٰن چغتائی ولد مولوی فضل الٰہی صاحب قوم چغتائی پیشہ تجارت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن سی بلاک ماڈل ٹاؤن ڈاکخانہ خاص ماڈل ٹاؤن ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ ۲/۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ایک عدد مکان جو کہ مجھے کلیم کے عوض ملا ہے کلیم میں ۵۰/- فیصدی کے حساب سے خریدا ہے لہٰذا وہ مکان مجھے ۳۶۰۰/- روپے میں پڑا ہے مکان کا محل وقوع و نمبر فلیٹ نمبر ۸ سی بلاک (مارکیٹ) ماڈل ٹاؤن لاہور ایک قطعہ زمین چھ دار البرکات ربوہ جو کہ مبلغ ایک صد روپیہ پر خریدی تھی ایک کنال جو کہ میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت از ذریعہ تجارت مبلغ ۲۰۰/- روپیہ ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ فقط الراقم عطاء الرحمٰن چغتائی ولد حضرت مولوی فضل الٰہی صاحب فلیٹ نمبر ۸ سی بلاک (مارکیٹ) ماڈل ٹاؤن لاہور۔ العبد عطاء الرحمٰن چغتائی مولوی فاضل ۲۶ ۲/۳ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ گواہ شد خان صاحب میاں محمد یوسف صدر حلقہ ماڈل ٹاؤن لاہور ۲۶ ۲/۳

نمبر ۱۶۸۶۴ — میں چوہدری محمد انور ولد چوہدری محمد حسین قوم جٹ وڑائچ پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن شادیوال خورد ڈاکخانہ شادیوال ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان حال مقیم پشاور یونیورسٹی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۲/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ ۱۰ مرلہ زمین کا پلاٹ مکان ربوہ میں ۵۰/- ۳۰ روپیہ تقریباً ادا ہوا ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں جبکہ جائداد والد صاحب کی ملکیت ہے جو بفضل خدا زندہ موجود ہیں لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت ۲۱۰/- روپے ماہوار ہے نیز میری پنشن مبلغ ۴۲/- میں تازیست اپنی کل ماہوار ۸/۲۴۴ جو ماہوار ہے نیز آئندہ آمد کا جو بھی ہوگی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا نیز میری وفات پر جو بھی میرا ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد محمد انور ولد چوہدری محمد حسین سکنہ شادیوال خورد ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع گجرات حال پشاور یونیورسٹی معرفت چوہدری محمد اکمل صاحب شاہد مسجد احمدیہ سول کوارٹرز درمدر گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت حال پشاور۔

نمبر ۱۶۸۶۵ — میں عبد الرحمٰن ولد چوہدری غلام علی صاحب قوم کھنبہ عرف راجپوت پیشہ زمینداری عمر تقریباً ۴۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ۱۳۰/- TDA ڈاکخانہ معرفت انصاف کمیشن شاپ سوہاوہ روڈ لیہ ضلع مظفر گڑھ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ ۲/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرا گزارہ صرف جائداد کی آمد پر ہے، اور میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی (۱) غیر منقولہ جائداد، ۱۳ ایکڑ زمین چک ۱۳۰ ٹی ڈی اے ضلع مظفر گڑھ ہے جس میں ۷ ایکڑ زمین جو آباد ہونا غیر ممکن ہے اس کو نکال کر باقی ۶ ایکڑ زمین کی قیمت ۷۰۰۰/- روپے ہے، (۲) ایک مکان ہنگام لیہ محلہ اسلام آباد رقبہ دس مرلہ کا ہے یہ مکان خام ہے اس کے چاروں طرف مشرق مکان چوہدری عمر الدین صاحب احمدی کا ہے اور شمالی طرف خالی ہے مغربا مکان مستری کریم بخش صاحب اور جنوب میں گلی ہے اس کی قیمت ۲۳۰/- روپیہ ہے (۳) پانچ مرلہ سفید زمین ربوہ ضلع جھنگ میں جس کی قیمت ۳۷۵/- روپے ہے (۵) مویشی چھوٹے بڑے ۵ ہیں جن کی مجموعی قیمت زیادہ سے زیادہ ۱۵۲/- روپے ہے کل جائداد وصیت کردہ کی مجموعی قیمت ۷۷۵۲/- راقم الحروف سلطان احمد مربی — العبد عبد الرحمٰن ولد چوہدری غلام علی صاحب معرفت انصاف کمیشن شاپ لیہ ضلع مظفر گڑھ گواہ شد۔ بشارت احمد ولد عبد الرحمٰن سکنہ چک ٹی ڈی اے لیہ گواہ شد سلطان احمد موصی نمبر ۶۷۷۶ — انسپکٹر بیت المال —

نمبر ۱۶۸۶۶ - میں چوہدری نذیر احمد ولد چوہدری غلام حسین صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوہر پور ڈاکخانہ گوہر پور ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان لقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ جولائی ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائداد نہیں میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو مبلغ -/۹۶۰ روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد نذیر احمد بقلم خود گوہر پور ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ حال کویت موجودہ پتہ چوہدری نذیر احمد نمبر ۱۶۲۰ بیاہ احمدی بمبر ۲۶ کویت آئل کمپنی - کویت - گواہ شد مبارک احمد وصیت نمبر ۱۵۲۲۳ برادر چوہدری نذیر احمد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ راولپنڈی حال گوہر پور گواہ شد بشیر احمد مہدی ۱۲۵۰۱ برادر چوہدری نذیر احمد گوہر پور ضلع سیالکوٹ -

نمبر ۱۶۸۶۷ - میں منیر احمد ولد چوہدری بہاء الدین صاحب قوم جٹ پیشہ پنشنر عمر ۶۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن محلہ دارالرحمت غربی ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ لقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۹/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے مگر بطور پنشن گورنمنٹ سے مبلغ -/۲۰۱۰ روپے ماہوار آمد ہے میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی العبد منیر احمد چوہدری ولد بہاء الدین چوہدری محلہ دارالرحمت سیکنڈری ایریا ربوہ گواہ شد فضل الٰہی پریذیڈنٹ محلہ دارالرحمت سیکنڈری ایریا ربوہ - گواہ شد بشیر احمد بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک نمبر ۹۶ -

نمبر ۱۶۸۶۸ - میں سردار رفیق احمد ولد ڈاکٹر نذیر احمد پیشہ ماسٹر عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیروبی صوبہ مشرقی افریقہ لقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۹/۵/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے میرا گزارہ اس وقت ماہوار آمد پر ہے جو -/۸۰۰ شلنگ ہے میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں اپنے حصہ جائداد کے طور پر کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن کر دوں تو یہ رقم میرے حصہ جائداد سے منہا کر دی جائے گی والسلام خاکسار سردار رفیق احمد ۹/۵/۶۲ گواہ شد داؤد المنعم صاحب جماعت احمدیہ نیروبی - گواہ شد سید سعید احمد ناصر سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ نیروبی

نمبر ۱۶۸۶۹ - میں ادریس نصر اللہ خاں ولد چوہدری عبد اللہ خاں صاحب مرحوم قوم ساہی پیشہ وکالت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۳۲ سی بلاک ڈاکخانہ ماڈل ٹاؤن ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان لقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۲/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے زرعی زمین ۷۰ ایکڑ موضع ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں ہے جس کی قیمت اس وقت تقریباً ۷۰ ہزار روپیہ ہے یہ میری واحد ملکیت ہے (۲) مکان مشترکہ واقع ڈسکہ جس میں میرے حصہ کی قیمت اندازاً ۲۰۰۰ روپیہ ہے (۳) دکانات واقع ڈسکہ جس میں میرے حصہ کی قیمت اندازاً ۲۰۰۰ روپیہ ہے (۴) مکان واقع ربوہ جس میں میرا حصہ تقریباً ۱۲۰۰۰ روپیہ ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اس کے علاوہ میری آمدنی وکالت و حصہ جات جو میں نے مختلف کمپنیوں میں خرید رکھے ہوئے ہیں سے ہے جس کا تعین کرنا ممکن نہیں ہاں تا زیست اپنی ماہوار آمد -/۵۰۰ روپیہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد ادریس نصر اللہ خاں - گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی - گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی -

نمبر ۱۶۸۷۰ - میں ملک مسیح اللہ ولد حکیم مرغوب اللہ صاحب قوم اعوان پیشہ کیمسٹ ڈرگسٹ عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن شیخوپورہ شہر صوبہ مغربی پاکستان لقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۹/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:- میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ انگریزی دوا فروشی -/۱۰۰ روپے ماہوار ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی راقم الحروف ملک مسیح اللہ ولد حکیم مرغوب اللہ صاحب معتمد دواخانہ جیل مین بازار شیخوپورہ العبد مسیح اللہ گواہ شد حکیم مرغوب اللہ ولد حکیم عبد الجلیل جیل دواخانہ مین بازار ربوہ - گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید اسحاق شاہ مرحوم - انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ

نمبر ۱۶۸۶۱ ـ میں حسن محمد ولد ابراہیم صاحب قوم کمبوہ پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن موضع مدار حال شیخوپورہ معرفت حکیم مرغوب اللہ صاحب بیرون بازار شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰-۹-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے تین ایکڑ اراضی واقع موضع مدار ضلع شیخوپورہ میں ہے جس کی قیمت مبلغ -/۳۶۰۰ روپیہ ہے اس تین ایکڑ زمین میں میری تین ہمشیرگان بھی شامل ہیں جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کردوں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی جائداد یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت بذریعہ ملازمت ۱۲۶.۰۰ روپے ماہوار ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا فقط راقم الوصیت حسن محمد ـ العبد حسن محمد ولد ابراہیم مڈ لسٹیل ۲۹۰۹ لاہور معرفت حکیم مرغوب اللہ صاحب اسی بازار شیخوپورہ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا گواہ شد قریشی سعید احمد اظہر ماسٹر محمد کی صاحب اصغر عربی انچارج ضلع شیخوپورہ ـ

نمبر ۱۶۸۶۲ ـ میں محمود احمد ولد شیخ اللہ دتہ مرحوم قوم شیخ پیشہ ٹھیکیداری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۹ء ساکن ۲۲۲۹ پیر الٰہی بخش کالونی کراچی ۵ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ ستمبر ۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے (۱) ہمارا ایک جدی مکان موضع دولت نگر ضلع گجرات میں ہے جس میں ہم چار بھائی اور ایک بہن حصہ دار ہیں اس مکان کی قیمت اس وقت اٹھارہ سو روپیہ ہے جس میں میرے حصہ کی قیمت چار سو روپے بنتی ہے (۲) ہمارا ایک خالی پلاٹ چھ سو مربع گز کے ڈی اے سکیم نمبر ا ڈرگ روڈ میں ہے اس میں ہم دو بھائی حصہ دار ہیں اور میرا حصہ نصف ہے اس کی قیمت مبلغ پانچ ہزار روپیہ ہے جس میں میرا حصہ مبلغ -/۲۵۰۰ روپے بنتا ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں مندرجہ بالا جائداد میں سے اپنے حصہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں (۲) میرا گزارہ ٹھیکیداری پر ہے جس کے ذریعہ مجھے ماہوار آمد مبلغ پانچ صد پچاس روپیہ ہوتی ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی فقط ۱۶ ستمبر ۱۹۶۲ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد محمود احمد بقلم خود ـ گواہ شد محمد احمد خان پریذیڈنٹ حلقہ رسبر کالونی کراچی گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت کراچی

نمبر ۱۶۸۶۳ ـ میں اعجاز الحق ولد ڈاکٹر محمد طفیل خان صاحب قوم ککے زئی افغان پیشہ پرائیویٹ پریکٹس عمر ۵۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن باغ ڈاکخانہ باغ ضلع پونچھ صوبہ آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ مارچ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس میری جائداد غیر منقولہ زرعی اراضی واقع باغ تحصیل باغ آزاد کشمیر ہے جس کی سالانہ آمد پچاس روپے ہے اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کردوں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس دسواں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میرا گزارہ ڈاکٹری پریکٹس وغیرہ پر ہے جس کے ذریعہ اندازہ -/۵۰ روپے ماہوار آمد ہوجایا کرتی ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی دسواں حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا العبد اعجاز الحق خان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ باغ معرفت تراڑ دوا خانہ باغ گواہ شد ڈاکٹر علم الدین شفا خانہ حیوانات گواہ شد محمد دین سیکرٹری مال تحصیل باغ آزاد کشمیر ـ

نمبر ۱۶۸۶۴ ـ میں نور احمد ولد عبد المجید قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۳۹ (ڈی بی) ڈاکخانہ چک ۳۶ ڈی بی ضلع سرگودھا صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جون ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد ۱۵ ایکڑ اراضی غیر منقولہ جائداد آرضی طور پر محکمہ T.D.A کی طرف سے الاٹ ہے اور بعد ادائیگی قیمت جو گورنمنٹ کی طرف سے -/۲۷۵۰ روپیہ مقرر ہے علاوہ قیمت اعلاوہ دیگر اخراجات جو باقی ہوگی گورنمنٹ کو ادا کرنی ہے اس کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ وصیت کرتا ہوں مجھے اس وقت اس اراضی سے مبلغ ۵۰۰ روپے سالانہ آمد ہے اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۶/۶۲ العبد نشان انگوٹھا نور احمد چک

$\frac{39}{D.B}$ براستہ قائد آباد ضلع سرگودھا گواہ شد خیر الدین بقلم خود پریذیڈنٹ چک ۳۹/D.B
گواہ شد ڈاکٹر غلام محمد حق معلم وقف جدید چک D.B ۳۹ ڈاک خانہ D.B/۳۶ ضلع سرگودھا

نمبر ۱۶۶۵۴ ـ میں مستری محمد صدیق ولد مستری عبد الکریم قوم مغل پیشہ تجارت عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن چک D.B/۳۹ ضلع سرگودھا صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۹}{۶۲}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں صرف پانچ ایکڑ اراضی کمرہ T.D.A کی طرف سے بطور کمیشن پیشہ کاشتکاری لحاظ سے عارضی طور پر اس کی آمد حاصل کرنے کا حق ہے جب تک میں اس چک مذکور میں زمیندارہ حیاب کا کام کرتا ہوں اس کی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں مد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس کے علاوہ تجارتی پیشہ کی آمد سالانہ کچھ صد روپیہ ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میری سالانہ آمد اس وقت -/۹۸۰ روپے ہے کمی بیشی کی اطلاع کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد موصی بقلم خود محمد صدیق ساکن چک $\frac{۳۹}{D.B}$ گواہ شد فاکسار خیر الدین بقلم خود پریذیڈنٹ چک D.B/۳۹ ضلع سرگودھا گواہ شد ڈاکٹر غلام محمد حق معلم وقف جدید چک D.B/۳۹ براستہ قائد آباد ضلع سرگودھا۔

نمبر ۱۶۶۵۵ ـ میں سلطان احمد ولد نظام الدین قوم ارائیں پیشہ زمینداری عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۷ء ساکن چک $\frac{39}{D.B}$ ڈاک خانہ $\frac{۳۶}{D.B}$ ضلع سرگودھا صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱ مارچ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد صرف ۱۵ ایکڑ اراضی غیر منقولہ جو کہ ہمیں محکمہ T.D.A کی طرف سے الاٹ ہے اور بعد ادائیگی قیمت مستقل ہوگی اس کی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اس وقت مجھے مذکورہ ۱۵ ایکڑ اراضی سے مبلغ -/۵۶۰ روپے سالانہ آمد ہے اس جائداد کی قیمت (-/۲۲۵۰) روپیہ گورنمنٹ کو باقی ادا کرنی ہے اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی $\frac{۳}{۶۲}$ ۳۱ العبد نشان انگوٹھا سلطان احمد ولد نظام دین قوم ارائیں ساکن D.B/۳۹ ضلع سرگودھا گواہ شد خیر دین بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک $\frac{۳۹}{D.B}$ ـ گواہ شد ڈاکٹر غلام محمد حق معلم وقف جدید چک $\frac{۳۹}{D.B}$ ضلع سرگودھا

نمبر ۱۶۶۵۶ ـ میں حیات محمد ولد گلاب خان قوم جٹ بھنڈر پیشہ زمیندارہ عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۸ء ساکن نونو والی ڈاکخانہ گنہ کلاں ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان حال چک ۳۷ جنوبی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ جنوری ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت ۲۶ کنال اراضی زرعی واقع موضع نونو والی ضلع سیالکوٹ مالیتی -/۲۲۵۰ روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اس کے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں یا کسی قسم کی آمد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے وقت مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی مذکورہ بالا جائداد سے مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے سالانہ آمد ہوتی ہے جس پر میں چندہ عام ادا کرتا ہوں اس ۲۶ کنال زمین میں سے تین کنال مبلغ -/۴۰۰ میں رہن ہے اس لئے اس قدر رقم زمین کی قیمت سے کم کر دی جائے نیز میری اولاد کوئی نہیں ہے دیگر ورثاء غیر احمدی ہیں جو میری زمین کاشت کرتے ہیں اور وہ سالانہ -/۱۰۰ روپے کے قریب مجھے حصہ کے طور پر دیتے ہیں۔ نشان انگوٹھا حیات محمد ۳۷ جنوبی ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا۔
گواہ شد محمد جلال الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۳۷ جنوبی۔
گواہ شد عبد الغنی سیکرٹری تحریک جدید۔

نمبر ۱۶۶۵۸ ـ میں مرزا سلام اللہ ولد مرزا غلام اللہ صاحب قوم برلاس پیشہ زمیندارہ عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۷ء ساکن قادیان حال چنیوٹ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۳}{۶۲}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرا گزارہ صرف جائداد کی آمد پر ہے اور میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے (سات ایکڑ ۲ کنال گھگھی چک $\frac{۱۴۳}{۷۰۹}$ (۲) ۱۷ ایکڑ موضع آباد شہر ۲ ۲ مربع ایک ملحقہ) کی قیمت تقریباً -/۲۱۰۰۰ روپیہ صرف جو زرعی زمین ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں مد حصہ جائداد داخل کر دوں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیا جائیگا اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد مرزا سلام اللہ ولد مرزا غلام اللہ سابق قادیان حال چنیوٹ
گواہ شد مرزا منور احمد معاون ناظر بیت المال قادیان ولد مرزا برکت علی صاحب حال دار الرحمت وسطی ربوہ
گواہ شد مرزا برکت علی نیشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ۔

نمبر ۱۶۷۶۵ ۔ میں ملک فضل کریم خان نسیم اللہ ملک غلام خوش خان قوم ککے زئی پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۶۰ سال چھ ماہ تاریخ بیعت ۱۹۱۱ء ساکن نسیم اللہ چک حال محمد نگر لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ ؍ ۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے ایک مکان رقبہ ۷ مرلہ واقع ۱۲/۶۴ محمد نگر میر روڈ لاہور جس کی قیمت پندرہ ہزار روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کردوں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائداد حصہ وصیت کردہ منہا کردی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ لیکن میرا گزارہ اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت ۲۵۸/ روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا ۔ وصیت کنندہ ملک فضل کریم خان نسیم ۶۴/۱۲ محمد نگر میر روڈ لاہور گواہ شد مرزا احمد امین ولد مرزا وزیر بیگ سیکرٹری مال محمد نگر لاہور گواہ شد سید ولایت شاہ ولد رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ

نمبر ۱۶۷۳۶ ۔ میں خواجہ عنایت اللہ ولد خواجہ نظام الدین مرحوم قوم لون راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن حال راولپنڈی ڈاکخانہ راولپنڈی ضلع راولپنڈی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ؍ ۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد ۸۵/ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد یا آمد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی العبد خواجہ عنایت اللہ مکان نمبر ۲۵/۱۱ کالج روڈ راولپنڈی ۔ گواہ شد رشید احمد پسر عنایت اللہ صاحب موصی گواہ شد ۔ محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت راولپنڈی ۔

نمبر ۱۶۸۲۵ ۔ میں مرزا محمد سعید ولد مرزا محمد شریف صاحب قوم مغل پیشہ زمیندارہ عمر ۲۶ سالہ تاریخ بیعت پیدائشی ساکن تھہ کی ڈاکخانہ خاص ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲ ، ۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے ایک پختہ مکان واقعہ رام گلی لاہور اس میں ہم تین بھائی حصہ دار ہیں جس کی قیمت پندرہ ہزار روپیہ ہے اس کے ۱/۳ کا میں مالک ہوں نیز اراضی سات ایکڑ نہری واقع بھائی کوٹ ضلع لاہور میں ہے اس کی قیمت مبلغ ۱۴۰۰۰/ روپیہ ہے کل میزان ۱۹۰۰۰ ہزار روپیہ ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کردوں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا مجھ کو کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط راقم الحروف مرزا محمد سعید تھہ کی ۔ العبد مرزا محمد سعید بقلم خود ۔ گواہ شد محمد شفیع ولد رحمت علی جٹ سکرٹری مال جماعت احمدیہ تھہ کی ۔ گواہ شد ۔ سید ولایت شاہ ولد رمضان شاہ انسپکٹر وصایا حال تھہ کی ۔

نمبر ۱۶۸۲۵ ۔ میں مرزا محمد سلیم اختر ولد مرزا محمد حسین صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن فتح پور حال تھہ کی منڈی ڈاکخانہ خاص ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲ ، ۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے ایک رہائشی مکان پختہ واقع فتح پور ضلع گجرات جس کی قیمت تقریباً ۶۰۰۰/ روپیہ ہوگی اس مکان میں میرا تیسرا حصہ ہے جو ۲۰۰۰ روپیہ بنتا ہے باقی حصوں کے مالک میرے دو بھائی مرزا محمد لطیف اکبر بی کام اور مرزا محمد شفیق الدین متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ ہیں میں اپنے حصہ کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی لیکن میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ ملازمت اصلاح و ارشاد مبلغ ۱۲۰/ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا ۔ فقط راقم الحروف مرزا محمد سلیم اختر مربی سلسلہ احمدیہ مقیم تھہ کی العبد مرزا محمد سلیم اختر معرفت چوہدری محمد دین اینڈ کمپنی غلہ منڈی تھہ کی ضلع لاہور گواہ شد ۔ قاضی محمد صدیق ولد حاجی جان محمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ تھہ کی نقل ٹرانسپورٹ کمپنی تھہ کی گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت حال تھہ کی

نمبر ۱۶۸۶۹ ۔ میں عبدالرحمٰن عابد ولد شیخ عبداللطیف قوم شیخ حال ریٹائرڈ پیشہ سرکاری ملازمت عمر ۳۳ سال تقریباً تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پرانی انارکلی لاہور ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ جولائی ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ ملازمت سرکاری مبلغ ... روپے ماہوار ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط الراقم العبد عبدالرحمٰن عابد وصیت کنندہ ۱۹ گنگوان سٹریٹ نمبر ۳ پرانی انارکلی لاہور۔ العبد عبدالرحمٰن عابد۔ گواہ شد۔ محمد صادق ولد میاں عبدالمجید صاحب مرحوم ... لاہور۔ گواہ شد ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ انسپکٹر وصایا

نمبر ... ۔ میں غلام احمد حنیف ولد محمد حسین قوم کھوکھر پیشہ تجارت عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن جھنگ ... ڈاک خانہ جھنگ ضلع سرگودھا صوبہ ... بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ مئی ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ... میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت ... ۱۰۰ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط المرقوم ۱۶ مئی ۱۹۶۲ء العبد غلام احمد حنیف۔ گواہ شد۔ عنایت اللہ خان خلیل کاٹھ گڑھی مولوی فاضل مربی سلسلہ گواہ شد حاجی محمد حسین احمدی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جھنگ۔

نمبر ۱۶۹۹۹ ۔ میں نعمت شاہ ولد بادشاہ صاحب قوم سید پیشہ مزدوری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۹ء ساکن سانگلہ ہل ڈاک خانہ خاص ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴/۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے ... واقع چک ۱۱۸ چوہڑ ضلع شیخوپورہ مالیتی ۵۰۰ روپیہ ... میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ صدر انجمن کے حوالہ کر دوں تو وہ ... جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت بذریعہ مزدوری مبلغ ۱۵/ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا فقط نعمت شاہ ولد بادشاہ۔ گواہ شد حکیم دوست محمد ولد میاں فضل الدین قوم ... ساکن سانگلہ ہل گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ۱۵/۹/۶۲

نمبر ۱۶۸۹۲ ۔ میں علی محمد ولد میاں فضل دین قوم ... پیشہ ہیڈ ماسٹر عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سانگلہ ہل ڈاک خانہ خاص ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ ہیڈ ماسٹری مبلغ ۵۰/ روپیہ ہوتا ہے میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط علی محمد ولد میاں فضل دین صاحب سانگلہ ہل ڈاک خانہ ... ضلع شیخوپورہ گواہ شد حکیم دوست محمد بقلم خود گواہ شد میاں فضل دین سانگلہ ہل گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت حال سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ۔

نمبر ۱۶۹۹۶ ۔ میں عبدالودود طارق ولد ماسٹر بشیر احمد صاحب قوم ... پیشہ ملازمت عمر ۱۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ ... ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ جنوری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۱۱۸/ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد عبدالودود طارق ... گواہ شد ڈاکٹر محمد دین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ میرپور آزاد کشمیر گواہ شد ... ڈاکٹر فخرالدین ... میرپور آزاد کشمیر گواہ شد مرزا احمد یوسف ... جماعت احمدیہ میرپور آزاد کشمیر۔

نمبر ۱۶۶۹۰ - میں سید عبدالشکور ولد سید مراد علی شاہ قوم سید پیشہ زمینداری عمر ۵۱ سال
تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن محلہ پورن نگر شہر سیالکوٹ ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی
ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۶-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری
موجودہ جائداد حسب ذیل ہے علاوہ ازیں مزروعہ چاہی و بارانی جس کا رقبہ تقریباً ۱۸ ایکڑ ہے
اور موضع بھڈ تحصیل سیالکوٹ میں واقع ہے جس کی قیمت اندازاً ۲۲۰۰ روپے ہے اس کے
علاوہ ایک دکان موسومہ پنجاب واچ کمپنی شہر سیالکوٹ میں ہے جس کی قیمت ۱۶۰۰/- روپے ہے
بذریعہ کلیم ادا کر چکا ہوں مگر محکمہ سیٹلمنٹ سے اس دکان کے نصف حصہ کی بابت جھگڑا ابھی باقی
ہے ایک رہائشی مکان واقع محلہ پورن نگر جس کی قیمت اپنے کلیم سے ساڑھے چھ ہزار روپے
ادا کر چکا ہوں اور ۲۰۰۰ ہزار روپیہ باقی ہے اس کی فرصہ قریباً ۰۰۰ ہزار روپیہ نا جائز
ادائیگی ہے باقی کل رقم بیس ہزار سات سو روپیہ جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی
وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن
احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے
رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی
اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور
اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک
صدر انجمن احمدیہ ہوگی میری اراضی مذکورہ کی سالانہ آمد قریباً ۵۰۰ روپیہ ہوتی ہے میں تا زیست
اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا فقط
راقم الحروف مرزا غلام نبی حیثیت نائب صدر جماعت احمدیہ پورن نگر سیالکوٹ العبد عبدالشکور ولد
مراد علی شاہ پورن نگر سیالکوٹ شہر گواہ شد سید محمود احمد ولد سید عبدالغفور بھتیجا موصی مذکور
گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ۔

نمبر ۱۶۸۲۶ - میں ابو المبشر محمد عاشق ولد چوہدری محمد یونس قوم ارائیں پیشہ ملازمت
وقف جدید عمر ۳۳ سال تاریخ بیعت ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۶ء ساکن تیوکی ڈاکخانہ خاص ضلع لاہور
صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹-۷-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا
ہوں میری جائداد اس وقت تک کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ
ملازمت وقف جدید مبلغ ۶۰/- روپے ہے نیز بذریعہ ہومیو ٹیکنیک مبلغ ۱۰/- روپے ہے کل
۷۰/- روپے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن
احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع
مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا
جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی
راقم الحروف ابو المبشر محمد عاشق ولد چوہدری محمد یونس ساکن تیوکی ڈاکخانہ خاص ضلع
لاہور معرفت چوہدری اللہ دتہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ تیوکی۔ العبد ابو المبشر محمد عاشق
العبد۔ احقر اللہ دتہ ولد چوہدری محمد الدین صاحب صدر جماعت تیوکی ضلع لاہور
گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ حال تیوکی ۲۰-۷-۶۲

نمبر ۱۶۸۸۷ - میں مرزا محمد ولد چوہدری کرم الٰہی قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۲۸
سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کرم پورہ شمولہ جنوبی ڈاکخانہ وار برٹن ضلع شیخوپورہ بقائمی
ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸-۶-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرا گزارہ صرف
جائداد کی آمد پر ہے میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے ۸ ایکڑ قریباً اراضی زرعی واقع
موضع کرم پورہ شمولہ جدی جس کی قیمت چالیس ہزار روپیہ صرف ہے اس کے علاوہ منقولہ جائداد
نقد ایک ہزار روپیہ ایک راس بھینس جس کی قیمت ۳۰۰ روپے ہے کل جائداد منقولہ و غیر منقولہ
ہزار تین صد چالیس روپیہ ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن
احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ
میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو
ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی
اور جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو
دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس
کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط راقم الحروف شیر محمد قریشی
کرم پورہ وار برٹن ضلع شیخوپورہ۔ العبد سردار محمد بقلم خود ولد چوہدری کرم الٰہی مرحوم
موضع کرم پورہ وار برٹن ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد بقلم خود سید لال شاہ امیر جماعت احمدیہ
کرم پورہ وار برٹن ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد شیر محمد ولد چوہدری کرم الٰہی مرحوم ساکن کرم پورہ وار برٹن
ضلع شیخوپورہ ۲۸-۹-۶۲۔

نمبر ۱۶۸۹۰ - میں محمد عبدالوہاب ولد محمد حسین صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم
عمر ۱۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن شیخوپورہ ضلع شیخوپورہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا
جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ ستمبر ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائداد
نہیں میرا گزارہ میرے بھائی کی آمد پر ہے مجھے بطور جیب خرچ ۲۰/- روپے ماہوار ملتے ہیں
میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا
اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس
پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ
کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط راقم الحروف قریشی سعید احمد شاہد مربی سلسلہ

مقیم شیخوپورہ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد محمد عبدالوہاب ولد چوہدری محمد حسین صاحب معرفت چوہدری عبدالسمیع صاحب سدھو قلعہ دال ذیلدار ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد محمد رفیع السمیع ولد چوہدری محمد حسین برادر حقیقی موصی۔ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا دفتر وصیت حال شیخوپورہ

نمبر ۱۵۹۸۳ میں صوفی احمد دین ولد رمزا قوم بھٹی راجپوت پیشہ دکانداری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۴ء ساکن منڈی رائے ونڈ ڈاکخانہ خاص ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۲/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ بوٹ مکمل مزدوری مبلغ ۶۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط راقم احمد دین ولد رمزا ساکن رائے ونڈ۔ العبد صوفی احمد دین بقلم خود۔ گواہ شد محمد انور ولد شیخ محمد اکبر قریشی صدر جماعت احمدیہ منڈی رائے ونڈ ضلع لاہور۔ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ۔

نمبر ۱۶۹۱۰ میں مرزا نذیر احمد ولد حکیم عبدالرحمن صاحب مرحوم قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۳ جولائی ۱۹۴۱ء ساکن ترکھا ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹ اکتوبر ۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت جائداد نہیں ہے ایک میری مکان موضع ترکھا ضلع گجرات میں تھا جو میں اس سے بہت پہلے اپنے چھوٹے بھائی کو ہبہ کے طور پر دے چکا ہوں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ ملازمت مبلغ ۱۴۹ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط راقم الحروف مرزا نذیر احمد ولد حکیم عبدالرحمن مرحوم ساکن ترکھا ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع گجرات موجودہ پتہ کوکل مرزا نذیر احمد ریڈیم شاہین اے ایس سی سنٹر جہلم گواہ شد عبدالرحیم صدر جماعت احمدیہ جہلم گواہ شد امیر جماعت احمدیہ جہلم عبدالغنی ۱۰/۱۰/۶۲۔

نمبر ۱۶۹۱۱ میں محمد انور قریشی ولد قریشی محمد اکمل صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ دارالصدر جنوبی ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰ ستمبر ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں اس وقت نظارت بیت المال میں بطور کلرک کارکن ہوں جہاں مجھے ۹۰ روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے اس میں گرانی الاؤنس شامل ہے میں اپنی ماہوار آمد کے جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اس کے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ نقط العبد محمد انور قریشی ولد محمد اکمل دارالصدر جنوبی ربوہ۔ گواہ شد محمد اکمل قریشی گول بازار ربوہ۔ گواہ شد قاضی عبدالرحمن دارالصدر شرقی ربوہ

نمبر ۱۶۹۱۲ میں مرزا احمد دین ولد مرزا محمد سلیمان صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن محلہ دارالبرکات ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۱۰/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۲۲ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد مرزا احمد دین ولد محمد رمضان محلہ دارالبرکات مکان ۱۵۴ ربوہ۔ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ انسپکٹر وصایا دفتر وصیت ربوہ۔ گواہ شد ڈاکٹر شیر محمد عالی ولد محمد الدین صاحب سیکرٹری مال دارالبرکات ربوہ

نمبر ۱۶۹۱۳ میں چوہدری محمد اسحٰق ولد چوہدری کرم دین صاحب قوم جٹ ڈھینس پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 10-A/T.D.A ڈاکخانہ کوٹ سلطان ضلع مظفرگڑھ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۷/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرا گزارہ ملازمت ہے جو اس وقت مجھے محکمہ T.D.A کی طرف سے ۱۲۵ روپے ماہوار ملتی ہے میں اس کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اس کے علاوہ میری جائداد غیر منقولہ ۲۶ ایکڑ چک 10-A/T.D.A تحصیل لیہ ضلع مظفرگڑھ میں ہے میں ۲۶ ایکڑ رقبہ میری ذاتی ملکیت ہے اس کی سالانہ آمدنی تقریباً ۲۰۰۰ روپے ہے یہ زمین میں نے حکومت سے قسط وار لی ہوئی ہے ان اقساط کی ادائیگی میں اس کی آمدنی صرف کرتا ہوں زمین کی موجودہ قیمت اوسطاً ۳۰۰۰ / ۳ ہزار روپیہ ہے جس کے

میں ۱/۸ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اس کے علاوہ میری اور کسی قسم کی آمد یا جائداد نہیں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ غیر منقولہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر میں اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی میری یہ وصیت بفضل خدا قائم و دائم رہے گی العبد چوہدری محمد اسحٰق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک $\frac{170-R}{T.D.A}$ تحصیل لیہ ڈاکخانہ سلطان کوٹ ضلع مظفر گڑھ حال دفتر ڈائریکٹر ایم اولیہ ضلع مظفر گڑھ۔ گواہ شد محمد اسمٰعیل نائب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک $\frac{168}{T.D.A}$۔ گواہ شد سلطان احمد انسپکٹر بیت المال موصی نمبر ۶۷۷۶

نمبر ۱۶۹۰۳ ــ میں رائے خان محمد ولد رائے ملک ایاز قوم بھٹی پیشہ زمینداری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۵ء ساکن سردار لوالہ ڈاکخانہ کوٹ سلطان ضلع جھنگ حال ربوہ محلہ دارالرحمت غربی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{12}{62}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرا گزارہ صرف جائداد کی آمد پر ہے اور میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے زرعی زمین ۱۷ ایکڑ واقع موضع سردار والے تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ میں ہے اس میں نصف اراضی اچھی ہے اور نصف کلر اور سیم ہے اس وقت بازاری قیمت قریباً دس ہزار (۱۰۰۰۰) ہے (۲) مکان رہائشی واقع محلہ دارالرحمت غربی ربوہ قیمتی تقریباً آٹھ ہزار ہے میں اس جائداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر میں اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی العبد رائے خان محمد بقلم خود حال ربوہ محلہ دارالرحمت غربی $\frac{12}{62}$ ۲۱ گواہ شد محمد جمیل کارکن دفتر وصیت ربوہ گواہ شد عبدالرحمٰن شاکر کارکن دفتر وصیت ربوہ۔

نمبر ۱۶۹۰۴ ــ میں پیر سلطان احمد ولد پیر مظہر الحق صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۴۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ حال مظفر گڑھ ڈاکخانہ خاص ضلع مظفر گڑھ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{9}{1962}$ ۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۱۲۰ + ۳۰ کل ۱۵۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی العبد پیر سلطان احمد بقلم خود چیف کیمپ کلرک ایس ڈی او آبپاشی مظفر گڑھ ۹/۲۴ گواہ شد غلام احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مظفر گڑھ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا ربوہ حال مظفر گڑھ

نمبر ۱۶۹۰۵ ــ میں محمد حیات ولد رائے غلام محمد صاحب قوم جوئیہ پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۸ء ساکن بھکھہ جوئیہ ڈاکخانہ ربانہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{1}{62}$ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے مبلغ ۴۰/- روپے ماہوار آمد بطور جیب خرچ ہے میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہو گی اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی العبد محمد حیات ولد رائے غلام محمد صاحب قوم جوئیہ بھکھہ جوئیہ ڈاکخانہ خاص ربانہ تحصیل شاہ پور ریاستہ سلانوالی ضلع سرگودھا گواہ شد محمود احمد ہیڈ ماسٹر مڈل سکول ہل شہر سرگودھا گواہ شد احمد خان نسیم انچارج اصلاح و ارشاد دیہاتی ربوہ ضلع جھنگ

نمبر ۱۶۹۰۶ ــ میں قاسم علی ولد چوہدری غلام محمد قوم جٹ رنگڑ پیشہ کاشتکاری عمر ۵۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن چک $\frac{3}{5L}$ ڈاکخانہ بچیکی تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{1}{62}$ ۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں ہے میرا گزارہ ششماہی آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ کاشتکاری یا معمولی تجارت کپڑا ہے جو کہ مبلغ ۱۵۰ روپے کے قریب ہے میں تازیست اپنی ششماہی آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۸ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ہو اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی نیز کمی بیشی آمد کا بھی وقتاً فوقتاً اطلاع دیتا رہوں گا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم الراقم مورخہ ۱۷/۱۲ محمد عبداللہ احمدی سیکرٹری مال انجمن احمدیہ بچیکی ضلع شیخوپورہ۔ العبد قاسم الدین ولد چوہدری غلام محمد نشان انگوٹھا۔ گواہ شد ماسٹر محمد عبداللہ ولد شیخ امام الدین صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ بچیکی۔ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ۔

نمبر ۱۶۸۸۰ — میں محمد عبد الرفیع ولد محمد عباد احمد مولوی فاضل قوم لبی رابطہ پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن پشاور ڈاکخانہ خاص ضلع پشاور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد منقولہ کتب وغیرہ جن کی مالیت قریباً دو صد روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اس کے علاوہ میرا جیب خرچ مبلغ -/۵۰ روپے ہے جو مجھے والد کی طرف سے ملتا ہے میں تازیست ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی العبد محمد عبد الرفیع معرفت مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور صدر۔ گواہ شد محمد عباد احمد مولوی فاضل والد موصی مذکور پشاور صدر گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ حال پشاور۔

نمبر ۱۶۹۲۳ — میں محمد حنیف ظفر ولد محمد اسمٰعیل قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت ۲۸ اپریل ۱۹۵۹ ساکن چوہڑکانہ منڈی ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ میں طالب علم ہوں مجھے میرے چچا محمد ابراہیم سیکرٹری مال چوہڑکانہ منڈی کی طرف سے مبلغ -/۱۵ روپے بطور جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی راقم الحروف محمد حنیف ظفر ولد محمد اسمٰعیل معرفت محمد ابراہیم سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چوہڑکانہ العبد محمد حنیف ظفر گواہ شد محمد ابراہیم ولد پیر دتہ سیکرٹری جماعت احمدیہ چوہڑکانہ ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا دفتر وصیت ربوہ حال چوہڑکانہ منڈی ضلع شیخوپورہ۔

نمبر ۱۶۹۲۵ — میں ملک محمد موسٰے ولد ملک دائم خان صاحب قوم کھوکھر کاچڑ پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کالیہ ڈاکخانہ امبہ ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرا گزارہ صرف جائداد کی آمد پر ہے اس وقت میرے پاس ۲۳ ایکڑ اراضی نہری اور دو بھینس قیمتی اندازاً -/۷۰۰ روپیہ زمین کی قیمت تقریباً اکتیس ہزار روپیہ ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کردوں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی یہ زمین موضع کالیہ تحصیل ننکانہ میں واقع ہے العبد ملک محمد موسیٰ ولد ملک دائم خان ساکن کالیہ ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد مولوی عبد الرحمٰن معلم جماعت احمدیہ امبہ ضلع شیخوپورہ گواہ شد سید لال شاہ امیر جماعت احمدیہ امبہ بمقام واربرٹن ضلع شیخوپورہ۔

نمبر ۱۶۹۳۹ — میں محمد علی احمد ولد خدا بخش صاحب قوم راٹھور راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰ نومبر ۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ذاتی آمد پر ہے جو اس وقت بصورت الاؤنس -/۹۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ مرتبنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد محمد علی احمد ابن خدا بخش صاحب محلہ دارالیمن ربوہ معرفت میاں سیکرٹری گول بازار ربوہ۔ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ گواہ شد عبد الرحمٰن شاکر ولد نعمت اللہ گوہر لیبارٹری دفتر وصیت ربوہ

نمبر ۱۶۹۴۱ — میں بشیر احمد ولد نصیر الدین قوم گجر پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۷۲ ج ب کلاں ڈاکخانہ چک ۵ ضلع لائل پور حال دارالرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۹۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی العبد بشیر احمد چک ۲۷۲ ج ب کلاں تحصیل وضلع لائل پور حال دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان۔ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ گواہ شد چوہدری بشیر احمد ہیڈ کلرک دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

نمبر ۱۶۹۴۲ — میں محمد حسین خان ولد غلام حیدر خان قوم ... پیشہ ملازمت عمر ... ۱۸۹۵

تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن چک ۴۶ شمالی ڈاک خانہ ایضاً ضلع سرگودھا صوبہ پنجاب بقائمی ہوش
وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں بمقام و ڈاک خانہ موضع چھالی
ریوچھال تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا میں ۱۱ بیگھہ زمین زرعی بارانی ہے اس وقت مجھے اس
سے کوئی آمدنی نہیں ہوتی کاشتکاری کے بعد کچھ امید ہو سکتی ہے اس وقت اس زمین کی
قیمت زیادہ سے زیادہ ۱۰۰ روپیہ فی بیگھہ کے حساب سے کل ۱۱۰۰/- روپیہ بنتی ہے جس کے ۱/۱۰
حصہ کی قیمت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں (۲) بیوی کی وفات کے بعد عزیز بیٹوں
نے مکان بچوں میں تقسیم کر دیئے تھے اب ان میں میرا کوئی حصہ نہیں میں ایک لڑکے کے ساتھ
رہتا ہوں (۳) میری ۲۲۵ روپے پنشن ہے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن
احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز میری وفات کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس پر بھی
یہ وصیت حاوی ہوگی محمد حسین خان ملٹری پنشنر ڈاکخانہ و مقام چک ۴۶ شمالی ضلع سرگودھا
گواہ شد۔ ممتاز حسین خان احمدی
گواہ شد۔ محمد عالم احمدی سکرٹری مال جماعت احمدیہ سرگودھا ۸/۱۱/۶۲

نمبر ۱۶۹۵۰۔ میں سکندر خان صاحب ولد نیاز علی خان مرحوم قوم گوجر پیشہ تجارت عمر قریباً
۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۸ء ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی
ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد غیر منقولہ
اس وقت مکان واقع چاٹ نمبر دارالرحمت شرقی کا نصف ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت
بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اس کی قیمت اندازاً ۱۰۰۰/- روپیہ ہے میں
اس حصہ جائداد کو اپنی زندگی میں ادا کرنے کی کوشش کروں گا اگر اپنی زندگی میں حصہ جائداد
مذکور ادا نہ کرسکوں تو صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو میرے ورثاء سے اس حصہ ۱/۱۰ کی وصولی کا
حق ہوگا۔ (۲) میرا گزارہ معمولی تجارت پر ہے جس کی آمد تقریباً ۱۰۰/- روپیہ ماہانہ ہے میں اس
کا بھی ۱/۱۰ حصہ باقاعدہ ادا کرتا رہوں گا اگر اس آمد میں کمی بیشی ہوتی رہی تو سکرٹری صاحب
مقبرہ بہشتی کو اطلاع کروں گا اس کے علاوہ میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے (۳)
میری وفات کے وقت اگر کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ اس کے علاوہ ثابت ہو تو اس پر بھی
میری یہ وصیت حاوی ہوگی اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو میرے ورثاء سے اس کے ۱/۱۰
کی وصولی کا حق ہوگا العبد سکندر خان گواہ شد حبیب اللہ خان ایم ایس سی لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔
گواہ شد علی محمد صابر خان ولد سکندر خان دارالرحمت شرقی ربوہ۔

نمبر ۱۶۹۶۶۔ میں محمد امداد حسین ولد محمد عمر الدین سرکار صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت ڈاکٹری
عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۲ء ساکن ۹۸/۵ کشمیر ٹاؤن کالونی کراچی ۲۸ بقائمی ہوش وحواس بلا
جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸ دسمبر ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں
ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مع الاؤنس ۴۴۹/- روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار
آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد میں
کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی
ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن
احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان
ربوہ میں بمد وصیت داخل یا تو الکر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت
کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۱۸ دسمبر ۱۹۶۲ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔
العبد محمد امداد حسین گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی
گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری دعا و جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۹۶۸۔ میں لطیف احمد ولد سید طفیل محمد قوم سید پیشہ دکانداری عمر ۲۵ سال
تاریخ بیعت پیدائشی ساکن لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ
۱۷ دسمبر ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار
آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ دکانداری ایک سو پچاس روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو
بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس
کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی
ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ
پاکستان ربوہ ہوگی العبد لطیف احمد ولد سید طفیل محمد مکان ۱۴ پی بی بیپلز کالونی لائل پور ۱۶ دسمبر ۶۲
گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا حال لائل پور
گواہ شد ناصر احمد ولد ایم غلام محمد پریذیڈنٹ حلقہ پیپلز کالونی لائل پور۔

نمبر ۱۶۹۶۹۔ میں منور احمد ولد غلام محمد قوم موچی پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت
پیدائشی ساکن جسونت بلڈنگ ڈاکخانہ رتن چند روڈ ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش
وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی
نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے نیز جو تھوڑا بہت ٹیوشن کا روبار کرتا ہوں اس پر بھی اس
وقت میری تنخواہ ۲۳۵/- روپے ہے پرائیویٹ کاروبار غیر مستقل آمد ہے میں تازیست اپنی ماہوار
آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی
جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ
وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن
احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی العبد منور احمد جسونت بلڈنگ رتن چند روڈ لاہور گواہ شد عبدالواحد خان سکرٹری وصایا
حلقہ سول لائن لاہور گواہ شد عبدالرشید فرقانی سکرٹری تحریک جدید حلقہ سول لائن جسونت بلڈنگ لاہور۔

نمبر ۱۶۹۷۰ ـ میں الیاس احمد ولد محمد رشید صاحب قوم راجپوت منہاس پیشہ ملازمت
عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت ۲۵ نومبر ۱۹۶۲ء ساکن E ۳ کے ڈی اے سٹاف کالونی
کراچی نمبر ۲۰ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸ نومبر ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں
میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعے مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ
۱۰۰ روپیہ ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان
ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد میں کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس
کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا اور اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری
جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی
اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل
کرلوں تو ایسی رقم یا جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۲۸ نومبر ۱۹۶۲ء
ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ـ العبد الیاس احمد بقلم خود
گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا کراچی

نمبر ۱۶۹۷۶ ـ میں غلام فاطمہ زوجہ لے ڈی خالد صاحب قوم ککی پیشہ خانہ داری
عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت ۵/۶۲ ۱۰ ساکن کنجہ روڈ ڈاکخانہ امین آباد گجرات بقائمی ہوش وحواس
بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۶۲ ۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) حق مہر خاوند کے ذمہ واجب الادا
ہے مبلغ دو ہزار صرف (۲) زیورات جن کی مجموعی قیمت مبلغ تیرہ صد روپیہ (۱۳۰۰) ہے زیورات
کی تفصیل میں عرض ہے کہ زیورات کا مجموعی وزن دس تولے ہے میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی
وصیت کرتی ہوں اور علاوہ ازیں اگر میں کوئی بھی جائیداد در قسم زیورات یا مکان بناؤں گی تو مجلس
کارپرداز کو آگاہ کروں گی اور اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر میری یہ وصیت حاوی ہوگی میرے خاوند مسمی
اللہ دتہ خالد صاحب اس وقت کویت بسلسلہ ملازمت گئے ہوئے ہیں اس لئے ان کے
دستخط درست نہیں کروائے جاسکتے نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے
بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کوئی آمد نہیں بعدہٗ
کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی بقلم خود غلام فاطمہ
گواہ شد ڈاکٹر احمد حسین چیمہ گواہ شد محمد شریف انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۵/۶۲ ۱۰
گواہ شد میر ذکاء اللہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ گجرات ـ

نمبر ۱۶۹۷۸ ـ میں چوہدری محمد الدین ولد میاں عبد الکریم قوم کمبوہ ارائیں پیشہ ملازمت
عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۲۰ دسمبر ۱۹۴۱ء ساکن ۳۸ ڈی ڈاکخانہ دیپالپور ضلع منٹگمری
صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری ۱۹۶۳ء
حسب ذیل وصیت کرتا ہوں تفصیل جائیداد ـ ایک مکان پختہ احاطہ ۱۰ مرلہ قیمتی اٹھارہ سو روپے
محلہ دالیین مکان ہے (۲) بھینس قیمتی ۵۰۰ روپیہ (۳) گھوڑی قیمتی ۳۰۰ روپیہ (۴) بھینس کا
بچہ قیمتی -/۲۰ روپیہ (۵) متفرق گھر کا سامان قیمتی -/۱۰۰ روپیہ کل مالیت -/۲۶۲۰ روپیہ
میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں
اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمدنی ہو تو اس کی اطلاع مجلس
کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے وقت جس قدر
میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی
اگر میں کوئی رقم اپنی زندگی میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل کرکے
رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی ربنا تقبل
منا انک انت السمیع العلیم فقط محمد دین پٹواری گواہ شد مستری غلام محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ
سمن آباد ڈاکخانہ خاص ضلع لاہور گواہ شد عبد الشکور بقلم خود موصی ۲۲/۱۲/۶۲ ربوہ ضلع جھنگ

نمبر ۱۶۹۷۹ ـ میں محمد ہارون خان ولد مولوی نذیر احمد خان صاحب قوم
پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال سات ماہ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار الصدر ربوہ شرقی
بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸ جنوری ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری
جائیداد کوئی نہیں گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۱۶۶ روپے ہے میں اپنی ماہوار
آمد کی جو بھی ہوگی ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد
ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰
حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی والسلام محمد ہارون خان ۱۹۶۳ دار الصدر شرقی
ربوہ ضلع جھنگ گواہ شد صوفی محمد رمضان علی دار الصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ گواہ شد محمد ابراہیم ہیڈ ماسٹر
تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ ـ

نمبر ۱۶۹۸۰ ـ میں عنایت اللہ ولد اللہ دتہ قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت
پیدائشی ساکن عبد اللہ پور ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ
۱/۶۳ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ماہوار آمد جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت انشاء اللہ تعالیٰ ادا
کرتا رہوں گا اس وقت میری ماہوار آمد -/۱۰۰ روپیہ ہے اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں
ہے اگر بعد میں کوئی جائیداد بناؤں گا تو اس کی اطلاع دوں گا میرے مرنے پر جتنی جائیداد
منقولہ غیر منقولہ ہوگی اس تمام پر یہ وصیت حصہ ۱/۱۰ حاوی ہوگی اور میرے ورثاء
اس وصیت کے پابند ہوں گے ڈرائیور عنایت اللہ سٹورز سب ڈویژن محکمہ بجلی واپڈا
گواہ شد محمد یونس محلہ رحیم پارک گلی نمبر ۲ مکان ۵۰۸ لائل پور
گواہ شد ناصر احمد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ لائل پور ـ

عجیب مطالبہ اور اس کا معقول جواب

عبدالقیوم صاحب الطائف (عرب) سے مولانا عبدالماجد صاحب مدیر صدق جدید کو ان پر اعتراض کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

''آپ قادیانیوں کو کافر سمجھیں اور پھر کہیں کہ وہ قرآن شریف کا ترجمہ کر رہے ہیں یا حدیث پر کام کر رہے ہیں تو انشاءاللہ آپ سے کسی کو گلہ نہ ہوگا''

جناب مولانا موصوف نے جواباً لکھا ہے کہ :-

''فرقہ احمدیہ کی خدمات قرآن و اسلام اگر ایک اسلامی فرقہ کی طرف سے ہیں جیسا کہ خود اس فرقہ کا دعوی ہے جب تو سبحان اللہ! لیکن اگر ایک کافر و مرتد گروہ کی جانب سے ہیں (جیسا کہ علماء کی اکثریت کا فتوی ہے) جب بھی قابل لحاظ بلکہ قابل رشک ہیں۔ اس سلسلے میں ان کے عقائد کی بحث لے آنا قطعاً غیر متعلق ہے'' (صدق جدید ۲۹ مارچ ۶۳ء)

الفرقان — غالباً مولانا کے اس جواب سے عبدالقیوم صاحب کا گلہ دور نہ ہوگا وہ تو تب مطمئن ہوں گے جب یہ تسلیم کر لیا جائے کہ ''کافر خدمت قرآن و اسلام کر رہے ہیں اور سچے مسلمان گھر میں آرام سے بیٹھے ہیں''۔ ہمارے غلطی خوردہ بھائی کب غور و فکر سے کام لیں گے؟

یہ مباہلہ ہے یا سیاست؟

مولوی منظور احمد صاحب چنیوٹی کے مسلمانوں کی نمائندگی کے دعوی کی حقیقت کھل گئی کیونکہ :-

''مولانا نیازی نے گذشتہ رات کی ایک تقریر کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ مرزائیوں سے مباہلہ خود صدر مملکت کو کرنا چاہئے کیونکہ وہ اسلامی مملکت کے سربراہ ہیں''

مگر کیا یہ مباہلہ ہے یا سیاست؟ (روزنامہ حالات لاہور ۲ مارچ ۶۳ء)

تحریف بائیبل اور محقق عیسائی صاحبان

A VIEW ON ST. PAUL

LONDON, Sunday.

ST. PAUL wrote only a small part of the 14 Epistles attributed to him in the New Testament, experts have decided here after tests by Mercury, an electric brain.

Dr. Michael Levison. 25, of Birkbeck College, a research scientist fed data about St. Paul into Mercury. Dr. G. H. C. Mae Gregor, Professor of Bible Criticism at Glasgow University and a Scottish Minister, The Rev. A. Morton, provided questions for Mercury.

On analysis by the two Seottish clerics. Mercury's findings showed such inconsistency in St. Paul's style of writing that they decided he was not the author of the Epistles in their entirety

Four groups

Dr. Levison said: "The Greek of the original was translated into computer language. We then drew up a a word list, compared sentence lengths and sentence length distribution. Other points in style were also used for comparison."

Definite differences were shown, with the 14 Epistles falling into four distinct groups.

Bible authorities have suspected for some time that different authors had a hand in the Epistles, Mercury may next be used on St. Luke's gospel and some of the Acts.

Scholars are areed that the Gospels of Mathew, Mark and John were each probably written by several different people.

(Tanganyika standard)
Daressalam March 4, 1963.

پادری عبدالحق صاحب سے تحریری مناظرہ

جناب ایڈیٹر صاحب «صدق جدید» کا تبصرہ

«تحریری مناظرہ»

ازمولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری ۳۲۲ صفحہ

پتہ: مکتبہ الفرقان ربوہ - پاکستان

یہ مناظرہ موضوع الوھیت مسیح پر مولوی صاحب موصوف اور ایک مسیحی مناظر عبدالحق چنڈی گڑھ مشرق پنجاب کے درمیان ہوا - پڑھے لکھے مسلمانوں کے لئے پڑھنے کے قابل ھے - پادری صاحب کی تحریروں میں قدیم یونانی معقولات کی اصطلاحات کی بھرمار اور درشت کلامی اور حریف پر مسلسل ذاتی حملے نمایاں ھیں (صدق جدید ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء)

قیمت ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصولڈاک

الفردوس

انار کلی میں

لیڈیز کپڑے کے لئے آپ کی اپنی دکان ھے

الفردوس ۸۵ انار کلی لاھور

صرف ٹائیٹل نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا ۔